امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کی بشارت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میری امت میں جو سب سے پہلے سمندری جہاد کرے گا ان پر (جنت) واجب ہے" (صحیح بخاری:2924) یہ حدیث دشمنِ معاویہ رضی اللہ عنہ پر بہت بھاری ہے کیونکہ پہلے سمندری لشکر میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے دیکھیے صحیح بخاری:2799، 2800 اور ابن ماجہ 2776

(٩٢) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

٢٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا، ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ: فَأَلْقَى السِّكِّينَ. [راجع: ٢٠٨]
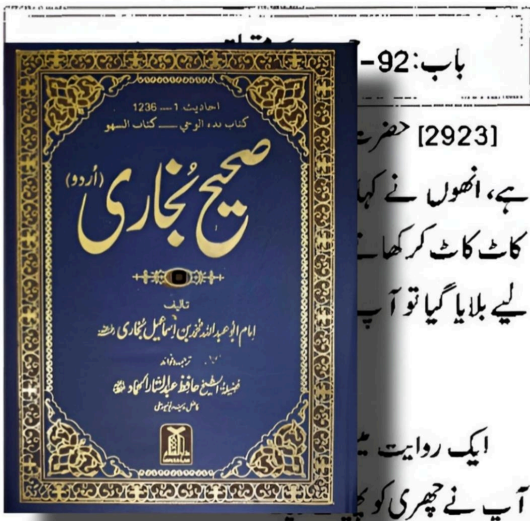
باب:92- ...

[2923] حضرت ... ہے، انھوں نے کہا ... کاٹ کاٹ کر کھا ... لیے بلایا گیا تو آپ ...

ایک روایت میں ... آپ نے چھری کو پھ...

(٩٣) بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

٢٩٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ: أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا»، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ»، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا». [راجع: ٢٧٨٩]

باب:93- روم سے جنگ کے متعلق روایات کا بیان

[2924] حضرت عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جبکہ ان کا قیام ساحل حمص پر ان کے اپنے ہی مکان میں تھا۔ اور (ان کی بیوی) حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی ان کے ساتھ تھیں۔ عمیر نے کہا: ہم سے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جنگ لڑیں گے، ان کے لیے جنت واجب ہے۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں انھی میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم انھی میں سے ہو۔'' حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر روم کے دارالحکومت (قُسطنطینیہ) پر حملہ آور ہوں گے وہ مغفرت یافتہ ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں!''

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

پہلے سمندری لشکر میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شامل تھے

بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

١٠ : بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

٢٧٧٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْأَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ غَازِيَةً أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَ فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ .

عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ
م عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أُمِّ
رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ
فِي الْبَرِّ وَالَّذِي يُسْدَرُ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ .

يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا قَيْسُ
مَعْدَانَ الشَّافِيُّ عَنْ سُلَيْمٍ

کے برابر جو اسے لگا کستوری ملے گی۔

باب: بحری جنگ کی فضیلت

۲۷۷۶: حضرت ام حرام بنت ملحانؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسولؐ میرے قریب ہی استراحت فرما ہوئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اس سمندر کی پشت پر سوار ہونگے بالکل ایسے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (اس سے مجھے خوشی ہوئی)۔ ام حرامؓ نے عرض کیا: اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے۔ آپؐ نے ان کیلئے یہ دعا فرمائی پھر دوبارہ آنکھ لگ گئی پھر آپؐ نے ایسا ہی کیا اور ام حرامؓ نے پہلی بات دہرائی اور آپؐ نے سابقہ جواب دیا تو عرض کرنے لگیں: میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس لشکر میں شامل فرمادے۔ فرمایا: تم پہلے لشکر میں ہوگی۔ انسؓ فرماتے ہیں جب مسلمانوں نے پہلی بار امیر معاویہؓ کے ساتھ سمندری جنگ کیلئے سفر کیا تو ام حرامؓ اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلیں جب جنگ سے واپس ہوئے تو شام میں پڑاؤ ڈالا حضرت ام حرامؓ کے قریب جانور کیا گیا کہ سوار ہوں تو اس جانور نے انہیں گرا دیا اور وہ انتقال کر گئیں۔

۲۷۷۷: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
اللہ کے ... یا کی ایک
جنگ خشکی ... ئی سفر میں
جس کا س ... راہِ خدا میں
اپنے خو ...

۲۷۷۸ ... ہیں کہ میں
نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

وسندہ صحیح

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کی بشارت؟

مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے

(٨) بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ

باب: 8- اللہ کے راستے میں سواری سے گرنے کی فضیلت اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو مجاہدین میں سے ہوگا

... بَيْتِهِ ... مُهَاجِ... أَجْرُهُ ... عَلَ...

٢٧٩٩ ... يُوسُفَ قَالَ ... مُحَمَّدِ ابْنِ ... عَنْ خَالَ... النَّبِيُّ ﷺ ... تَبَسَّمُ، فَقُلْ... أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. [راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے پھر راستے ہی میں اسے موت آ جائے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہو چکا۔“ وَقَعَ کے معنی ہیں: وَجَبَ.

[2800,2799] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔“ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے تو پہلی مرتبہ کی طرح کیا اور ام حرام رضی اللہ عنہا نے بھی پہلی مرتبہ کی طرح عرض کیا جس کا جواب آپ نے پہلی مرتبہ کی طرح دیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔“ چنانچہ وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ جب وہ غزوے سے واپس آئے تو شام میں پڑاؤ کیا۔ اس دوران میں ایک سواری ان (ام حرام رضی اللہ عنہا) کے

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح بخاری پہلے سمندری جنتی لشکر والی حدیث 2924 کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس حدیث میں حضرت معاویہ کی فضیلت ہے کیونکہ سب سے پہلے انھوں نے ہی بحری غزوہ کیا"

وجَوَّزَ بعضُهم أنَّ المرادَ بمدينة قَيصَر المدينة التي كان بها يومَ قال النبي ﷺ تلك المقالةَ، وهي حِمصُ، وكانت دارَ مملكته إذ ذاكَ، وهذا يَندَفِعُ بأنَّ في الحديث أن الذين يَغزُونَ البحرَ قبلَ ذلك، وأنَّ أمّ حَرَام فيهم، وحِمصُ كانت قد فُتِحَت قبلَ الغزوة التي كانت فيها أمُّ حَرَام، والله أعلم.

قلت: وكانت غزوةُ يزيدَ المذكورة في سنة اثنتَين وخمسينَ من الهجرة، وفي تلك الغَزاةِ مات أبو أيوبَ الأنصاري، فأوصى أن يُدفَنَ عند باب القُسطَنطينيَّة، وأن يُعفَّى قبرُه، ففُعِلَ به ذلك، فيقال: إنَّ الرُّومَ صاروا بعدَ ذلك يستسقون به.

وفي الحديث أيضاً التَّرغيب في سُكْنى الشّام.

وقوله: «قد أَوجَبُوا» أي: فعلوا فعلاً وَجَبَت لهم به الجنَّة.

٩٤- باب قتال اليهود

٢٩٢٥- حدَّثنا إسحاقُ بنُ محمَّدٍ الفرْويُّ، حدَّ...

رضي الله عنهما، أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: «تقاتلونَ ا...

فيقولُ: يا عبدَ الله، هذا يهوديٌّ ورائي فاقتُلْه».

[طرفه في: ٣٥٩٣]

٢٩٢٦- حدَّثنا إسحاقُ بنُ إبراهيمَ، أخبرنا جَرِ...

عن أبي هريرةَ ﷺ، عن رسولِ الله ﷺ قال: «لا تقو...

الحجرُ وراءَه اليهوديُّ: يا مسلمُ، هذا يهوديٌّ ورائي ف...

قوله: «باب قتال اليهود» ذكر فيه حديثَي ابن ع...

يقعُ في مُستقبَلِ الزَّمان.

قوله: «الفَرْوي» بفتح الفاءِ والرّاء(١)، منسوب...

فتح الباري

بشرح صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢

أشرف على تحقيق الكتاب وتخريجه

شعيب الأرنؤوط عادل مرشد

الجزء التاسع

الرسالة العالمية

(١) كذا وقع هنا، وظاهر العطف غير مرادٍ، والصواب ما قاله الحافظ نفسه في «تبصير المنتبه» ٣/ ١١٠٦: الفَرْوي بالفتح وسكون الراء، إسحاق بن محمد من شيوخ البخاري.

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کی بشارت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" میری امت کے جو لوگ پہلا سمندری جہاد کریں گے، میں نے خواب میں انہیں جنت میں بادشاہوں کی طرح تختوں پر ٹیکیں لگائے دیکھا ہے۔ "

انبیاء علیہم السلام کو خواب میں بھی اسی طرح وحی کی جاتی ہے جس طرح حالتِ بیداری میں وحی کی جاتی ہے لہزاہ اس خواب (وحی) کے مطابق پہلا سمندری لشکر کنفرم جنتی ثابت ہوا اور انکی شان و شوکت اس خواب کے مطابق خوب ہو گی

٦٢٨٢، ٦٢٨٣- حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ

(٦٢٨٢-٨٣) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے امام مالک نے' ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر بھی جاتے تھے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلاتی تھیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے (خواب میں) پیش کئے گئے' جو اس سمندر کے اوپر (کشتیوں میں) سوار ہوں گے (جنت میں وہ ایسے نظر آئے) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں' یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر۔ اسحاق کو ان لفظوں میں ذرا شبہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر دیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستہ میں غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس گروہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے (معاویہ رضی اللہ عنہ کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

موذن نے اذان دی اور جو کلمات ادا کیے سیدنا معاویہؓ نے بھی وہی کلمات ادا کیے اور آخر میں حاضرین سے آپؓ نے فرمایا: میں نے اسی جگہ یعنی منبر پر اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی کرتے دیکھا تھا جو تم نے مجھے کرتے دیکھا

أَبُوبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِيْنَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ- حِيْنَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ - يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي. [راجع: ٦١٢]

عبداللہ بن مبارک نے خبردی' انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبردی' انہیں ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے 'انہوں نے کہا میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ منبر پر بیٹھے' مؤذن نے اذان دی "اللہ اکبر اللہ اکبر" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اللہ اکبر اللہ اکبر" مؤذن نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" معاویہؓ نے جواب دیا وانا اور میں بھی توحید کی گواہی دیتا ہوں مؤذن نے کہا "اشہد ان محمد رسول اللہ" معاویہ نے جواب دیا وانا "اور میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں" جب مؤذن اذان کہہ چکا تو آپ نے کہا حاضرین! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی جگہ یعنی منبر پر آپ بیٹھے تھے مؤذن نے اذان دی تو آپ یہی فرمارہے تھے جو تم نے مجھ کو کہتے سنا۔

اذان کے جواب میں سننے والے بھی وہی الفاظ کہتے جائیں جو مؤذن سے سنتے ہیں' اس طرح ان کو وہی ثواب ملے گا جو مؤذن کو ملتا ہے۔

٢٤- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِيْنِ

باب جمعہ کی اذان ختم ہو...

٩١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ (أَنَّ التَّأْذِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ - حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - وَكَانَ التَّأْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الإِمَامُ). [راجع: ٩١٢]

امام من...
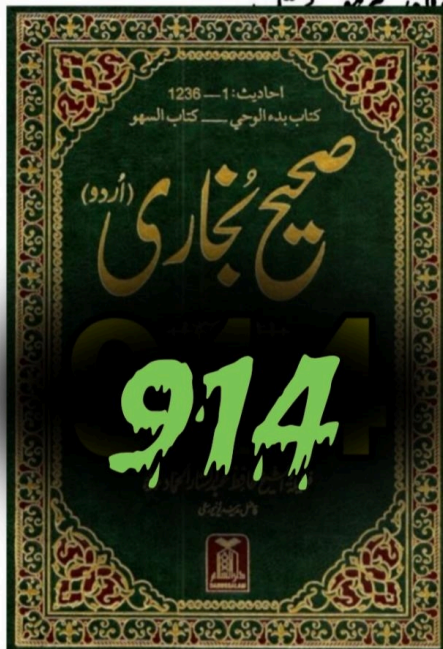
(۹۱۵) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے ... بن سعد نے عقیل کے واسطے ... سائب بن یزید نے انہیں خبرد... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ... ہو گئے تھے اور جمعہ کے دن اذ... کرتا تھا۔

صاحب تفہیم البخاری حنفی دیوبندی کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کا طریقہ ... اذان نماز سے کچھ پہلے دی جاتی تھی۔ لیکن جمعہ کی اذان کے ساتھ ہی خطبہ شروع ہو جاتا ... جاتی۔ یہ یاد رہے کہ آجکل جمعہ کا خطبہ شروع ہونے پر امام کے سامنے آہستہ سے مؤذن جو اذ... اذان بھی بلند جگہ پر بلند آواز سے ہونی چاہئے۔ ابن منیر کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے اس حد... خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا مشروع نہیں ہے۔

احادیث: 1—1236
کتاب بدء الوحي — کتاب السهو
صحیح بخاری (اردو)
914

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ایک اور مثال

ایک شخص نے فرض نماز ادا کی اور اگلی نماز اسی جگہ فوری شروع کر دی، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر پاس جا کر سمجھایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب تم فرض نماز ادا کر لو تو جگہ تبدیل کر لو یا اگلی نماز سے پہلے کوئی گفتگو کر لو اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا احترام کرتے تھے خود بھی عمل کرتے اور لوگوں کی بھی اصلاح فرماتے

حدیث نمبر1 سے 1569 تک
المقدمہ-کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ
صحیح مسلم (اردو)
امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ
ترجمہ و مختصر فوائد
پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
DARUSSALAM

[2040] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک پر (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کو بیان کیا اور کہا کہ آپ جمعے کے بعد کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے پھر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (امام مالک کے سامنے) فَيُصَلِّي پڑھا تھا یا یقین ہے (کہ یہی پڑھا تھا۔)

[2041] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[2042] غندر نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن عطاء بن ابی خوار نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب کے پاس بھیجا ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ سائب نے کہا: ہاں، میں نے مقصورہ (مسجد کے حجرے) میں ان کے ساتھ جمعہ پڑھا تھا اور جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھی۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور کہا: جو کام تم نے کیا ہے آئندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اسے کسی دوسری نماز کے ساتھ نہ ملانا یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا اس جگہ سے نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں حتیٰ کہ ہم گفتگو کر لیں یا (اس جگہ سے) نکل جائیں۔

[٢٠٤٢] ٧٣-(٨٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ: أَنْ لَّا نُوصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو درداءؓ فرماتے ہیں

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ، أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ .

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہان فانی سے رخصت ہونے کے بعد معاویہؓ سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

الفوائد المنتقاة للسمر قندي : 67، وسنده صحيح

٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ وَيَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ التَّنُوخِي ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا - يَعْنِي : مُعَاوِيَةَ -

٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثَنَا إِبْرَهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ العَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ اليَحْصِبِيِّ (ق٧/٢) عَنْ وَاثِلَةَ

«الأوسط» (٢٢١٤ ، ٢٢٨٥ ، ٦٧٣٠ ، ٨١٧٠ ، ٨٦٥٤) وابن الأعرابى فى «معجمه» (٣٨٨ ، ١١٢١) وابن المنذر فى « الأوسط » (٥/٢٢٩) ، وابن خزيمة (١١٢٣) ، وابن بشران فى « الأمالى » (ج٢٣/ ق ٢/٢٥٣ - ١/٢٥٤) ، وتمام الرازى فى « الفوائد » (٤١٧ ، ٤١٨ ، ٤١٩ ، ٤٢٠) ، وابن المقرى فى «معجمه» (ق ٤/٢ - ٢/٦ - ١/٨ - ١/١١ - ١/٤٣ - ١/٤٤ - ٢/٦٠ - ١/١٢١ ، ١/١٣٩ ، ٢/١٤١) - ، وابن عدى فى «الكامل» (١/٢١٩ ، ٢/٦٧٨ ، ٢٧٠٢/٧) ، والبيهقىُّ (٢/٤٨٢) والخطيب (٥/١٩٧ ، ٧/١٩٥، ١٢/ ٢١٣، ٥٩/١٣) ، والبغوى فى « شرح السنة » (٨٠٤) وانظر « علل الحديث » (٣٠٣) لابن أبى حاتم .

وأخرجه عبد الرزاق (٣٩٨٧) وابن أبى شيبة (

-٦٧

-٦٨

١٩٦

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ابن عباسؓ سے کہا گیا امیر المومنین معاویہؓ ایک وتر رکعت پڑھتے ہیں تو ابن عباسؓ نے کہا وہ تو خود فقیہ ہیں (صحیح بخاری:3765)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب فتح الباری میں لکھتے ہیں:
"ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ شہادت (گواہی) کہ معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی اور فقیہ ہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے کثیر فضائل ہیں۔"
(فتح الباری: جلد 14 صفہ 501)

زمانے تک یہاں قیام کیا۔ ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں، کیونکہ حضور ﷺ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا (بکثرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

احادیث 1 — 1236
کتاب بدء الوحي — کتاب السهو
صحیح بُخاری (اُردو)
تالیف
امام ابُوعبداللہ محمد بن اسماعیل بُخاری رحمہ اللہ
ترجمہ وفوائد
فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی
دار السلام DARUSSALAM

باب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان

کی خدمات سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہیں مگر کوئی انسان بھول چوک سے
ں کی حفاظت اللہ پاک خود کرتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے سلسلے میں
۔ الفاظ یہ ہیں:
نع ہے کہ ہم معاویہؓ کے بارے میں کچھ کہیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کے
قصراً"
معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں مرحوم کا یہ لکھنا مناسب نہ تھا۔ خود ہی صحابیت کے ادب
انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی اس لغزش کو معاف فرمائے اور حشر
صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ ﴾ (الاعراف: ۴۳) کا مصداق بنائے آمین۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور حضرت ابو سفیان رسول کریم ﷺ کے چچا ہوتے ہیں بعمر ۸۲ سال ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہر دمشق میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ و ارضاہ۔

۳۷٦٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ((أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).
[طرفه في : ۳۷٦٥].

(۳۷٦٤) کہا ہم سے حسن بن بشیر نے بیان کیا، ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی۔ وہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ (کریب) بھی موجود تھے۔ جب وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر انہوں نے کہا، کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

یقیناً ان کے پاس حضور ﷺ کے قول و فعل سے کوئی دلیل ہوگی۔

۳۷٦٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيْلَ لابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلاَّ بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: ((إِنَّهُ فَقِيْهٌ)). [راجع: ۳۷٦٤]

(۳۷٦٥) ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے نافع بن عمر نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ ہیں۔

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المومنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

صحیح بخاری 3765 میں ابن عباسؓ کی گواہی کہ معاویہؓ فقیہ ہیں کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"شہادت ابن عباسؓ کی کہ معاویہؓ صحابیؓ اور فقیہ ہیں دلالت ہے اس بات پر کہ معاویہؓ کے ثابت ہیں کثیر فضائل"

(**تنبيه**) : عبر البخارى فى هذه الترجمة بقوله ذكر ولم يقل فضيلة ولا منقبة لكون الفضيلة لاتؤخذ من حديث الباب ، لأن ظاهر شهادة ابن عباس له بالفقه والصحبة دالة على الفضل الكثير ، وقد صنف ابن أبى عاصم جزءا فى مناقبه ، وكذلك أبو عمر غلام ثعلب ، وأبو بكر النقاش وأورد ابن الجوزى فى الموضوعات بعض الأحاديث التى ذكروها ثم ساق عن إسحق بن راهويه أنه قال لم يصح فى فضائل معاوية شىء ، فهذه النكتة فى عدول البخارى عن التصريح بلفظ منقبة اعتماداً على قول شيخه ، لكن بدقيق نظره استنبط مايدفع به رءوس الروافض ، وقصة النسائى فى ذلك مشهورة ، وكأنه اعتمد أيضا على قول شيخه إسحق ، وكذلك فى قصة الحاكم . وأخرج ابن الجوزى أيضا من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل : سألت أبى ماتقول فى على ومعاوية ؟ فأطرق ثم قال : اعلم أن عليا كان كثير الأعداء ففتش أعداءه له عيباً فلم يجدوا ، فعمدوا إلى رجل قد حاربه فأطروه كياداً منهم لعلى ، فأشار بهذا إلى مااختلقوه لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له . وقد ورد فى فضائل معاوية أحاديث كثيرة لكن ليس فيها مايصح من طريق الإسناد ، وبذلك جزم إسحق بن راهويه والنسائى وغيرهما ، والله أعلم

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ رضيَ اللّٰهُ عنها

وقال النبيُّ صلى اللّٰهُ عليه : «فاطمةُ سيِّدةُ نساء أهلِ الجنَّة» .

[٣٧٦٧] ٣٦٣١— نا أبوالوليد قال نا ابن عُيينة عن عمرو بن دينار عن ابن أبي مُليكة عن المِسور ابن مخرمةَ أنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰهُ عليهِ قال : «فاطمةُ بضعةٌ مِنِّي ، فَمن أغضبَها أغضبَني» .
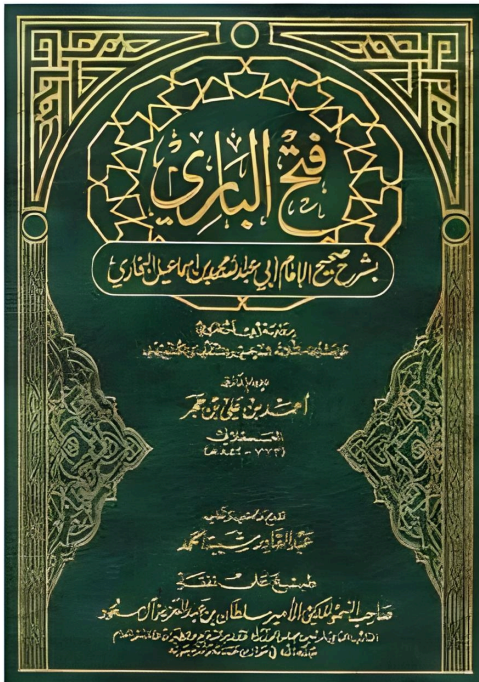
قوله (**باب مناقب فاطمة**) أى بنت رسول الله صلى الله علي
عليها السلام ، ولدت فاطمة فى الإسلام ، وقيل قبل البعثة ، وتزوجها
وولدت له وماتت سنة إحدى عشرة بعد النبى صلى الله عليه وس
عائشة ، وقيل بل عاشت بعده ثمانية وقيل ثلاثة وقيل شهرين وقي
ذلك فقيل إحدى وقيل خمس وقيل تسع وقيل عاشت ثلاثين
فى أول السيرة النبوية . وأقوى مايستدل به على تقديم فاطمة عل
قوله صلى الله عليه وسلم إنها سيدة نساء العالمين إلا مريم وأنها
بناته فإنهن متن فى حياته فكن فى صحيفته ومات هو فى حياته
إلى أن وجدته منصوصاً : قال أبو جعفر الطبرى فى تفسير آل
الحسين بن على : إن جدتها فاطمة قالت « دخل رسول الله ص
فبكيت ، ثم ناجانى فضحكت ، فسألتنى عائشة عن ذلك فقل
عليه وسلم ؟ فتركتنى فلما توفى سألت فقلت : ناجانى » فذكر
قال « أحسب أنى ميت فى عامى هذا ، وإنه لم ترزأ امرأة من

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بہت بڑی سعادت ہے

"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹنے کی سعادت نصیب ہوئی"

تھا وہ بالوں کو عجموں کی شہرت کا ذریعہ بھی گردانتے اور ان کی نقل اپنے لئے باعث شہرت سمجھتے تھے' اس لئے ان میں سے اکثر سر منڈ... ت کرنا پسند کرتے تھے۔ حدیث بالا سے ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنا بھی ثابت ہوا جو بہتر ... ثابت ہوا کہ امر مرجوح پر عمل کرنے والوں کے لئے بھی دعائے خیر کی درخواست کی جا ... ھی کافی ہے مگر بہتر حلق ہی ہے۔

(۱۷۲۸) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا' ان سے عمارہ بن قعقاع نے بیان کیا' ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور کتروانے والوں کے لئے بھی (یہی دعا فرمائیے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور کتروانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

... لِلْمُحَلِّقِينَ))، قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: ((وَلِلْمُقَصِّرِينَ)).

(۱۷۲۹) ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا' کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے' ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بہت سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض نے کتروایا بھی تھا۔

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ ((حَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ)).

[راجع: ١٦٣٩]

(۱۷۳۰) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا' ان سے ابن جریج نے بیان کیا' ان سے حسن بن مسلم نے بیان کیا' ان سے طاؤس نے بیان کیا' ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قینچی سے کاٹے تھے۔

۱۷۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ)).

تشریح ارکان حج کی بجا آوری کے بعد حاجی کو سر کے بال منڈانے ہیں یا کتروانے' ہر دو صورتیں جائز ہیں' مگر منڈانے والوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار مغفرت کی دعا فرمائی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عند اللہ اس موقعہ پر بالوں کا منڈوانا زیادہ محبوب ہے۔ اس روایت میں حضرت معاویہ کا بیان وارد ہوتا ہے' اس کے وقت کی تعیین کرنے میں شارحین کے مختلف اقوال ہیں۔ یہ بھی ہے کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے متعلق نہیں ہے ممکن ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو کیونکہ اصحاب سیر کے بیان کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بھی حج کئے ہیں۔ علامہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ وقد اخرج ابن

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ کا ذکر آسمانوں میں - معاویہؓ پر اللہ کا فخر کرنا

سیدنا معاویہؓ ان چند صحابہ کرامؓ میں شامل تھے جن پر اللہ اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا تھا (صحیح مسلم:6857)

قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ، قَالَ: آللهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: «آللهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي؛ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ».

ان دونوں نے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے فرمایا: ''جو قوم بھی اللہ عز وجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھتی ہے، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینانِ قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

[6856] عبدالرحمٰن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔
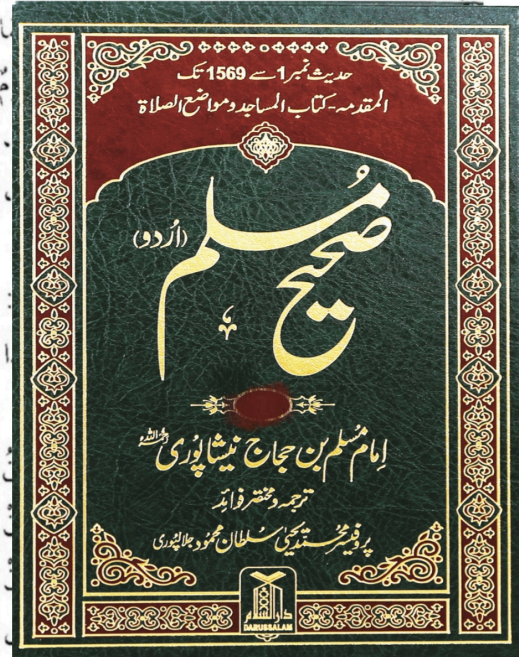
[6857] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکل کر مسجد میں ایک حلقے (والوں) کے پاس سے گزرے، انھوں نے کہا: تمھیں کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا: کیا اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تمھیں اس کے علاوہ اور کسی غرض نے نہیں بٹھایا؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے علاوہ اور کسی وجہ سے نہیں بیٹھے، انھوں نے کہا: دیکھو، میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری حیثیت کا کوئی شخص ایسا نہیں جو حدیث بیان کرنے میں مجھ سے کم ہو، (اس کے باوجود اپنے یقینی علم کی بنا پر میں تمھارے سامنے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نکل کر اپنے ساتھیوں کے ایک حلقے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کس غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کی، اس کے ذریعے سے ہم پر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تمھیں قسم نہیں دی، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ذریعے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرما رہا ہے۔''

امیر المومنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک انداز

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے) اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

... عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى ... آپ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

... ـتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَا...

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ان کی وفات بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کی عمر میں ہو، لیکن ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی

حدیث نمبر 1 سے 1569 تک
المقدمہ - کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ
صحیح مسلم (اردو)
امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ
ترجمہ ومختصر فوائد
پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دار السلام DARUSSALAM

... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ... ـفِيُّ: حَدَّثَنَا سَـ... ـحٰقَ قَالَ: كُـ... ـبَةَ، فَذَكَرُوا سِـ... ـضُ الْقَوْمِ: كَـ... ﷺ، قَالَ عَبْدُ اللهِ ... ـنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ ... وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُـ... عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

... کے تھے۔

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، يُقَالُ لَهُ: عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً، وَّمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَّهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

کہا: ان لوگوں میں سے ایک شخص نے، جنھیں عامر بن سعد کہا جاتا تھا، کہا: ہمیں جریر (بن عبداللہ بن جابر بجلی رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور آپ تریسٹھ برس کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے۔

[٦٠٩٩] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6099] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحٰق سے سنا، وہ عامر بن سعد بجلی سے حدیث روایت کر رہے تھے، انھوں نے جریر سے روایت کی، انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے۔) اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے چھوٹی مجلس میں یہ بات واضح کی، اس کے بعد خطبہ میں بھی بیان کر دی تاکہ لوگوں کو سیرت کے اس پہلو کا اچھی طرح پتہ چل جائے۔

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ کا حدیث سنا کر مؤذن کی حوصلہ افزائی کرنا

طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس مؤذن آیا اور ان کو نماز کے لیے بلایا تو معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب لوگوں سے لمبی ہوں گی۔

[صحیح مسلم، حدیث نمبر:852]

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ» وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ: وَأَنَا.

ابن رُمح نے اپنی روایت میں کہا: جس نے مؤذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ. اور قتیبہ نے وَأَنَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ) (التحفة ٨)

باب:8-اذان کی فضیلت اور شیطان کا اس کو سنتے ہی بھاگ کھڑے ہونا

[٨٥٢] ١٤-(٣٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[852] عبدہ نے طلحہ بن یحییٰ (بن طلحہ بن عبیداللہ) سے اور انھوں نے اپنے چچا (عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس مؤذن انھیں نماز کے لیے بلانے آیا۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”قیامت کے دن مؤذن، لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے۔“

[٨٥٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ ... نَا سُفْيَانُ عَنْ ... طَلْحَةَ قَالَ: ... لُ اللهِ ﷺ.

[853] سفیان نے طلحہ بن یحییٰ سے اور انھوں نے (اپنے چچا) عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کی، کہا: میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے) سابقہ روایت کی مانند ہے۔

... بْنُ سَعِيدٍ، ... بْرَاهِيمَ. قَالَ ... حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ... عَنْ جَابِرٍ ... الشَّيْطَانَ إِذَا ... يَكُونَ مَكَانَ

[854] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بلاشبہ شیطان جب نماز کی پکار (اذان) سنتا ہے تو (بھاگ کر) چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روحاء کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔“

... رَّحَاءِ؟ فَقَالَ:

سلیمان (اعمش) نے کہا: میں نے ان (اپنے استاد

حدیث نمبر1 سے 1569 تک

المقدمہ-کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ

صحیح مسلم (اردو)

اِمام مُسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام DARUSSALAM

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی گواہی

ایک کلمہ جو سیدنا معاویہؓ نے نبی ﷺ سے سنا تھا اس سے انکو بہت فائدہ ہوا

قال: «رَجُلٌ فِمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِمَعْنَاهُ قال: عِرْضِ...

کیا۔ کہا: جس نے مجھے برا بھلا کہا ہو میری عزت اس کے لیے (صدقہ) ہے۔"

قَا... ...سِمُ بْنُ الْقَاسِ... عَبْدِ الله الْعُمَرِيِّ... ...نَا أَنَسٌ عن ال...

امام ابوداود ؒ کہتے ہیں: اس روایت کو ہاشم بن قاسم نے روایت کیا تو کہا: عن محمد بن عبداللہ العمی عن ثابت قال حدثنا أنس عن النبیﷺ. مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

قَا... ...صَحُّ.

امام ابوداود ؒ کہتے ہیں کہ حماد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(المعجم ٣٧) - بَابٌ: فِي التَّجَسُّسِ (التحفة ٤٤)

باب: ٣٧-ٹوہ لگانے کا بیان

٤٨٨٨- حَدَّثَنا عِيسَى بنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابنُ عَوْفٍ - وَهٰذَا لَفْظُهُ - قالَا: حَدَّثَنا الْفِرْيَابِيُّ عن سُفْيَانَ، عن ثَوْرٍ، عن رَاشِدِ بنِ سَعْدٍ، عن مُعَاوِيَةَ قال: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يقولُ: «إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ» أو «كِدتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ»، فقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ الله ﷺ نَفَعَهُ اللهُ بِهَا.
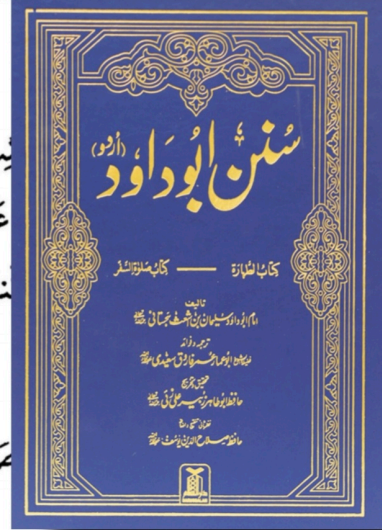
۴۸۸۸- حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: "اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو تو انہیں بگاڑ دے گا"...... یا...... "قریب ہے کہ تو انہیں بگاڑ دے۔" تو حضرت ابودرداء ؓ کہتے ہیں: یہ بات جو حضرت معاویہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اللہ نے انہیں اس سے بہت فائدہ دیا۔

فوائد و مسائل: ① عین ممکن ہے کہ لوگ عیب کھل جانے کی وجہ سے مزید جری ہو جائیں اور علی الاعلان غلط کام کرنے لگیں۔ تاہم امام عادل نصیحت اور اصلاح احوال کے لیے ان کی خبریں معلوم کرے تو جائز ہوگا۔ ② جس طرح سیدنا معاویہ ؓ کو اس فرمان نبوی سے فائدہ ہوا کہ وہ ایک کامیاب امیر رہے اسی طرح امت کے سب افراد ان کی اتباع کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

٤٨٨٨ـ تخريج: [صحيح] أخرجه الطبراني في الكبير: ١٩/ ٣٧٩ من حديث الفريابي به؛ وسنده ضعيف، وصححه ابن حبان، ح: ١٤٩٥، وله شاهد حسن عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ٢٤٨.

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا جو غریبوں کی حاجات ان تک پہنچایا کرتا تھا

[ابو داؤد:2948 / ترمزی:1332 و سندہ صحیح]

٢٩٤٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَني ابنُ أَبي مَرْيَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بنَ مُخَيْمِرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ: مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ - وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ - فَقُلْتُ: حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ الله عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ الله عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ»، قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ.

۲۹۴۸- جناب ابومریم ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ ؓ سے ملنے گیا (جب کہ وہ شام میں حکمران تھے) تو انہوں نے کہا: اے ابوفلاں! کیا خوب آئے ہو (یعنی ہمیں تمہارے آنے سے خوشی ہوئی ہے) اور یہ جملہ [مَا أَنْعَمَنَا بِكَ] عرب لوگ بطور استقبال و خوش آمدید بولا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ایک حدیث ہے جو میں آپ کو بتانے آیا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے جس کسی کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی اور ذمہ دار بنا دیا ہو' پھر وہ ان کی ضروریات' حاجت مندی اور فقیری میں ان سے ملنے سے گریز کرے (حجاب میں رہے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے حجاب فرمالے گا' جب کہ وہ ضرورت مند ہوگا' محتاج ہوگا اور فقیر ہوگا۔'' چنانچہ انہوں نے ایک آدمی مقرر کر دیا جو لوگوں کی ضروریات اور حاجات ان تک پہنچاتا تھا۔

فائدہ: غیر شرعی اور غیر اسلامی سیاست میں یہ ہوتا ہے کہ حاکم اور رعیت میں فاصلہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ان کا وہم ہے کہ عوام سے بہت زیادہ میل جول ہیبت اور رعب داب کو کم کر دیتا ہے' جبکہ اس ... ہے۔ حاکم ان کا راعی اور خدمت گار ہے' اس کا عوام سے ملنے سے گریز کرنا اور ان کی ... آخرت کا نقصان ہے۔ حضرت عمر ؓ اپنے گورنروں کی سخت سرزنش کرتے اگر یہ معـ... لوگ ان سے نہیں مل سکتے۔

٢٩٤٩- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أخبرنا مَعْمَرٌ عن

۲۹۴۹- حضرت ... رسول اللہ ﷺ نے فر...

٢٩٤٨ـ تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأحكام، باب ماجاء في إما... يحيى بن حمزة به، وذكر كلامًا، وصححه الحاكم: ٤/ ٩٣، ٩٤، ووافقه الذهبي، ... ح: ١٣٣٢، وأحمد: ٥/ ٢٣٨ وغيرهما.

٢٩٤٩ـ تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٣١٤ عن عبدالرزاق به، وهو في...

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا
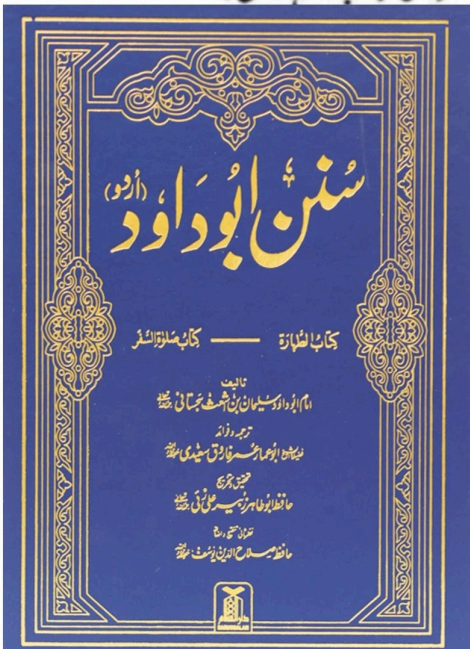
سیدنا معاویہؓ کا لوگوں کو خلاف سنت کاموں سے روکنا

٤١٦٧- حَدَّثَنا عَبْدُ الله بنُ مَسْلَمَةَ عن مَالِكٍ، عن ابنِ شِهَابٍ، عن حُمَيْدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بنَ أَبِي سُفْيَانَ - عَامَ حَجَّ - وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ في يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ المَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُم، سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَنْهَى عن مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ».

۴۱۶۷-حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان ؓ سے سنا جس سال کہ انہوں نے حج کیا۔ انہوں نے منبر پر سے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل تبھی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا۔“

فوائد و مسائل: ① بالوں کو دوسرے بال لگا کر لمبا کرنا حرام ہے جیسے کہ آج کل وگ کا رواج ہے۔ ② اللہ کی شریعت اور انبیاء ؑ کی تعلیم سے بغاوت کی بنا پر قومیں ہلاک کر دی جاتی ہیں۔

٤١٦٨- حَدَّثَنا أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ ... عن عُبَيْدِ الله ... قَالَ: لَعَنَ ...

٤١٦٨ـ تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب ... تحريم فعل الواصلة والمستوصلة ... الخ، ح: ٢١٢٤ ...

٤١٦٩ـ تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب ... فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة ....

سیدنا معاویہؓ کی عاجزی

سیدنا معاویہؓ کو آتا دیکھ کر احترام میں کھڑے ہونے والوں کو آپؓ نے بٹھا دیا یہ کہ کر کہ محمد ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے

(ترمزی:2755/ مسند احمد 11893 و سندہ صحیح)

رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں، وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے، رواج ومعمول کی کیا اصل ہے۔ شعر:

گفتن برخورشید کہ من چشمۂ نورم — دانند بزرگان کہ سزاوار سہانیست

(۲۷۵۵) عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِیَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِینَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ یَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده صحیح) تخریج المشکاة (٤٦٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابومجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ، سو کھڑے ہوگئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر تو فرمایا حضرت معاویہؓ نے: بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آئے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلاف سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔

١٤ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِی تَقْلِیمِ الْأَظْفَارِ

ناخن تراشنے کے بیان میں

(۲۷۵٦) عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْإِسْتِحْدَادُ ... الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِیمُ الْأَظْفَارِ)). (اسناده صحیح) ارواء الغلیل (٧٣) آداب ...

ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پانچ چیزیں فطرت ... لینا، اور ختنہ، اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا، اور ناخن تراشنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کو ھادی ومھدی بنا دے،یعنی یہ خود ہدایت یافتہ ہوں اور ان کے سبب لوگ بھی ہدایت پائیں

امام ترمزی فضائل معاویہؓ کا باب قائم کرتے ہوئے

٤٧۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کردے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔
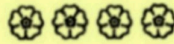
امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ کا حدیث پر فوری عمل کرنا

سیدنا معاویہؓ کا رومیوں سے جنگ بندی کا معاہدہ تھا جب معاہدہ ختم ہونے کے قریب آیا تو سیدنا معاویہؓ اپنی فوج لے کر انکی طرف نکل پڑے کہ جیسے ہی معاہدہ ختم ہو حملہ کر کے رومیوں کو اڑا دیا جائے مگر ایک صحابیؓ وہاں آ گئے انہوں نے ایک حدیث سنائی کہ جب معاہدہ ختم ہو جائے تو بھی ایک دفعہ دشمن کو آگاہ کرنا ضروری ہے اسکے بعد کوئی قدم اٹھا سکتے ہیں سیدنا معاویہؓ یہ حدیث سن کر حملہ کیے بغیر فوج لے کر واپس لوٹ آئے

سنن ابوداود (اردو)

كتاب الطهارة ــــ كتاب صلوة السفر

...ب الإمام ...ير نحوه

باب:۱۵۲-معاہدہ کے دنوں میں امام اگر دشمن کی جانب کوچ کرے تو (روا نہیں)

...بنُ عُمَرَ ... الْفَيْضِ، ... حِمْيَرَ - ...لرُّوم عَهْدٌ ... حتَّى إذَا ...جُلٌ عَلَى فَرَسٍ أو بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لا غَدْرٌ، فَنَظَرُوا فإذَا عَمْرُو ابنُ عَبَسَةَ، فأَرْسَلَ إلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسألَهُ فقال: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلا يَشُدَّ عُقْدَةً وَلا يَحُلَّهَا حتَّى يَنْقَضِيَ أمَدُهَا، أوْ يَنْبِذَ إلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ»، فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ.
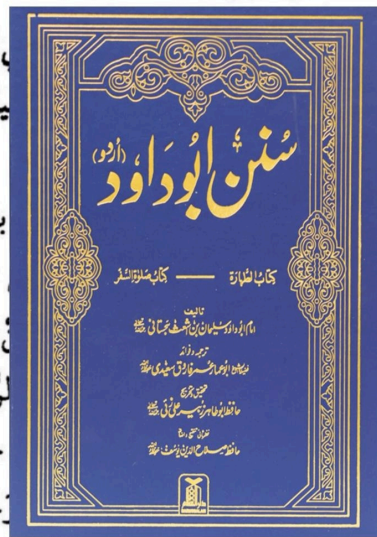
۲۷۵۹-حضرت سلیم بن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے اور یہ قبیلۂ حمیر سے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ (صلح وامن) ہو چکا تھا اور (معاویہ رضی اللہ عنہ ان ایام معاہدہ میں) ان کے علاقوں کی طرف کوچ کر رہے تھے تاکہ جونہی معاہدے کی مدت ختم ہو (اچانک) ان پر چڑھائی کر دیں تو عربی گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر سوار ایک شخص ان کی طرف آیا۔ وہ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ' وفاداری ہو غدر نہیں' پکارتا آ رہا تھا۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ صحابیٔ رسول حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا اور پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس کا دوسری قوم سے کوئی معاہدہ ہو تو وہ اس وقت تک کوئی نیا معاہدہ نہ کرے اور نہ اسے ختم کرے جب تک کہ پہلے معاہدے کی مدت باقی ہو یا برابری کی سطح پر اسے توڑنے کا اعلان کر دے۔'' چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوٹ آئے۔

فائدہ: اختتام معاہدے کے فوراً بعد اچانک چڑھائی کرنا دھوکے میں شمار کیا گیا ہے۔ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسلام اور مسلمانوں کے لیے اندھی عصبیت میں مبتلا نہ تھے بلکہ اس کے تمام اصول وضوابط کو ہر حال میں پیش نظر رکھتے تھے۔

(المعجم ۱۵۳) - بَابٌ: فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهَدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ (التحفة ۱٦٥)

باب:۱۵۳-ذمی سے کیے گئے عہد کی وفا کرنے اور اس کے ذمہ کی حرمت کا بیان

۲۷۵۹-تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، السير، باب ماجاء في الغدر، ح: ۱۵۸۰ من حديث شعبة به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱٦۸۱.

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت وائل بن حجرؓ جو ۹ ھجری کے لگ بھگ اسلام لائے تھے اس وقت یہ حمیر کے شہزادے تھے اور ابھی اسلام کے آداب سے مکمل واقف نہ تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ زمین دی اور جنابِ سیدنا معاویہؓ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ زمین انکے حوالے کرنے انکے ساتھ جائیں, راستے میں انکی طرف سے اچھا سلوک نہ ہوا مگر بعد میں سیدنا معاویہؓ خلیفہ بن گئے تو یہی وائل بن حجر آپ سے ملنے آئے تو آپ نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا اور اپنے ساتھ تحت پر بٹھا لیا یہاں تک کہ وائل بن حجر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ کاش میں بھی اس دن آپکو اپنے ساتھ اونٹ پہ بٹھا لیتا

...دُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مِرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي ... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا غَادُونَ عَلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِذَا سَلَّمُوا

وَسندُہ حَسَن

...سے مروی ہے کہ ایک دن نبی علیہ السلام نے ارش... ...کے ...کرنا، اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم صرف...

مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مترجم

حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
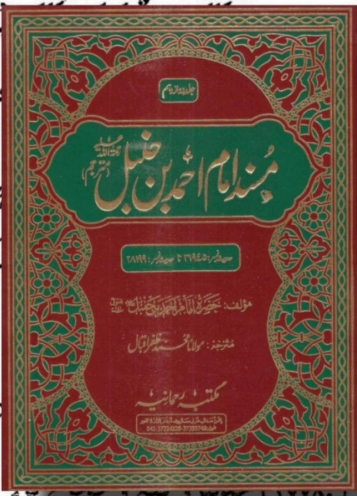
(۱۸۷۷۸...) ... حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ نَصْنَعُهُ دَوَاءً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ دَاءٌ [راجع: ۱۸۹۹۵].

(۲۷۷۸۰) حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں، نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو نری بیماری ہے۔

(۲۷۷۸۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ أَنْ أَعْطِهَا إِيَّاهُ أَوْ قَالَ أَعْلِمْهَا إِيَّاهُ قَالَ فَقَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَرْدِفْنِي خَلْفَكَ فَقُلْتُ لَا تَكُونُ مِنْ أَرْدَافِ الْمُلُوكِ قَالَ فَقَالَ أَعْطِنِي نَعْلَكَ فَقُلْتُ انْتَعِلْ ظِلَّ النَّاقَةِ قَالَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ أَتَيْتُهُ فَأَقْعَدَنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَذَكَّرَنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ سِمَاكٌ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ حَمَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ [قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۳۰۵۸ و ۳۰۵۹، الترمذی: ۱۳۸۱). قال شعیب: اسناده حسن].

(۲۷۷۸۱) حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے زمین کا ایک ٹکڑا انہیں عنایت کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیج دیا تا کہ وہ اس حصے کی نشاندہی کر سکیں، راستے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لو، میں نے کہا کہ تم بادشاہوں کے پیچھے نہیں بیٹھ سکتے، انہوں نے کہا کہ پھر اپنے جوتے ہی مجھے دے دو، میں نے کہا کہ اونٹنی کے سائے کو ہی جوتا سمجھو، پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہو گئے اور میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا، اور مذکورہ واقعہ یاد کروایا، وہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے سوچا کہ کاش! میں نے انہیں اپنے آگے سوار کر لیا ہوتا۔

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ منبروں سے لوگوں کو کلمات و دعائیں سکھایا کرتے تھے

مسند احمد:18319 و سندہ صحیح)

وَلَهُ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَرَّادٌ ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ وَيُعَلِّمُهُمُوهُ [صححه البخاري (٦٦١٥)، ومسلم (٥٩٣)، وابن خزيمة: (٧٤٢)]. [انظر: ١٨٣٤١، ١٨٣٦٧، ١٨٣٧٦، ١٨٣٨٥، ١٨٤٢٢].

(۱۸۳۱۹) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا ''جوان کے کاتب وراد نے لکھا تھا'' کہ میں نے نبی علیہ السلام کو سلام پھیرتے وقت یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں، اے اللہ! جسے آپ دیں اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور آپ کے سامنے کسی مرتبے والے کا مرتبہ کام نہیں آسکتا، وراد کا کہنا ہے کہ اس کے بعد ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے برسر منبر انہیں لوگوں کو یہ کلمات کہنے کا حکم دیتے ہوئے سنا، وہ لوگوں کو یہ کلمات سکھا رہے تھے۔

(۱۸۳۲۰) حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَخَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ أَلَا وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [صححه البخاري (١٢٩١)، ومسلم (٤)]

ب نامی ایک انصاری فوت ہوگیا، اس پر آہ وبکا شروع ہوگئی، حضرت مغیرہ
ی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا اسلام میں یہ کیسا نوحہ؟ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ
دمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، یاد رکھو! جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر
چاہئے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُنَحْ عَلَيْهِ يُعَذَّبْ بِمَا يُنَاحُ بِهِ عَلَيْهِ

)]. [انظر: ١٨٣٨٩، ١٨٤٢٦].

تے ہوئے سنا ہے جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے، اسے اس نوحے کی وجہ سے

الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَفَرٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ لَا إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ ثُمَّ صَلَّى
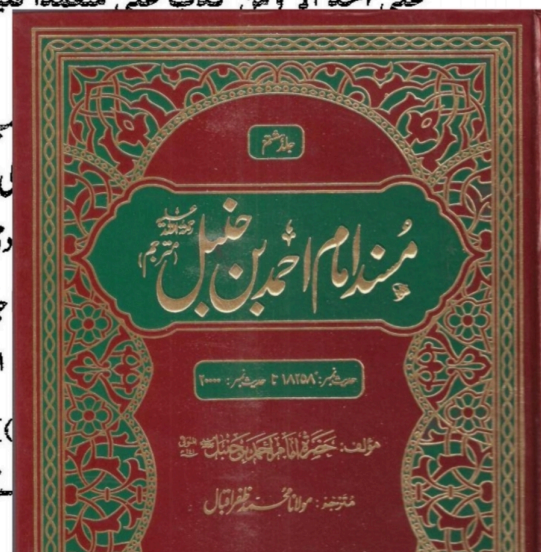
روافض ایک جھوٹ یہ بھی پھیلاتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فضائل معاویہؓ کا انکار کیا ہے حالنکہ یہ سفید جھوٹ ہے ایسا کچھ ان سے صحیح سند سے ثابت نہیں بلکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب فضائل صحابہؓ میں فضائل معاویہؓ بن ابی سفیانؓ" کا باب قائم کیا ہوا ہے اور اس باب کے تحت سیدنا معاویہؓ کے فضائل بیان کیے ہوئے ہیں

(١٧٤٧) حدثنا عبدالله قثنا أبي قثنا وكيع قثنا نافع بن عمرو عبدالجبار ابن ورد عن ابن أبي مليكة قال قال طلحة بن عبيدالله سمعت رسول الله ﷺ يقول نعم أهل البيت عبدالله وأبو عبدالله وأم عبدالله .

فضائل معاوية بن أبي سفيان (١) رضي الله عنهما

(١٧٤٨) حدثنا عبدالله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن معاوية عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية السلمي ...مان قال هلموا

...لسند (١ : ١٦١)

...ارقطني وقال البزار

... الثقات وقال أدرك

... مختلف في صحبته

...رشي الأموي، ولد قبل
...ظهره عام الفتح سنة ٨،
... جيش تحت امرة أخيه

... موت أخيه يزيد، ولما
...ما وقعت الفتنة الكبرى
...ان فحارب عليا وانتهى
... ابنه الحسن سلم الخلافة
...ه أمصار كثيرة ودامت

... ١٤٦)، الإصابة (٣:

جامعة ام القرى
مركز البحث العلمي واحياء التراث الإسلامي
كلية الشريعة والدراسات الإسلامية
مكة المكرمة

من تراثنا الإسلامي
الكتاب الثامن والعشرون

كتاب فضائل الصحابة

للإمام
أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج احاديثه
وصي الله بن محمد عباس

الجزء الأول

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن الترمذي میں مَنَاقِبُ مُعَاوِيہ بن أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللہ عَنْہُ کا باب قائم کیا ہے

وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ ، فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي ، فَلَعِبْتُ بِهَا ، فَكَنَّوْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ .

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

• [٤١٩٥] حدثنا قُتَيْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ؛ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ ، وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ .

هَذَا[1] حَدِيثٌ

١١٧- مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

○ [٤١٩٦] حدثنا مُحَ ... دِ الْعَزِيزِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ، وَاهْدِ بِهِ» .

هَذَا حَدِيثٌ[3] حَسَنٌ غَرِيبٌ .

○ [٤١٩٧] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ال... عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِ...

• [٤١٩٥] [التحفة : خ ت س ١٤٨٠٠] ، وتقدم برقم : (٢٨٧٢) .

(١) قبله في (ف٢/ ٢٩٥) ، (ع/ ٢٧٠) ، (ك/ ٨٨٤) : «قال أبو ع...

(٢) قوله : «هذا حديث حسن صحيح» من (ف٢/ ٢٩٥) ، (ك/ ...
وفي (ف٤/ ٢٠١) ، (ع/ ٢٧٠) : «هذا حديث غريب ص...
صحيح» .

○ [٤١٩٦] [التحفة : ت ٩٧٠٨] .

(٣) من (ف ٤ / ٢٠١) ، (ف ٥ / ٤٢٩) ، (ف ٧ / ٢٥٤) ، (...
(ف٢/ ٢٩٥) ، (ك/ ٨٨٤) .

○ [٤١٩٧] [التحفة : ت ١٠٨٩٢] .
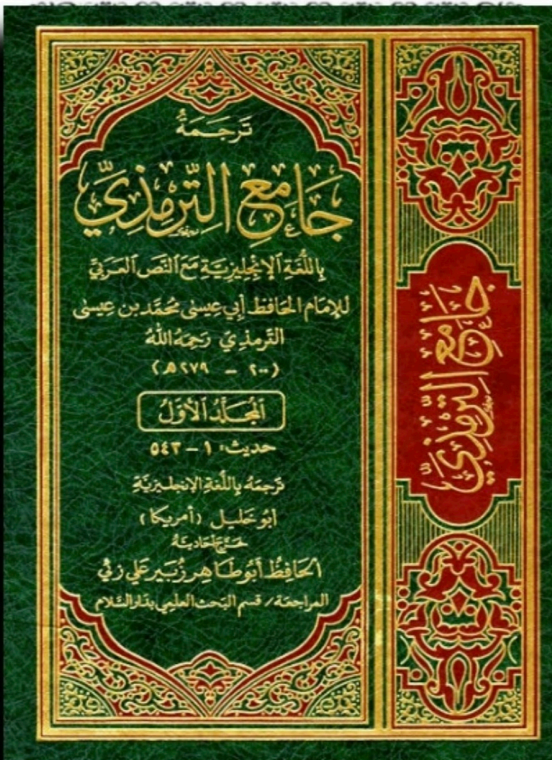
صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمانؓ کے بعد سیدنا معاویہؓ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(سیر اعلام النبلاء 150/3)

على منبري ، فاقبلوه ، فإنَّه أمينٌ مأمون »[١] .

هذا كذب . ويقال : هو معاوية بن تابوه المنافق.

قال سعيدُ بنُ عبد العزيز : لما قُتِلَ عثمانُ ، ووقع الاختلاف ، لم يكن للنَّاس غزوٌ حتى اجتمعوا على معاوية ، فأغزاهم مراتٍ . ثم أغزى ابنه في جماعةٍ من الصحابة برّاً وبحراً حتى أجاز بهم الخليج ، وقاتلوا أهل القسطنطينية على بابها ، ثم قفل[٢] .

الليث عن[٣] بكيرٍ ، عن بسر بن سعيد ، أنَّ سعد بنَ أبي وقاص قال : ما رأيتُ أحداً بعد عثمان أقضىٰ بحقٍّ من صاحب هذا الباب ، يعني معاوية[٤].

أبو بكر بن أبي مريم : عن ثابت مولى سفيان : سمعتُ معاويةَ ، وهو يقول : إني لستُ بخيركم ، وإنَّ فيكم من هو خير مني : ابن عمر ، وعبد الله ابن عمرو وغيرهما . ولكني عسيتُ أن أكونَ أنكاكم في عدوِّكم ، وأنعمكم لكم ولايةً ، وأحسنكم خُلقاً[٥] .

عقيل ، ومَعْمَر ، عن الزُّهري ، حدّث...

(١) أخرجه الخطيب في « تاريخه » ١/٢٥٩ من طر...
الغازي ، عن الحسن بن كثير ، عن بكر بن أيمن القيـ...
الزبير ، عن جابر ، وقال : لم أكتب هذا الحديث إلا من ...
إسحاق وأبي الزبير كلهم مجهولون .

(٢) أخرجه أبو زرعة في « تاريخ دمشق » ١/...٨
إبراهيم ، عن الوليد بن مسلم ، عن سعيد بن عبد العزيز...

(٣) تحرفت في المطبوع إلى « بن » وكانت الجملة...
فحرف « قفل » إلى « نقل » وجعلها من جملة الخبر الجـ...

(٤) ابن عساكر ١٦/٣٦٣/آ . وقد تحرف في ...

(٥) ابن عساكر ١٦/٣٦٣/ب .

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أول هذا الامر نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا ورحمة ثم يكون امارة ورحمة

پہلے رحمت والی نبوت ہے، پھر رحمت والی خلافت، پھر کی رحمت والی بادشاہت اور پھر رحمت والی امارت ہوگی۔

(المعجم الكبير للطبراني 88/11 وسنده حسن)

١١١٣٦ ـ حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا ... اسماعيل النهدي ثنا الحسن بن صالح عن ... ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ... اليدين والطول ·

١١١٣٧ ـ حدثنا العباس بن الفضل ال... جعفر القتات قالا ثنا احمد بن يونس (ح)

وحدثنا محمد بن ابراهيم بن شبيب ال... اسماعيل بن عمرو البجلي قالا ثنا الحسن بن ... مسلم بن مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر في رمضان ·

١١١٣٨ ـ حدثنا احمد بن النضر العسكري ثنا سعيد بن حفص النفيلي ثنا موسى بن اعين عن ابن شهاب عن فطر بن خليفة عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: « أول هذا الامر نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا ورحمة ثم يكون امارة ورحمة ، ثم يتكادمون عليه تكادم الحمر ، فعليكم بالجهاد ، وان أفضل جهادكم الرباط ، وان افضل رباطكم عسقلان » ·

١١١٣٩ ـ حدثنا محمد بن عمرو بن خالد الحراني حدثني ابي ثنا موسى بن اعين عن ابي الاشهب الكوفي عن اسماعيل بن

١١١٣٦ ـ قال في المجمع ٣/٢٨٠ وفيه مسلم بن كيسان الاعور وهو ضعيف لاختلاطه ·

١١١٣٨ ـ قال في المجمع ٧/١٩٠ ورجاله ثقات ·

١١١٣٩ ـ ورواه ابو داود ٢١٨٣ بسند صحيح كما قال الحافظ في الفتح ٩/٣٦٢ وسيأتي ١١١٥٧ ·

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "فتنے کے دور میں ہمیشہ میری یہ تمنا تھی کہ اللہ تعالیٰ میری عمر، معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔"

(الطبقات لابن ابی عروبہ الحرانی: 41 و سندہ صحیح)

نوادر الرسائل ٦

المنتقى من كتاب الطبقات

تأليف أبي عروبة الحسين بن محمد بن أبي معشر الحراني المتوفى سنة ٣١٨هـ

حققه إبراهيم صالح

دار البشائر للطباعة والنشر والتوزيع

سيرين، عن ابن عمر، قال[١]:

معاويةُ من أَحلم النَّاس. قالوا: يا ابا عبد الرحمن، أَبو... خيرٌ من معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس. قالوا: عمر... معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس.

● حدَّثنا فتح بن سَلُومة الرَّقِّيّ، ثنا مُبَشِّر الحلبي، عن... عن أَبي هريرة، قال[٢]:

أَخذ النَّبيُّ ﷺ سهماً من كِنانته، فدفعه إلى معاوية، ... معاوية حتى تلقاني به في الجنَّة».

● حدَّثنا أَبو عبد الله الإسماعيليّ، ثنا حسين بن عليّ... عبد الله بن نمير، عن الأعمش، عن مجاهد، قال[٣]:

لو رأَيْتُم معاوية قلتُم: هذا المهديّ.

● حدَّثنا أَبو موسى وهلال بن بشر، قالا: ثنا محمد بن [خالد بن] عَثْمَة[٤]، أَخبرني سليمان بن بلال، أَخبرني علقمة بن أَبي علقمة[٥]، عن أُمِّه[٥]، عن عائشة، قالت:

مازال بي ما رأَيتُ من أَمر النَّاس في الفتنة، حتى إني لأتمنَّى أَن يزيد الله عزَّ وجلَّ معاوية من عمري في عمره.

٢٩ـ سعيد بن العاص [بن سعيد بن العاص][٦] بن أُمَيَّة[٧] أَبي

(١) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ٥٥، وانظر ٥٣.

(٢) مثله في مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ١٠. وبنصه في سير أَعلام النبلاء ٣/ ١٣٠.

(٣) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ٥٣.

(٤) الزيادة للتوضيح؛ قال عنه أَبو حاتم: صالح الحديث. (تهذيب التهذيب ٩/ ١٤٢).

(٥) أَبو علقمة اسمه بلال المدني، مولى عائشة، وأُمه اسمها مرجانة. (تهذيب التهذيب ٧/ ٢٧٥).

(٦) الزيادة لازمة من مصادر ترجمته الآتية.

(٧) فوقها ضبة، إشارة إلى النقص.

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ — برکتِ معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ صحابیؓ ہیں اور ایک صحابیؓ سے اللہ اتنا پیار کرتا ہے کہ صحابیؓ کو دیکھنے والے کو بھی جس نے دیکھا اسکی برکت و دعا سے مسلمانوں کو جنگ میں فتح دے دی [صحیح بخاری:3649] عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اللہ نے اس حدیث کے ذریعے ایک صحابیؓ کا مقام و مرتبہ سمجھا دیا ہے اور جناب سیدنا معاویہؓ صحابیؓ ہیں اور آپکو جنت کی بشارت بھی ہے [صحیح بخاری"2924]
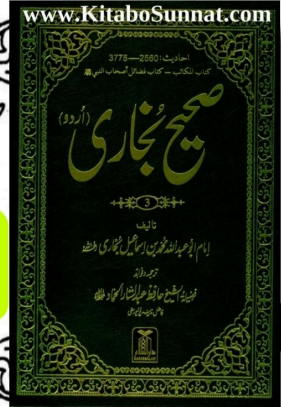
١- بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

باب نبی کریم ﷺ کے صحابیوں کی فضیلت کا بیان۔

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ رَآهُ مِنُ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ

(امام بخاری نے کہا کہ) جس مسلمان نے بھی آنحضرت ﷺ کی صحبت اٹھائی یا آپ کا دیدار اسے نصیب ہوا ہو وہ آپؐ کا صحابی ہے۔

تشریح: جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جس نے آنحضرت ﷺ کو ایک بار بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔ بس آنحضرت ﷺ کو ایک بار دیکھ لینا ایسا شرف ہے کہ ساری عمر کا مجاہدہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بعض نے کہا کہ اولیاء اللہ جن صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے ان سے مراد وہ صحابہ ہیں جو آپ کی صحبت میں رہے اور آپ سے استفادہ کیا اور آپ کے ساتھ جہاد کیا' مگر یہ قول مرجوح ہے۔ ہمارے پیرومرشد محبوب سبحانی حضرت سید جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی ولی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ (وحیدی)

٣٦٤٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)) [راجع: ٢٨٩٧]

(٣٦٤٩) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ایک زمانہ آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ہیں۔ تب ان کی فتح ہو گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس موقع پر یہ پوچھا جائے گا کہ کیا یہاں رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے (تابعی) بھی موجود ہیں؟ جواب ہو گا کہ ہاں ہیں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں میں سے کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں؟ جواب ہو گا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی پھر ان کی فتح ہو گی۔

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح مسلم 4708 میں الفاظ ہیں "اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً" بارہ خلیفہ ہوں گے اور یہاں بخاری میں "خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ" کثرت سے خلیفہ ہوں گے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔ بعض لوگ جو غلط تاثر دیتے ہیں کہ خلافت فقط تیس سال تک ہی ہے تو بخاری و مسلم کی حدیث سے ان کی نفی ہو جاتی ہے اور دیگر دلائل جو پیش کیئے جا چکے ہیں جہاں صراحتاً سیدنا معاویہؓ کو خلیفہ کہا گیا اور ان کے دور کو دورِ خلافت کہا گیا تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا معاویہؓ بھی خلیفہ راشد ہیں۔

٣٤٥٥ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ»، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ».

[3455] حضرت ابو حازم (سلمان اشجعی) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں پانچ سال حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوں، میں نے انھیں نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کی حکومت حضرات انبیاء علیہم السلام چلاتے اور ان کے امور کا انتظام کرتے تھے۔ جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو اس کا جانشین دوسرا نبی ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی تو نہیں ہوگا، البتہ خلفاء ہوں گے اور وہ بھی بکثرت ہوں گے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی خلیفہ ہو جائے (اور تم نے اس سے بیعت کر لی ہو) تو اس سے کی ہوئی بیعت پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو پہلے ہو اس کی بیعت پوری کرو۔ انھیں ان کا حق دو۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ انھوں نے اپنی رعایا کا حق کیسے ادا کیا؟''

٣٤٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَنْ؟».

[انظر: ٧٣٢٠]

[3456] حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم (مسلمان بھی) اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ (قدم بقدم) پیروی کرو گے۔ اگر وہ کسی سانڈے کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی اس میں ... رسول! پہلے لوگوں ... فرمایا: ''اور کون ...
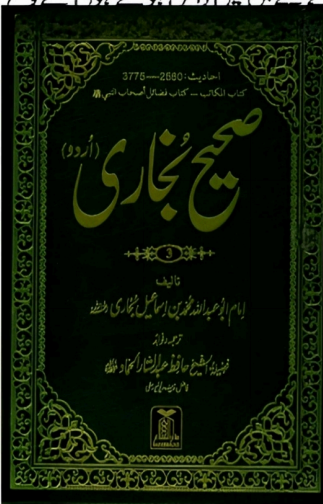
٣٤٥٧ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

[راجع: ٦٠٣]

[3457] حضر... فرمایا: (نماز ... آگ جلانے اور ... نے کہا: یہ تو یہو... کو حکم دیا گیا کہ ... ایک ایک بار کہیں۔

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اہلبیت کے فرد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ ایک وتر پڑھتے ہیں تو فرمایا بلاشبہ وہ خود فقیہ ہیں۔

(صحیح بخاری 3765 وسندہ صحیح)

مُلَيْكَةَ قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ. [انظر: ٣٧٦٥]

ان کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام تھا۔ وہ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

٣٧٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: إِنَّهُ فَقِيهٌ. [راجع: ٣٧٦٤]

[3765] حضرت ابن ابی ملیکہ ہی سے روایت ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، انھوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا: بلاشبہ وہ خود فقیہ ہیں۔

٣٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. [راجع: ٥٨٧]

[3766] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو۔ ہم لوگ نبی ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں، ہم نے آپ کو کبھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ آپ ...

(٢٩) بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ».

٣٧٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي». [راجع: ٩٢٦]

[3767] رسول اللہ ... ہے۔ جس ...

(٣٠) بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا
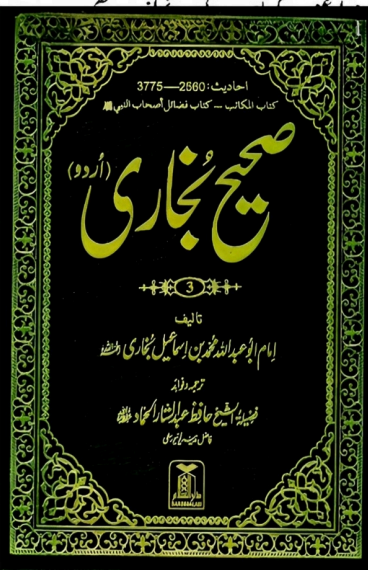
باب: 30- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اس حدیث سے پتہ چلا کہ اس امت میں بارہ قریشی خلفاء آئیں گے اور ان پر پوری امت محمدیہ متفق ہو جائے گی اور انکے دور میں دین مضبوط رہے گا اور بدعات و خرافات سے پاک رہے گا یاد رہے کہ تاریخ اسلام گواہ ہے عظیم قریشی شہزادے امیرالمومنین معاویہ رض پر پوری امت حسنین کریمین سمیت متفق ہو گئی اور یقینا ان کے دور میں اسلام غالب مضبوط رہا اور بہت زیادہ تاریخی فتوحات نصیب ہوئیں۔ سیدنا معاویہ رض کے دور کو خلافت سے خارج کرنے کی کوئی دلیل نہیں والحمدللہ۔

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا». ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ. فَسَأَلْتُ أَبِي: مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».
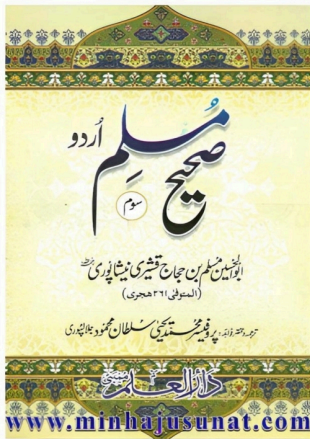
ہوئے سنا: ''لوگوں ...
بارہ اشخاص ان ...
بات کہی جو مجھ پر ...
پوچھا: رسول اللہ ﷺ ...
اللہ ﷺ نے فرمایا: ...

صحیح مسلم اردو
سوم
ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ
(المتوفی ۲۶۱ ہجری)
ترجمہ، اختصار فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری
دارالعلم

[٤٧٠٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا».

[4707] ابوعو...
جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما ...
بیان کی، لیکن انھو...
سلسلہ چلتا رہے گا۔

[٤٧٠٨] ٧-(. . .) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً» ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَّمْ أَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4708] حماد بن سلمہ نے سماک سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بارہ خلیفوں (کے عہد) تک اسلام غالب رہے گا۔'' پھر آپ نے ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧٠٩] ٨-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً». قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَّمْ أَفْهَمْهُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: «كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ».

[4709] داود نے شعبی سے، انھوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بارہ خلفاء (کے عہد) تک اسلام کا غلبہ جاری رہے گا۔'' پھر آپ نے کوئی بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا: آپ نے فرمایا: ''وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔''

[٤٧١٠] ٩-(. . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

[4710] (عبداللہ) بن عون نے شعبی سے، انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں رسول

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحابی رسول سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور کو "دورِ خلافت" کہا۔

(مسند احمد 15355 وسندہ صحیح)

مسند امام احمد بن حنبل مترجم

مکتبہ رحمانیہ
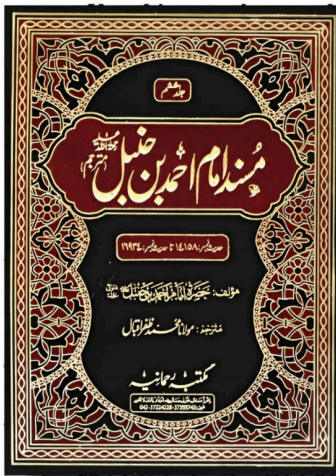
صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَ

البوصيري: هذا اسناد فيه مقال. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ١١). قال ش

(۱۵۳۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے پاس بی

ایک لکیر کھینچ کر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر دو دو لکیریں اس کے دائیں بائیں کھینچ کر فر

والی لکیر پر ہاتھ رکھ کر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے، اسی کی اتباع کر

تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے، یہی اللہ کی تمہیں وصیت ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(۱۵۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْد اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَدْ

(۱۵۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے غیر حاضر شوہر والی عورت کے

(۱۵۳۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ شَرِيكًا فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ [راجع: ١٤٣٤٣].

(۱۵۳۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی زمین یا باغ میں شریک ہو تو وہ اپنے شریک کے سامنے پیشکش کیے بغیر کسی دوسرے کے ہاتھ اسے فروخت نہ کرے تاکہ اگر اس کی مرضی ہو تو وہ لے لے، نہ ہو تو چھوڑ دے۔

(۱۵۳۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ [راجع: ١٤٣٩٩].

(۱۵۳۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ کسی سفر پر نکلے، راستے میں بارش ہونے لگی، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے خیمے میں نماز پڑھنا چاہے، وہ وہیں نماز پڑھ لے۔

(۱۵۳۵۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْمُشْرِكِينَ لِيُقَاتِلَهُمْ وَقَالَ لِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ يَا جَابِرُ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ فِي نَظَّارِي أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى تَعْلَمَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُنَا فَإِنِّي وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي أَتْرُكُ بَنَاتٍ لِي بَعْدِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ تُقْتَلَ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي النَّظَّارِينَ إِذْ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي وَخَالِي عَادِلَتَهُمَا عَلَى نَاضِحٍ فَدَخَلَتْ بِهِمَا الْمَدِينَةَ لِتَدْفِنَهُمَا فِي مَقَابِرِنَا إِذْ لَحِقَ رَجُلٌ يُنَادِي أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَرْجِعُوا بِالْقَتْلَى فَتَدْفِنُوهَا فِي مَصَارِعِهَا حَيْثُ قُتِلَتْ فَرَجَعْنَا بِهِمَا فَدَفَنَّاهُمَا حَيْثُ قُتِلَا فَبَيْنَمَا أَنَا فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا جَابِرُ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَثَارَ أَبَاكَ عَمَلُ

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

تابعی کبیر جبیر بن نفیرؒ نے سیدنا معاویہؓ کے دورِ اقتدار کو "خلافت معاویہ" کہا۔

(مسند احمد 17886 وسندہ صحیح)

(۱۷۸۸٦) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ وَهُوَ بِالْفُسْطَاطِ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَغْزَى النَّاسَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَعْجِزُ هَذِهِ الْأُمَّةُ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ إِذَا رَأَيْتَ الشَّامَ مَائِدَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَعِنْدَ ذَلِكَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ [صححه الحاكم (٤/٤٢٤) وقال الألباني: صحيح (ابو داود: ٤٣٤٩). قال شعيب: اسناده صحيح على شرط مسلم].

(۱۷۸۸٦) جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے "جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شہر فسطاط میں تھے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسطنطنیہ میں جہاد کے لیے بھیجا ہوا تھا" سنا کہ بخدا! یہ امت نصف دن سے عاجز نہیں آئے گی، جب تم شام کو ایک آدمی اور اس کے اہل بیت کا دستر خوان دیکھ لو تو قسطنطنیہ کی فتح قریب ہوگی۔

(۱۷۸۸۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَلَحْمَ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ [صححه البخاری (٥٥٣٠)، ومسلم (١٩٣٢)، وابن حبان (٥٢٧٩)]. [انظر: ١٧٨٩٠، ١٧٨٩١، ١٧٨٩٢، ١٧٨٩٩].

(۱۷۸۸۷) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے پالتو گدھوں سے اور ہر کچلی سے شکار کرنے والے درندے کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۷۸۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ زَبْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا

فَعَسْكَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهُ فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَامَ فِي فَقَالَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِ...
قَالَ فَكَانُوا بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا نَزَلُوا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى إِنَّكَ لَتَقُو...
أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ [صححه ابن حبان (٢٦٩٠) وقال الألباني: صحيح (ابو داود:...

(۱۷۸۸۸) حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام جب کسی لشکر کے ساتھ کسی م...
اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے تھے، (ایک مرتبہ ایسا ہی ہوا تو نبی علیہ السلام نے کھڑے ہو کر...
منتشر ہونا) شیطان کی وجہ سے ہے، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب بھی کسی مقا...
اتنے قریب رہتے تھے کہ تم کہہ سکتے ہو اگر انہیں ایک چادر اوڑھائی جاتی تو وہ سب پر آ...

(۱۷۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَ...
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُبْ لِي بِأَرْضِ كَذَا وَكَذَا بِأَرْضِ...
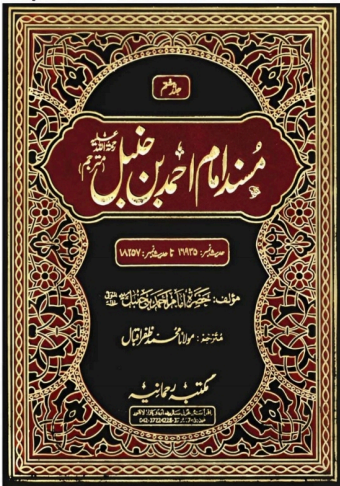
خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر : 161/59، وسندہ حسن)

أَنْبَانَا أَبو عَبْد الله الحُسَيْن بن مُحَمَّد، وأَبو العزّ ثابت بن منصور الكيلي، قالا: أنا أَبو القَاسِم عَبْد الله بن عَبْد الصَّمد بن عَلي بن المأمون.

ح **وأَنْبَانَا** أَبو طاهر الأصبهاني، أَنَا نصر بن أَحْمَد بن البطر، قَالا: أنا أَبو الحَسَن مُحَمَّد بن أَحْمَد بن رزقوية[٥]، أَنَا عَلي بن مُحَمَّد بن أَحْمَد المصري، نَا بكر بن سهل، نَا عَبْد الله بن يوسف، نَا ليث[٦]، نَا بكير، عَن بُسْر[٧] بن سعيد.

أن سعد بن أَبي وقّاص قال: ما رأيت أحداً بعد عُثْمَان أقضى بحقّ من صاحب هذا الباب ـ يعني مُعَاوِيَة ـ.

أَخْبَرَنَا أَبو بَكْر اللفتواني، أَنَا أَبو عَمْرو بن مندة، أَنَا أَبو مُحَمَّد بن يَوَة، أَنَا اللنباني[١]، نَا ابن أَبي الدنيا، نَا أَبو بَكْر التميمي، والحَسَن بن يَحْيَىٰ، قَالا: نا عَبْد الرزّاق[٢]، أَنَا معمر، عَن الزهري، عَن حميد بن عَبْد الرَّحْمٰن، نَا المسور بن مخرمة.

أنه وفد على مُعَاوِيَة، فلما دخلتُ عليه ـ حسبت أنه قال: سلّمت عليه ـ فقال: ما فعل طعنك على الأئمة يا مِسْوَر، قال: قلت: أرفضنا من هذا، وأحسن فيما قدمنا له، قال: لتكلّمني بذات نفسك، قال: فلم أدع شيئاً أعيبه عليه إلاً أخبرته به، فقال: لا تبرأ من الذنوب، فهل لك من ذنوب تخاف أن تهلكك إنح لم يغفرها الله لك؟ قال: قلت: نعم، يعني قال: فما يجعلك أحق بأن ترجو المغفرة مني، فوا[illegible] وإقامة الحدود، والجهاد في سبيل الله، والأمور العظام[illegible] مما نلي، وإني لعلى دين يقبل الله فيه الحَسَنات ويعفو ع[illegible] لأخير بين الله وغيره إلاً اخترت الله على ما سواه، قال[illegible] فعرفتُ أنه قد خصمني، قال: فكان إذا ذكره بعد ذلك د[illegible]

أَخْبَرَنَا أَبو الحَسَن المالكي، نَا ـ وأَبو منصور الم[illegible] القاضي أَبو [بكر][٦] أَحْمَد بن الحَسَن الحرشي[٧]، نَا أَ[illegible] نَا مُحَمَّد بن خالد بن خلي الحمصي، نَا بشر بن شعي[illegible] الزهري، أَخْبَرَني عروة بن الزبير أن المسور بن مخرمة أ[illegible] أنه قدم وافداً على مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان، فقضى[illegible]

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء التاسع والخمسون

معالي ـ مغيث

دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اہلبیت کے عظیم فرد سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہؓ سے بڑھ کر بادشاہت کے زیادہ لائق کوئی نہیں دیکھا۔

(السنہ لا بی بکر الخلال : 677 وسندہ صحیح)

٦٧٥ ـ أخبرنا عبد الله قال : حدثني أبي قال : ثنا وكيع عن أبي المعتمر يعني الحسوى [١] ـ قال [٢] واسمه يزيد بن طهمان عن ابن سيرين [٣] قال كان معاوية لا يتهم في الحديث على رسول الله ﷺ [٤] .

٦٧٦ ـ أخبرنا عبد الله قال : حدثني أبي قال : ثنا أبو بكر [٥] عن أبي إسحاق [٦] قال : لما قدم معاوية عرض الناس على عطية آبائهم حتى انتهى إلي فأعطاني ثلاثمائة درهم [٤] .

٦٧٧ ـ أخبرني عبد الملك الميموني قال : ثنا أبو سلمة [٧] قال : ثنا عبد الله بن المبارك ، عن معمر [٨] ، عن همام بن منبه قال : سمعت ابن عباس يقول : ما رأيت رجلاً كان أخلق [٩] للملك من معاوية إن كان الناس ليردون منه على وادي الرحب ولم يكن كالضيق الحصيص الضجر [١٠] المتغضب .

سألت أحمد بن يحيى ثعلب عن حديث ابن عباس : لم يكن معاوية كالضيق الحصيص [١١]؟ ، فقال : يضبط الأمور ، قلت : لثعلب يكون

---

(١) هذه الكلمة ليست واضحة فلعلها البصري : فترجمته : يزيد بن طهمان الرقاشي البصري أبو المعتمر ، أو الحيرى نسبة إلى الحيرة التي نزل بها والله أعلم .

(٢) أي عبد الله بن أحمد قال قال أبي أحمد، وأبو الم

(٣) محمد بن سيرين .

(٤) إسناده صحيح .

(٥) ابن عياش .

(٦) السبيعي .

(٧) التبوذكي موسى بن إسماعيل المنقري .

(٨) ابن راشد .

(٩) أجدر . . . لسان العرب ٩١/١٠ .

(١٠) يقال : فلان ضجر : ضيق النفس من قول الع العرب ٤٨١/٤ .

(١١) لعل الصواب : الحصيف ، ويكون من إحصاف فيه حصيف ، لسان العرب ٤٨/٩ .

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحابی رسول سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے لفظ "خلیفہ" استعمال کیا۔

(صحیح ابن خزیمہ 2408 وسندہ صحیح)

لہٰذا احادیث نبوی اور فطرانہ کی صحیح ادائیگی کے لیے ہر جنس سے صاع متعین کرنا ہی بہتر ہے۔

١٢١..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَا أُحْدِثَ الْأَمْرُ بِنِصْفِ صَاعِ حِنْطَةٍ ، وَ ذِكْرِ أَوَّلِ مَنْ أَحْدَثَهُ

سب سے پہلے کب آدھا صاع گندم فطر دینے کا معاملہ شروع ہوا؟ اور اس کی ابتداء کرنے والے کا بیان

٢٤٠٨ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ ۔ هُوَ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ ۔ عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعاً مِنْ أَقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِراً ۔ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ ۔ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ : زَكَاةَ الْفِطْرِ ، فَقَالَ ، إِنِّي لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا ذَكَرَ النَّاسَ بِالْمُدَّيْنِ حِيْنَئِذٍ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صدقہ فطر ایک صاع طعام یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جَو ادا کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا عمرے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے ۔ وہ ان دنوں خلیفہ تھے ۔ تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا۔ پھر صدقہ فطر کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے: میرے خیال میں ملک شام کی گندم کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ اس طرح وہ پہلے شخص تھے جس نے اس وقت لوگوں سے (گندم کے) دو مد (صدقہ فطر ادا کرنے) کا تذکرہ کیا۔''

فوائد:.....سب سے پہلے فطرانہ کی قیمت کا تعین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

١٢٢..... بَابُ إِخْرَاجِ التَّمْرِ وَ الشَّعِيْرِ فِي

صدقہ فطر میں کھجوریں اور جو دینے

٢٤٠٩ ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا قَ
عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَ كَبِيْرٍ ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، فَعَدَلَ

حضرت عبداللہ بن
حکم فرمایا کہ صدق
چھوٹے بڑے، آ

(٢٤٠٨) انظر الحديث السابق. (٢٤٠٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٩٣

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ
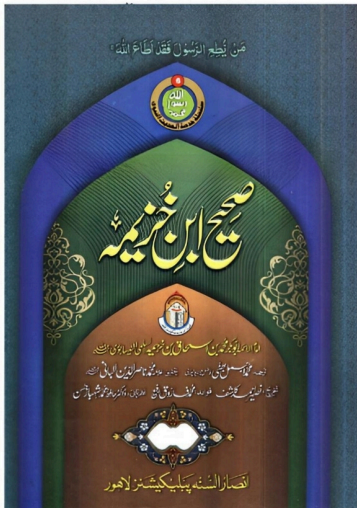
رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاویہ ؓ کے دورِ خلافت کو "رحمت والی بادشاہت" فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے رحمت والی نبوت ہے، پھر رحمت والی خلافت، پھر رحمت والی بادشاہت اور پھر رحمت والی امارت ہو گی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 88/11 وسندہ حسن)

المعجم الكبير
للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني
٢٦٠م – ٣٦٠م
حققه وخرج احاديثه
حمدي عبد المجيد السلفي
الجزء الحادي عشر
الناشر
مكتبة ابن تيمية

١١١٣٦ ـ حدثنا علي بن عبدالعزيز
اسماعيل النهدي ثنا الحسن بن صالح عن
ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه و
اليدين والطول •

١١١٣٧ ـ حدثنا العباس بن الفضل
جعفر القتات قالا ثنا احمد بن يونس (ح
وحدثنا محمد بن ابراهيم بن شبيب
اسماعيل بن عمرو البجلي قالا ثنا الحسن
مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر في
رمضان •

١١١٣٨ ـ حدثنا احمد بن النضر العسكري ثنا سعيد بن حفص النفيلي ثنا موسى بن اعين عن ابن شهاب عن فطر بن خليفة عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: « أول هذا الامر نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا ورحمة ثم يكون امارة ورحمة ، ثم يتكادمون عليه تكادم الحمر ، فعليكم بالجهاد ، وان أفضل جهادكم الرباط ، وان افضل رباطكم عسقلان » •

١١١٣٩ ـ حدثنا محمد بن عمرو بن خالد الحراني حدثني ابي ثنا موسى بن اعين عن ابي الاشهب الكوفي عن اسماعيل بن

١١١٣٦ ـ قال في المجمع ٣/٢٨٠ وفيه مسلم بن كيسان الاعور وهو ضعيف لاختلاطه •

١١١٣٨ ـ قال في المجمع ٧/١٩٠ ورجاله ثقات •

١١١٣٩ ـ ورواه ابو داود ٢١٨٣ بسند صحيح كما قال الحافظ في الفتح ٩/٣٦٢ وسيأتي ١١١٥٧ •

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابن شہاب زہری ؒ فرماتے ہیں سیدنا معاویہ ؓ نے سالہا سال سیدنا عمر بن خطاب ؓ کی سیرت پر عمل کیا۔ اس میں ذرا برابر کوتاہی نہیں کی۔

(السنة لأبي بكر الخلال : 683، وسنده صحيح)

فيه ، فجعل يقلب ذراعيه كأنهما عسيبا [١] نخل ويقول : هل الدنيا إلا ما ذقنا أو جربنا ، والله لوددت أني لا أغبر [٢] فيكم فوق ثلاث قالوا : إلى مغفرة الله ، ورحمته ؟ قال: إلى ما شاء/الله من قضاء قضاه لي ، قد علم أني لم آلو [٣] وما كره . والله عز وجل غير [٤] . [٦٩/أ]

٦٨٣ ـ أخبرنا عبد الله بن محمد بن شاكر [٥] قال : ثنا أبو أسامة [٦] قال : ثنا حماد بن زيد عن معمر [٧] ، عن الزهري قال : عمل معاوية بسيرة عمر بن الخطاب سنين لا يخرم [٨] منها شيئاً [٩] .

٦٨٤ ـ أخبرنا محمد بن علي قال : ثنا مهنا [١٠] قال : سألت أحمد عن حديث وكيع ، عن هشام [١١] ، عن أبيه [١٢] عن معاوية لا حلم إلا

---

(١) العسيب : جريد النخل المستقيمة إذا نحي عنه الخوص . لسان العرب ٥٩٩/١ .
(٢) غبر الشيء بقي وغبر أيضاً مضى والمقصود الأول ، مختار الصحاح ٤٦٨ .
(٣) في الأصل : الوا والمعنى لم أقصر .
(٤) إسناده صحيح ، مع أنني لم أجد علي بن حرب من تلاميذ محمد بن بشر ولا محمد بن بشر من شيوخ علي بن حرب ولكن احتمال التقاؤهما وارد لأن محمد بن بشر توفي سنة ثلاث ومائتين وعلي بن حرب توفي سنة ٢٦٥ ، وله اثنتان وتسعون سنة كما في تهذيب التهذيب ٢٩٦/٧ ، ٧٤/٩ .
(٥) أبو البختري ذكره المزي فيمن روى عن حماد بن ... حاتم العنبري أبو البختري بغدادي . . . سمعت من ... والتعديل ١٦٢/٥ .
(٦) حماد بن أسامة مشهور بكنيته .
(٧) معمر بن راشد .
(٨) أي لا ينقص منها شيئاً .
(٩) إسناده صحيح . قال ابن تيمية : واتفق العلماء عل... فإن الأربعة قبله كانوا خلفاء نبوة وهو أول الملو... الفتاوى ٤٧٩/٤ .
(١٠) ابن يحيى الشامي .
(١١) ابن عروة بن الزبير بن العوام الأسدي ، ثقة فقيه ر...
(١٢) عروة بن الزبير بن العوام ، ثقة فقيه مشهور .

لأبي بكر أحمد بن محمد بن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ
(١-٣)
دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني
دار الراية للنشر والتوزيع

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن ابی العزؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے سب سے پہلے اور افضل بادشاہ سیدنا معاویہؓ تھے۔

(شرح العقیدہ للطحاویہ 1/722)

٣٠٢ قَالَ رسولُ اللّهِ ﷺ: «خلافةُ النُّبُوَّةِ ثَلاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللّهُ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ»(١).

وكانت خِلَافَةُ أبي بكرٍ الصِّدِّيق سنتينِ وثلاثة أشهر، وخلافةُ عُمَرَ عشرَ(٢) سنين ونصفاً، وخِلَافَةُ عُثْمَانَ اثنتي عشرة سنة، وخِلَافَةُ علي أربعَ سنين وتسعة أشهر، وخِلَافَةُ الحسن ابنه سِتَّةَ أشهر.

وأوَّلُ ملوكِ المسلمين معاوية رضي اللّه عنه، وهو خيرُ ملوك المسلمين، لكنه إنما صار إماماً حقّاً لما فوَّض إليه الحَسَنُ بنُ علي رضي اللّه عنهما الخلافةَ، فإن الحسنَ رضي اللّه عنه بايعه أَهْلُ العراق بَعْدَ موت أبيه، ثم بَعْدَ سِتَّةِ أشهُرٍ، فوَّضَ الأمرَ إلى معاوية، وظَهَرَ(٣) صِدْقُ قولِ النبي ﷺ: «إنَّ ابْنِي هٰذا سَيِّدٌ، وَسَيُصْلِحُ اللّهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِن المُسْلِمِينَ»(٤). والقصةُ معروفة في موضعها.

فالخلافة ثبتت لأميرِ المؤمنين علي بن أبي طالب رضي اللّه عنه بَعْدَ عثمانَ رضي اللّه عنه، بمبايعة الصحابة، سوى معاوية مع أهل الشام.

شَرْحُ العَقِيدَةِ الطَّحَاوِيَّة

تأليف

الإمام القاضي علي بن علي بن محمد بن أبي العز الدمشقي

المتوفى سنة ٧٩٢هـ

حققه وعلق عليه وخرج أحاديثه وقدم له

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي — شعيب الأرنؤوط

الجزء الأول

مؤسسة الرسالة

---

(١) تقدم تخريجه ص ٧٠٢، وهو حسن.

(٢) سقطت من (ب).

(٣) في (ب): فظهر.

(٤) أخرجه البخاري (٢٧٠٤) و(٣٦٢٩) و(٣٧٤٦) … وأبو داود (٤٦٦٢)، والنسائي ١٠٧/٣، وفي « … والليلة» (٢٥١)، وأحمد ٤٩/٥، والحاكم ٣/ … ٤٤٢/٦ و٤٤٣، وأبو نعيم في «الحلية» ٣٥/٢.

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض لوگ ایک اعتراض پیش کرتے ہیں کہ ایک طرف تو آپ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کے دلائل پیش کرتے ہیں اور دوسری ہی طرف ان کو افضل بادشاہ یا ان کے دور کو رحمت والی بادشاہت کہتے ہیں تو کیا یہ متضاد باتیں نہیں؟

تو عرض ہے کہ "ہرگز نہیں" بادشاہ ہونا خلیفہ ہونے کے متضاد نہیں۔ اس کی مثال یوں قرآن کی آیت سے سمجھیں کہ اللہ سبحانہ وتعالٰی نے داؤد علیہ السلام کو ایک ہی وقت میں بادشاہ کہا (ص:20) اور ساتھ ہی خلیفہ بھی کہا (ص:26) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور کو خلافت سے خارج کرنے کی کوئی دلیل نہیں اس کے برعکس بیسیوں دلائل پیش کیئے جا چکے ہیں جن میں صراحتاً سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کہا اور ان کے دور کو خلافت کہا گیا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ
يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةًؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ
شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ
نَبَؤُا الْخَصْمِۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
قَالُوْا لَا تَخَفْۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ
وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّ
تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي
الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا
مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ
خَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ
حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ
النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ
الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًاؕ ذٰلِكَ ظَنُّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْاۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ

وقف لازم

السجدة

ع ۲

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے علماء کا کوئی اختلاف نہیں کہ سیدنا حسنؓ نے اپنی زندگی میں سیدنا معاویہؓ کو خلافت سونپ دی تھی، پھر سیدنا حسنؓ کے بعد بھی خلافت سیدنا معاویہؓ کے پاس رہی۔

(الاستیعاب ابن عبدالبر 387/1)

الاستيعاب
في معرفة الأصحاب
لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر

المجلد الأول

تحقيق
علي محمد البجاوي

ظهورنا من الغيظ والحزن . فلما جاء الحسنُ الكو...
سُفيان بن ليلى(١) ، فقال : السلام عليك يا مُذِل...
يا أبا عامر ، فإنى لم أذلّ المؤمنين ، ولكنى كرهت...

وحدثنا خلف ، حدثنا عبد الله ، حدثنا أ...
حدثنى الحسن بن زياد ، حدثنى أبو معشر ، ...
مكث الحسنُ بن على نحواً من ثمانية أشهر لا يُس...
بالناس تلك السنة سنة أربعين المغيرة بن شُعبة ...
بالطائف . قال : وسلَّم الأمرَ الحسنُ إلى معاوية فى النصف من جمادى الأولى
من سنة إحدى وأربعين ، فبايع الناسُ معاوية حينئذ ، ومعاوية يومئذ ابن ستٍّ
وستين إلا شهرين .

قال أبو عمر رضى الله عنه : هذا أصحُّ ما قيل فى تاريخ عام الجماعة ، وعليه أكثر أهل هذه الصناعة من أهل السير والعلم بالخبر ، وكلُّ من قال : إنّ الجماعة كانت سنة أربعين فقد وَهِم ، ولم يقلْ بعلم ، والله أعلم .

ولم يختلفوا أنّ المغيرة حجَّ عام أربعين على ما ذكر أبو معشر ، ولو كان الاجتماع على معاوية قبل ذلك لم يكن كذلك ، والله أعلم .

ولا خلاف بين العلماء أنّ الحسَن إنما سلّم الخلافة لمعاوية حياته لا غير ، ثم تكون له من بعده ، وعلى ذلك انعقد بينهما ما انعقد فى ذلك ، ورأى الحسن ذلك خيرا من إراقة الدماء فى طلبها ، وإن كان عند نفسه أحقَّ بها .

حدثنا خلف ، حدثنا عبد الله ، حدثنا أحمد ، قال : حدثنا أحمد بن صالح ، ويحيى بن سليمان ، وحَرْمَلة بن يحيى ، ويونس بن عبد الأعلى ، قالوا : حدثنا

---

(١) فى هوامش الاستيعاب : فى غير هذا الكتاب : الليل .

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ذہبیؒ سیدنا معاویہؓ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں "امیر المومنین اور شاہِ اسلام"

(سیر اعلام النبلاء 120/3)

٢٥ ـ مُعَاوية بن أبي سفيان * (ع)

صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قُصيّ بن كِلاب ، أميرُ المؤمنين ، ملكُ الإسلام ، أبو عبد الرحمن ، القرشيُّ الأمويُّ المكي .

وأُمُّه هي هِند بنتُ عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قُصيّ .

قيل : إنه أسلم قبل أبيه وقتَ عُمرة القضاء ، وبقي يخافُ مِن اللحاق بالنبي ﷺ من أبيه ، ولكن ما ظهر إسلامُه إلا يومَ الفتح .

حدَّثَ عن النبي ﷺ ، وكتَب له مراتٍ يسيرة ، وحدَّث أيضاً عن أُخته أُمِّ المؤمنين أُمِّ حبيبة ، وعن أبي بكر ، وعمر .

روى عنه : ابنُ عباس ، وسعيدُ بنُ المسيِّب ، وأبو صالح السَّمان ، وأبو إدريس الخولاني ، وأبو سَلَمة بنُ عبد الرحمن ، وعُروةُ بنُ الزُّبير ، وسعيد المَقبُري[1] ، وخالدُ بن مَعْدان ، وهمَّام بن مُنَبِّه ، وعبدُ الله بن عامر المقرئ ، والقاسم أبو عبد الرحمن ، وعُمَير بنُ هانئ ، وعُبَادَةُ بن نُسَيّ ، وسالمُ بنُ عبد الله ، ومحمدُ بنُ سيرين [...] سواهم .

وحدَّث عنه من الصحابة أيضاً : [...] والنعمانُ بنُ بشير ، وابنُ الزُّبير .

ذكر ابنُ أبي الدنيا وغيره : أن مُ[...] إذا ضحك ، انقلبت شفتُه العليا . وكا[...]

روى سعيدُ بنُ عبد العزيز : عن أ[...]

= ٢٢٧/٧ ، غاية النهاية : ت ٣٦٢٥ ، الإصابة ٣/[...] العالية ١٠٨/٤ ، تاريخ الخلفاء : ١٩٤ ، خلاص[...] ٦٥/١ .

سِيَرُ أعلام النُّبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى ٧٤٨ هـ - ١٣٧٤ م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابنِ کثیرؒ لکھتے ہیں کہ تمام رعایا نے 41 ھ میں معاویہؓ کی بیعت پر اجماع کیا، جیسا کہ ہم بیان کر چکے، آپؓ اپنی وفات (60 ہجری) تک خود مختار حکمران رہے۔ آپ کے دور میں دشمنان اسلام کے علاقوں میں جہاد جاری تھا، کلمۃ اللہ بلند تھا اور اطراف زمین سے مال غنیمت آرہا تھا، مسلمان آپ کی حکومت میں خوش و خرم تھے، انہیں عدل و انصاف مہیا تھا اور عفو و درگزر کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔

(البدایہ والنہایہ 400/11)

مِن ستين سنةً فى أيامِه ومِن بعدِه ، ولم تَزَلِ الفُتوحاتُ والجهادُ قائمًا على ساقِه فى أيامِه فى بلادِ الرومِ والفِرِنْجِ وغيرِها ، فلمَّا كان مِن أمْرِه وأمْرِ أميرِ المؤمنين علىٍّ [١٥٨/٦ظ] ما كان ، لم يَقَعْ فى تلك الأيامِ فَتْحٌ بالكُلِّيةِ ، لا على يدَيه ولا على يَدَى علىٍّ ، وطَمِع فى مُعاويةَ مَلِكُ الرومِ بعدَ أن كان قد أَخْسَأَه وأَذَلَّه ، وقهَر جُنْدَه ودَحاهم ، فلمَّا رَأَى ملكُ الرومِ اشْتِغالَ مُعاويةَ بحربِ علىٍّ تَدانَى إلى بعضِ البلادِ فى جُنودٍ عَظيمةٍ ، وطَمِع فيه ، فكتَب إليه مُعاويةُ : واللَّهِ لئن لم تَنْتَهِ وتَرْجِعْ إلى بلادِك يا لَعينُ لَأَصْطَلِحَنَّ أنا وابنُ عمى عليك ولَأُخْرِجَنَّك مِن جميعِ بلادِك ، ولَأُضَيِّقَنَّ عليك الأرضَ بما رَحُبَت . فعندَ ذلك خاف مَلِكُ الرومِ وانْكَفَّ ، وبعَث يَطْلُبُ الهُدْنةَ .

ثم كان مِن أمْرِ التَّحْكيمِ ما كان ، وكذلك ما بعدَه إلى وقتِ اصْطِلاحِه مع الحسنِ بنِ علىٍّ كما تقدَّم ، فانْعَقَدَتِ الكَلمةُ على مُعاويةَ ، واجتمَعَت الرَّعايا على بيْعتِه فى سنةِ إحدى وأربعين كما قدَّمْنا ، فلم يَزَلْ مُسْتَقِلًّا بالأمْرِ فى هذه المدةِ إلى هذه السنةِ التى كانت فيها وفاتُه ، والجِهادُ فى بلادِ العدوِّ قائمٌ ، وكلمةُ اللَّهِ عاليةٌ ، والغَنائمُ تَرِدُ إليه مِن أطْرافِ الأرضِ ، والمسلمون معه فى راحةٍ وعدلٍ ، وصَفْحٍ وعَفْوٍ .

للحافظ عماد الدين أبى الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشى الدمشقى
٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركى

بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر

الجزء الحادي عشر

هجر

وقد ثبَت فى « صحيحِ مسلمٍ »[١] مِن طريقِ ع...
سِماكِ بنِ الوَليدِ ، عن ابنِ عباسٍ قال : قال أبو س...
أَعْطِنِيهن . قال : « نعم » . قال : تُؤَمِّرُنى حتى أُق...

---

(١) تقدم تخريجه فى ٦/١٤٨، ٨/ ٣٥٤. والذى فى صحيح ...
تزويجه بأم حبيبة . وانظر تعقيب المصنف على ذلك فى الموضعين ...

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجرؒ صحیح بخاری 7109 صلح حسنؓ حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ اس میں دلیل ہے کہ سیدنا معاویہؓ رعایا کا بہت خیال رکھنے والے تھے، مسلمانوں پر انتہائی شفیق تھے، حکومتی معاملات میں بڑی گہری نظر رکھتے تھے اور ہر معاملہ کے انجام کار سے بخوبی آشنا تھے۔

(فتح الباری 13/66)

فتح الباري

بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني ٧٧٣ - ٨٥٢

الجزء الثالث عشر

محمد فؤاد عبد الباقي

المكتبة السلفية

فيما أخرجه الاسماعيلى عن الحسن بن سفيان عن الصلت بن مسعود عن
« سمعت الحسن سمعت أبا بكرة » وهؤلاء كلهم من رجال الصحيح ، و
التين خطأ البساجى فقال : قال الداودى الحسن مع قربه من النبى ﷺ
لا يشك فى سماعه منه وله مع ذلك صحبة . قال ابن التين : الذى فى الب
البصرى من أبى بكرة . قلت : ولعل الداودى إنما أراد رد توهم من
ظاهر وانما قال ابن المدينى ذلك لأن الحسن كان يرسل كثيراً عمن لم يلق
أبى بكرة مرسلة فلما جاءت هذه الرواية مصرحة بسماعه من أبى بكرة ث
عن الدارقطنى من أن الحسن هنا هو ابن على فى شىء من تصانيفه ، وا
البخارى أحاديث عن الحسن عن أبى بكرة ، والحسن انما روى عن الأ
لم يسمع من أبى بكرة ، لكن لم أر من صرح بذلك ممن تكلم فى مرا
والبزار وغيرهم ، نعم كلام ابن المدينى يشعر بأنهم كانوا يحملونه على الا
النبى ﷺ يخطب جاء الحسن فقال) وقع فى رواية على بن زيد عن الح
يوماً إذ جاء الحسن بن على فصعد اليه المنبر » وفى رواية عبد الله بن محمد المذكورة « رأيت رسول الله ﷺ على
المنبر والحسن بن على الى جنبه وهو يقبل على الناس مرة وعليه أخرى ويقول » ومثله فى رواية ابن أبى عمر عن
سفيان لكن قال « وهو يلتفت الى الناس مرة واليه أخرى » . **قوله** (ابنى هذا سيد) فى رواية عبد الله بن محمد
« ان ابنى هذا سيد » وفى رواية مبارك بن فضالة « رأيت رسول الله ﷺ ضم الحسن بن على اليه وقال : ان ابنى
هذا سيد » وفى رواية على بن زيد « فضمه اليه وقال : ألا إن ابنى هذا سيد » . **قوله** (ولعل الله أن يصلح به)
كذا استعمل « لعل » استعمال عسى لاشتراكهما فى الرجاء ، والأشهر فى خبر « لعل » بغير « أن » كقوله تعالى ﴿لعل
الله يحدث﴾ . **قوله** (بين فئتين من المسلمين) زاد عبد الله بن محمد فى روايته « عظيمتين » وكذا فى رواية مبارك
ابن فضالة وفى رواية على بن زيد كلاهما عن الحسن عند البيهقى ، وأخرج من طريق أشعث بن عبد الملك عن الحسن
كالأول لكنه قال « وانى لأرجو أن يصلح الله به » وجزم فى حديث جابر ولفظه عند الطبرانى والبيهقى « قال للحسن :
إن ابنى هذا سيد يصلح الله به بين فئتين من المسلمين » قال البزار : روى هذا الحديث عن أبى بكرة وعن جابر ،
وحديث أبى بكرة أشهر وأحسن اسناداً ، وحديث جابر غريب . وقال الدارقطنى : اختلف على الحسن فقيل عنه
عن أم سلمة ، وقيل عن ابن عيينة عن أيوب عن الحسن ، وكل منهما وهم . ورواه داود بن أبى هند وعوف
الأعرابى عن الحسن مرسلا . وفى هذه القصة من الفوائد علم من أعلام النبوة ، ومنقبة للحسن بن على فانه ترك
الملك لا لقلة ولا لذلة ولا لعلة بل لرغبته فيما عند الله لما رآه من حقن دماء المسلمين ، فراعى أمر الدين ومصلحة
الأمة . وفيها رد على الخوارج الذين كانوا يكفرون علياً ومن معه ومعاوية ومن معه بشهادة النبى ﷺ للطائفتين
بأنهم من المسلمين ، ومن ثم كان سفيان بن عيينة يقول عقب هذا الحديث : قوله « من المسلمين » يعجبنا جداً
أخرجه يعقوب بن سفيان فى تاريخه عن الحميدى وسعيد بن منصور عنه . وفيه فضيلة الإصلاح بين الناس ولا سيما
فى حقن دماء المسلمين ، ودلالة على رأفة معاوية بالرعية ، وشفقته على المسلمين ، وقوة نظره فى تدبير الملك ،

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ یوسف نبہانی صاحب لکھتے ہیں کہ سیدنا علیؓ کی وفات حسرت آیات کے بعد معاویہ بن ابی سفیانؓ کی خلافت صحیح ثابت ہے۔

(الأساليب البديعة في فضل الصحابة وإقناع الشيعة 33/1)

من معاوية وطلحة والزبير طلبوا ثأر عثمان خليفة الحق المقتول ظلما، والذين قتلوه كانوا في عسكر علي رضي الله عنه. فكل ذهب إلى تأويل صحيح، فأحسن أحوالنا الإمساك في ذلك وردهم إلى الله عز وجل وهو أحكم الحاكمين وخير الفاصلين؛ والاشتغال بعيوب أنفسنا وتطهير قلوبنا من أمهات الذنوب وظواهرنا من موبقات الأمور.

وأما خلافة معاوية بن أبي سفيان فثابتة صحيحة بعد موت علي رضي الله عنه وبعد خلع الحسن بن علي رضي الله عنهما نفسه عن الخلافة وتسليمها إلى معاوية، لرأي رآه الحسن ومصلحة عامة تحققت له، وهو حقن دماء المسلمين وتحقيق قول النبي ﷺ
هذا سيد يصلح الله تعالى به بين فئتين
فوجبت إمامته بعقد الحسن له. فسمي
الخلاف بين الجميع، واتباع الكل لمعـ
منازع ثالث في الخلافة، وخلافته مذكـ
روي عن

[الأساليب البديعة في فضل الصحابة وإقناع الشيعة (مطبوع بهامش كتاب شواهد الحق)].

المؤلف: يوسف بن إسماعيل بن يوسف النَّبهاني (المتوفى: ١٣٥٠هـ)

الناشر: المطبعة الميمنية، مصر، على نفقة أصحابها مصطفى البابي الحلبي وأخويه

عدد الأجزاء: ١

[ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ عینی حنفیؒ لکھتے ہیں کہ سیدنا حسنؓ کے (خلافت سونپنے) بعد سیدنا معاویہؓ کی خلافت پہ اجماع ہو گیا تھا۔

(البناية شرح الهداية 15/8)

البناية في شرح الهداية

لأبي محمد محمود بن أحمد العيني

المولوي محمد عمر الشهير بناصر الإسلام الرامفوري

تنبيه: متن الهداية في رأس الصفحة بحرف كبير وشرح البناية للعيني تحته ثم تعليقات المولوي محمد عمر مفصولاً بينها بخط.

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

ولأن من طلبه يعتمد على نفسه ، فيحرم ، و

ربه فيلهم ، ثم يجوز التقلد من السلطان الجا

لأن الصحابة « رض » تقلدوا من معاوية «

بيد علي رضي الله عنه في توبته ، والتاب

... الحـديث ، ولفظة أبي داود « رح » في طلب القض

وزاد عليه قوله ، واستعان عليه وكل اليه ، ومن لم يط

يسدده ، ولفظ الترمذي من ابتغاء القضاء وسأل شفعاً

أنزل الله عليه ملكاً يسدده قوله ، وكل على صيغة المبني

فوض أمره اليها ، ومن فوض أمره إلى نفسه ، كان مخذولاً غيره مرشد إلى الصواب ، لكون النفس أمارة بالسوء ، قوله يسدده أي يلهمه الرشد ويوفقه للصواب .

(ولأن من طلبه) أي القضاء (يعتمد على نفسه) في الورع والعلم والفطنة ، فيصير معجباً ، فلا يلهم الرشد ، ويحرم التوفيق ، وهو معنى قوله (فيحرم ومن أجـبر عليه يتوكل على ربه) ومن يتوكل على الله فهو حسبه (فيلهم) أي الرشد والصواب (ثم يجوز التقلد) أي تقليد القضاء (من السلطان الجائر كما يجوز من العادل لأن الصحابة رضي الله عنهم تقلدوا) أي القضاء (من معاوية « رض ») ابن أبي سفيان لما انفرد بالأمر وخالف علياً رضي الله عنه .

(والحق) أي والحال أن الحق (كان بيد علي رضى الله عنه في نوبته) أي في خلافته لأن الخلافة كانت له بعد عثمان رضي الله عنه بالنص ، وقيد بقوله في نوبته احـترازاً عن مذهب الروافض ، فإنهم يقولون الحق مع علي « رض » ، في جميع نوب الخلفاء في نوبة أبي بكر وعمر وعثمان « رض » ، ومع أولاده بعد علي « رض » ، وعند أهل السنة « رح » معاوية « رح » ، كان باغياً في نوبة علي رضي الله عنه ، وبعده إلى زمان ترك امير المؤمنين حسن « رض » الخلافة اليه فانعقد الإجماع على خلافة معاوية « رض » بعده (والتابعين) بالنصب عطفاً على قوله لأن الصحابة « رض » (تقلدوه) أي القضاء (من الحجـاج)

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ معاویہؓ بیس سال تک شام کے گورنر رہے، پھر ان کی خلافت پر بیعت ہو گئی۔ سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد امت مسلمہ کا ان پر اتفاق ہوا۔ وہ بیس سال خلیفہ رہے آخر 15 رجب، 60ھ کو جمعرات کی رات وفات پا گئے۔

(كتاب الطبقات الكبير 410/9)

أبو بكر ، رضى الله عنه ، وهو واليه فولاّه عمر بن الخطّاب دمشق ، فلم يزل واليًا بها حتّى مات فى طاعون عمواس سنة ثمانى عشرة ، وليس له عقب .

* * *

٤٥٤٧ – معاوية بن أبى سفيان بن حَرْب

ابن أُميّة بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصىّ ، وأمّه هند بنت عُتبة بن ربيعة ابن عبد شمس بن عبد مناف بن قصىّ ، ويكنى معاوية أبا عبد الرّحمن ، وله عقب ، وكان يذكر أنّه أسلم عامَ الحديبية ، وكان يكتم إسلامه من أبى سفيان ، قال : فدخل رسول الله ، ﷺ ، مكّة عام الفتح فأظهرتُ إسلامى ولقيته فرحّب بى ، وكتب له ، وشهد معاوية مع رسول الله ، ﷺ ، حُنينًا والطائف وأعطاه رسول الله ، ﷺ ، من غنائم حُنين مائة من الإبل وأربعين أوقيّة وزنها له بلال ، وروى عن رسول الله ، ﷺ ، أحاديث ، وولاّه عمر بن الخطّاب دمشق عمل أخيه يزيد بن أبى سفيان حين مات يزيد فلم يزل واليًا لعُمَر حتّى قُتل عمر ، رضى الله عنه ، ثمّ ولاّه عثمان بن عفّان ذلك العمل وجمع له الشأم كلّها حتّى قُتل عثمان ، رضى الله عنه ، فكانت ولايتُه على الشأم عشرين سنة أميرًا ، ثمّ بويع له بالخلافة واجْتُمِعَ عليه بعدَ علىّ بن أبى طالب ، عليه السلام ، فلم يزل خليفة عشرين سنة حتّى مات ليلة الخميس للنصف من رجب سنة ستّين وهو يومئذٍ ابن ثمان وسبعين سنة .

* * *

٤٥٤٨ – أبو هَاشِم

ابن رَبِيعَة بن عَبْد شَمْس بن عَبْد مَنَاف بن ...
إلى الشأم فنزلها إلى أن مات بها ، وكان ينزل ...

* * *

كتاب الطبقات الكبير
لمحمد بن سعد بن منيع الزهري
ت ٢٣٠ هـ
الجزء التاسع
في البصريين والبغداديين والشاميين والمصريين وآخرين
تحقيق
الدكتور علي محمد عمر
الناشر مكتبة الخانجي بالقاهرة

٤٥٤٧ – من مصادر ترجمته : أسد الغابة ج ٥ ص ...
٤٥٤٨ – من مصادر ترجمته : أسد الغابة ج ٦ ص ...

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں کہ لہذا حق بات یہی ہے کہ (جب رسول اللہ ﷺ نے صلح حسنؓ والی حدیث بیان کی تھی) اس وقت سے سیدنا معاویہؓ کے لئے خلافت ثابت ہو گئی تھی پھر صلح کے بعد سیدنا معاویہؓ خلیفہ حق اور سچے امام منتخب ہوئے۔

(الصواعق المحرقة 625/1)

الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة

تأليف
أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي ابن حجر الهيتمي (٩٧٣هـ)

تحقيق
عبد الرحمن بن عبد الله التركي — كامل محمد الخراط

الجزء الأول

دار الوطن
الرياض - شارع العلز - ص. ب ٣٣١٠
٤٧٩٢٠٤٢ - فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

يدل عليه ما مَرَّ في قصة نزوله (١) من أنه اشتر
ووفَى له بها ، وأيضًا ، فقد مرَّ عن صَحيح البخا
في الصلح ، ومما يدل على ما ذكرته حديث الب
قال: رأيتُ رسول الله (ﷺ) على المنبر والحسن ب
الناس مرةً وعليه أخرى ، ويقول : « إن ابني هذا
فِئَتين عَظيمتين من المسلمين » (٣) .

فانظر إلى ترجيه (ﷺ) الإصلاحَ به ،وهو (
الموافق للواقع ، بترجّيه الإصلاح (٥) من الحسن
الخلافة ، وإلا لو كان الحسن باقيًا على خِلاف
إصلاح، ولم يُحمدِ الحسن على ذلك ، ولم يترجّ (ﷺ) مجرد النزول من غيرِ أن يترتب عليه فائدته الشرعية ، وهي استقلال المنزول له بالأمر وصحة خلافته ، ونَفاذ تَصرفه ، ووجوب طاعته على الكافة ، وقيامه بأمور المسلمين ، فكانَ ترجيه (ﷺ) لوقوع الإصلاح بين أولئك الفِئتين العظيمتين من المسلمين بالحَسن ، فيه دلالة أي دلالةٍ على صِحّة ما فعله الحسن ، وعلى أنه مختار فيه ، وعلى أن تِلك الفوائد الشرعية –وهي صحة خلافة معاوية ،وقيامه بأمور المسلمين ، وتصرفه فيها بسائر ما تقتضيه الخِلافة– مُترتبة على ذلك الصلح ، فالحق ثبوت الخلافة لمعاوية من حينئذٍ ، وأنه بعدَ ذلك خليفة حق وإمام صدق ، كيف وقد أخرج الترمذي وحسنه عن

---

(١) تقدم ذلك في الصفحة : ٣٩٧ وما بعدها .
(٢) تحرفت في (ط) إلى : « بكر » .
(٣) تقدم في الصفحة : ٤٠٠ .
(٤) في (ط) : « يرجو » .
(٥) في (ك) : « للإصلاح » .

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین (مومنوں کے ماموں)، کاتبِ وحی الٰہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔

(لمعة الاعتقاد 32)

ومعاوية خال المؤمنين ، وكاتب وحي الله ، أحد خلفاء المسلمين رضي الله عنهم .

ومن السنة : السمع والطاعة لأئمة المسلمين وأمراء المؤمنين ، برهم وفاجرهم ، ما لم يأمروا بمعصية الله فإنه لا طاعة لأحد في معصية الله . ومن ولي الخلافة واجتمع عليه الناس ورضوا به ، أو غلبهم بسيفه حتى صار الخليفة ، وسمي : أمير المؤمنين ، وجبت طاعته ، وحرمت مخالفته ، والخروج عليه ، وشق عصا المسلمين .

ومن السنة : هجران
ومباينتهم ، وترك الجدال
الدين ، وترك النظر في
والاصغاء إلى كلامهم ، وك
بدعة ، وكل متسم بغير

لمعة الاعتقاد
تأليف
الإمام الموفق ابن قدامة المقدسي
المكتب الإسلامي

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ کی خلافت پر اہل حل و عقد کا اجماع ہو گیا ، جس سے وہ خلیفہ حق نامزد ہو گئے ، ان کی اطاعت و فرمانبرداری اسی طرح واجب ہوگئی، جس طرح اُن سے پہلے خلفائے راشدینؓ کی اطاعت واجب ہوئی تھی ۔

(الصوئق المحرقہ 629/1)

ذكرناها ، ومن أطلق عليها أنها خلافة ، أراد : أنه بنزول الحسن له واجتماع أهل الحل والعقد عليه صار خليفة [(١)] حق مطاعًا ، يجب له من حيث الطواعية والانقياد ما يجب للخلفاء الراشدين قبله .

ولا يقال بنَظيرِ [(٢)] ذلكَ فيمن بعده ؛ لأن أولئك ليسوا من أهل الاجتهاد ، بل منهم عُصاة فَسَقة ، ولا يُعدون من جُملة الخلفاء بوجه ، بل من جُملة الملوك ، بل من أشرهم [(٣)] ، إلا عمر بن عبدالعزيز ، فإنه مُلحق بالخلفاء الراشدين ، وكذلك ابن الزبير .

وأما ما يَستبيحه بعضُ المبتدعةِ من سبِّه ولَعنه ، فله فيه أسوةٌ ، أي أسوة بالشيخين وعثمان ، وأكثر الصحابة ، فلا يُلتفت لذلك ، ولا يُعوّل عليه ، فإنه لم يَصدر إلا عن قوم حَمقى جهلاء أغبياء طُغام[(٤)] لا يبالي الله بهم في أي وادٍ هلكوا، فلعنهم الله ، وخَذلهم أقبح اللعنةِ والخِذلان ، وأقام على رؤوسهم من سُيوف أهل السنة وحججهم المؤيدة بأوضح الدلائل والبرهان ، ما يَقمعهم عن الخوضِ في تنقيصِ أولئك الأئمة الأعيان ، ولق...

الله عنهم ، وكفاه ذلك شرفًا ، وذلك أن أبا...

إلى الشام سار مُعاوية مع أخيه يزيد بن أبي سف...

على دمشق ، فأقرّه ، ثم أقرّه عُمر ، ثم عُثما...

عشرين سنة ، وخليفة عشرين سنة .

قال كعب الأحبار: لم يملك أحدٌ هذه الأ...

(١) ساقطة من (ك) .

(٢) في (ط) : « ينظر » .

(٣) في (ط) : « أشرارهم » .

(٤) في (ط) و (ك) : « طغاة » . والطغام : الأوغاد .

الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة

تأليف أبي العباس أحمد بن محمد بن محمد بن علي ابن حجر الهيتمي (٩٧٣)هـ

تحقيق عبدالرحمن بن عبدالله التركي — كامل محمد الخراط

الجزء الأول

دار الوطن

خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ خلیفہ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور کاتبِ وحی بھی رہے۔

(تقريب التهذيب 6758)

تقريب التهذيب

للإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي
المولود سنة ٧٧٣ - المتوفى سنة ٨٥٢
رحمه الله تعالى

قدم له دراسة وافية
وقابله بأصل مؤلفه مقابلة دقيقة
محمد عوامة

دار الرشيد
سوريا - حلب

/٢٩٧

٦٧٤٤ ــ المعافى بن سُليمان الجَزَري، أبو محمد الرَّسْعَني، بفت...
ثم نون، صدوق، من العاشرة، مات سنة أربع وثلاثين...

٦٧٤٥ ــ المعافى بن عمران الأزدي الفَهمي، أبو مسعود المَوْ...
سنة خمس وثمانين، وقيل سنة ست. خ د س.

٦٧٤٦ ــ المعافى بن عمران الظَّهْري، بكسر المعجمة وسكون ال...
من العاشرة. كن.

٦٧٤٧ ــ مُعان، بضم أوله وتخفيف المهملة، ابن رفاعة السَّلَامي...
الإرسال، من السابعة، مات بعد الخمسين. ق.

٦٧٤٨ ــ معاوية بن إسحاق بن طلحة بن عبيدالله التيمي...
السادسة. خ قد س ق.

٦٧٤٩ ــ معاوية بن جاهِمة، بالجيم، ابن العباس بن مِرداس السُّلَ...
س ق.

٦٧٥٠ ــ معاوية بن حُدَيج، بمهملة ثم جيم، مصغر، الكندي، أبو عبدالرحمن وأبو نعيم، صحابي صغير، وقد ذكره يعقوب بن سفيان في التابعين. بخ د س.

٦٧٥١ ــ معاوية بن حُدَيج، آخر، متأخر، كوفي، جعفي، وهو والد أبي خيثمة وأخويه. تمييز.

٦٧٥٢ ــ معاوية بن حفص الشَّعبي، الكوفي، نزيل حلب، صدوق، من العاشرة. س.

٦٧٥٣ ــ معاوية بن الحَكَم السلمي، صحابي، نزل المدينة. ر م د س.

٦٧٥٤ ــ معاوية بن حكيم بن معاوية النُّمَيْري، مقبول، من الثالثة. ت.

٦٧٥٥ ــ معاوية بن حَيْدة بن معاوية بن كعب القشيري، صحابي، نزل البصرة، ومات بخراسان، وهو جَد بَهْز بن حكيم. خت ٤.

٦٧٥٦ ــ معاوية بن سَبْرة، بفتح المهملة وسكون الموحدة، السُّوَائي، بضم المهملة والمد، أبو العُبَيْدَيْن، بتصغير وتثنية، ثقة، من الثانية، مات سنة ثمان وتسعين. بخ.

٦٧٥٧ ــ معاوية بن سعيد بن شُريح التُّجيبي، بضم المثناة وكسر الجيم ثم تحتانية ساكنة وموحدة، المصري، ويقال معاوية بن يزيد، مقبول، من السابعة. ق.

٦٧٥٨ ــ معاوية بن أبي سفيان: صخر بن حرب بن أميّة الأموي، أبو عبدالرحمن، الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح، وكتب الوحي، ومات في رجب، سنة ستين، وقد قارب الثمانين. ع.

٦٧٤٧ ــ «السلامي» ضبط اللام بالتخفيف ولم يضبط السين بالإهمال، لذلك وضع بخطه تحتها ثلاث نقط، علامة على إهمالها، كما هو معروف.

٦٧٤٨ ــ «صدوق ربما وهم»: بل وثّقه سبعة أئمة، وانفرد أبو زرعة بتضعيفه.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض جہلاء صحیح مسلم 6409 کو لے کر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ ؓ سفارشی بھرتی ہوئے گویا کہ سفارش کرنا حرام ہو اور رسول اللہ ﷺ نے حرام کام کی سفارش کو قبول کیا نعوذ باللہ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ صحیح بخاری 1432 ملاحظہ فرمائیں۔

"رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ تم میرے سے سفارش کیا کرو اس سے تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالی اپنے نبی ﷺ کی زبان پہ جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابوسفیان ؓ کو سفارش کر کے ثواب ملا اور جب رسول اللہ ﷺ نے سفارش قبول کی تو اللہ تعالی کی وحی سے سیدنا معاویہ ؓ کو اپنا کاتب مقرر کیا والحمدللہ ۔

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ: «كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ». [راجع: ٨٥١]

انھوں نے کہا ... بعد جلد ہی گھ ... تھے کہ باہر تش ... دریافت کیا گ ... ناخالص سو ... تھی کہ اسے ... اسے تقسیم کر د ...

صحیح بخاری (اردو) 2

(٢١) بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

باب: 21- ...

١٤٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ. [راجع: ٩٨]

[1431] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ عید کے دن باہر تشریف لائے، دو رکعت نماز پڑھائی جبکہ اس کے پہلے اور بعد کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ نے عورتوں کی طرف توجہ فرمائی، حضرت بلال ؓ آپ کے ہمراہ تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنے کنگن اور بالیاں (حضرت بلال ؓ کے کپڑے میں) ڈالنی شروع کر دیں۔

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: «اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ». [انظر: ٦٠٢٧، ٦٠٢٨، ٧٤٧٦]

[1432] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو فرماتے: ''تم سفارش کر دیا کرو اس سے تمھیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔''

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

[1433] حضرت اسماء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض گزار ہوئے کہ "آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب بنا لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جی ضرور"

(مسلم :6409)

(المعجم ٤٠) (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ، رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ) (التحفة ٨٦)

باب:40- حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٤٠٩] ١٦٨-(٢٥٠١) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللهِ! ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ. قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: «نَعَمْ».

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: «نَعَمْ».

[6409] عکرمہ نے کہا: ہمیں ابوزمیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: مسلمان نہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بات کرتے تھے، نہ ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے تھے، اس پر انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے تین چیزیں عطا فرما دیجیے (تین چیزوں کے بارے میں میری درخواست قبول فرمالیجیے۔) آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' کہا: میری بیٹی ام حبیبہ عرب کی سب سے زیادہ حسین و جمیل خاتون ہے، میں اسے آپ کی زوجیت میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' کہا: اور معاویہ (میرا بیٹا) آپ اسے اپنے پاس حاضر رہنے والا کاتب بنا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر کہا: آپ مجھے کسی دستے کا امیر (بھی) مقرر فرمائیں تاکہ جس طرح میں مسلمانوں کے خلاف لڑتا تھا، اسی طرح کافروں کے خلاف بھی جنگ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

ابوزمیل نے کہا: اگر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کیا ہوتا تو آپ (ازخود) انھیں یہ سب کچھ عطا نہ فرماتے کیونکہ آپ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی جاتی تھی مگر آپ (اس کے جواب میں) ''ہاں'' کہتے تھے۔

فوائد و مسائل: ① حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پیش کش اس حدیث کے راو[ی] ... ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے ہو چ[کی] ... ساتھ ان کا نکاح، جب وہ حبشہ میں تھیں، نجاشی نے پڑھایا تھا۔ وہاں سے وہ سیدھی مدینہ آ گئیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ ... کی تجدید کے لیے مدینہ آئے تو اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی گئے۔ انھوں نے اپنے والد کو رسول ... بیٹھنے دیا۔ اس حدیث کے راوی عکرمہ بن عمار وہم کا شکار ہو گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے کوئی روا[یت] ... معین رحمہ اللہ نے عکرمہ کو ثقہ کہا ہے۔ اس بنا پر امام مسلم رحمہ اللہ نے ان کی روایت اپنی صحیح میں شامل کر لی لیکن اکثر ائم[ہ] ...

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

جہلاء ایک یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جو بھی سفارش کی جاتی وہ قبول کر لیتے چاہے وہ جائز ہو یا نہ گویا کہ رسول اللہ ﷺ ناجائز سفارش بھی قبول کرتے جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔

جب کوئی شخص نبی ﷺ سے کوئی سفارش کرتا اور نبی ﷺ سمجھتے کہ وہ اس چیز کا اہل نہیں یا وہ سفارش جائز نہیں تو نبی ﷺ کبھی وہ سفارش قبول نہ کرتے مثلاً یہ صحیح مسلم کی حدیث 4719 جب سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سفارش کی کہ مجھے عامل بنا دیں تو نبی ﷺ نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ تم ابھی کمزور ہو اس کے اہل نہیں۔ یہ بات بھی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش قبول کی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب مقرر کر لیں تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہدے کے بالکل اہل تھے والحمدللہ۔

صحیح مسلم اردو (سوم) — ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ — دار العلم — www.minhajusunat.com
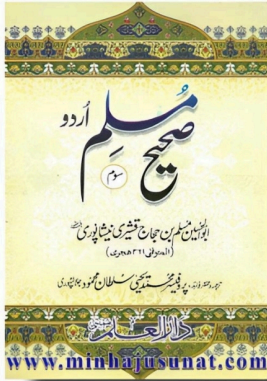
فیصلہ ہے، تین (مرتبہ یہی مکا...) حکم دیا، اس شخص کو قتل کر دیا گیا... رات کے قیام کے بارے میں... (یعنی) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ک... میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی... میں جس اجر کی امید رکھتا ہوں... توقع رکھتا ہوں۔

(المعجم ٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ) (التحفة ٥٧)

باب: 4- ضرورت کے بغیر امارت طلب کرنا مکروہ ہے

[٤٧١٩] ١٦-(١٨٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي، شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا».

[4719] ابن حجیرہ اکبر نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ابوذر! تم کمزور ہو، اور یہ (امارت) امانت ہے اور قیامت کے دن یہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہوگی، مگر وہ شخص جس نے اسے حق کے مطابق قبول کیا اور اس میں جو ذمہ داری اس پر عائد ہوئی تھی اسے (اچھی طرح) ادا کیا۔ (وہ شرمندگی اور رسوائی سے مستثنیٰ ہوگا۔)

[٤٧٢٠] ١٧-(١٨٢٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِىءِ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ

[4720] ابوسالم جیشانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا متولی بننا۔''

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اہلبیت کے فرد سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کی گواہی کہ سیدنا معاویہؓ کاتبِ وحی ہیں۔ (دلائل النبوہ للبیہقی 243/6 وسندہ حسن)

بعض جو اشکال پیش کرتے ہیں کہ اس روایت کہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سیدنا معاویہؓ کے متعلق کہ ان کا پیٹ نہ بھرے تو عرض ہے کہ یہ کوئی بدعا نہیں یہ عرب کا تکیہ کلام ہے محاورۃ ایسے کلمات کہے جاتے ہیں جہاں صحیح مسلم 6628 پہ یہ حدیث موجود ہے وہیں 6627 پہ یہ الفاظ موجود ہیں کہ "ام انس تیری عمر نہ بڑھے" یعنی کہ توں مر جائے تو یہ الفاظ بدعا کے نہیں۔ امام نوویؒ نے اس حدیث پہ یہ باب قائم کیا "نبی ﷺ کا ایسے آدمی پہ لعنت کرنا یا اس کے خلاف دعا فرمانا حالانکہ وہ اس کا مستحق نہ ہو تو ایسے آدمی کے لئے اجر اور رحمت ہے" ابوداؤد 332 ابوذر تیری ماں تجھے گم پائے صحیح بخاری 1561 میں ہے کہ صفیہ توں بانجھ ہو۔تو جس طرح یہ کلمات بدعا کے نہیں اسی طرح محدثین اس بات پہ متفق ہیں کہ یہ حدیث سیدنا معاویہؓ کے فضائل میں ہے۔مزید تفصیل کے لئے دیکھیں "کتاب خال المومنین مولانا عبدالرزاق رحمانی صحفہ 254-265"

فقلتُ : أتيتُ وهو يأكل فأرسلني (١٠) فقال : لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ .

رواه مسلم في الصحيح عن إسحاق بن منصور (١١) ومن حديث أمية بن خالد ، عن شعبة عقيب حديث أنس بن مالك عن النبي ﷺ إني اشترطت على ربي فقلت إنما أنا بشر أرضى كما يرضى البشر ، فأيُّما أحدٍ دعوت عليه من أمتي بدعوة ليس لها بأهلٍ أن تجعلها له طهوراً وزكاةً وقُربةً تقرِّبه بها يوم القيامة ، وقد روي عن أبي عوانة عن أبي حمزة أنه استجيب له فيما دَعَا في هذا الحديث على معاوية ـ رحمه الله ـ .

أخبرناه أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا علي بن حَمْشَاد ، حدثنا هشام بن علي ، حدثنا موسى بن إسماعيل ، حدثنا أبو عوانة ، عن أبي حمزة ، قال : سمعتُ ابن عباس ، قال : كنت ألعبْ مع الغلمان فإذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت : ما جاء إلَّا إليَّ فاختبأتُ على بابٍ فجاء فحطأني حَطأةً فقال : « اذهب فادْعُ لي معاوية » وكان يكتب الوحي قال : فذهبت فدعوته له فقيل : إنه يأكل ، فأتيتُ رسول الله ﷺ فأخبرته فقال : « فاذهب فادْعُهُ » فأتيتهُ فقيل : إنه يأكل فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال في الثالثة : « لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ » ، قال : فما شبع بطنه » ، قال : فما شبع بطنه أبداً وروي عن هُريم عن أبي حمزة في هذا الحديث زيادة تدل على الاستجابة .

(١٠) في (أ) زيادة العبارة التالية : فأرسلني الثانية فأتيته وهو يأكل ، فقلت

(١١) أخرجه مسلم في ٤٥ ـ كتاب البر والصلة والآداب (٢٥) باب مَن
عليه ، ص (٤ : ٢٠١٠).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض جہلاء یہ اعتراض بھی کرتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا انکار کرنے کے حوالے سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہر کسی کی سفارش قبول کر لیتے تھے تو سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش پہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی مقرر کر دیا تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

یہ جہلاء کہنا چاہتے ہیں کہ گویا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناجائز سفارشات کو بھی قبول کرتے تھے نعوذباللہ جبکہ حقیقت اس کے منافی ہے۔ بخاری 3475 ملاحظہ فرمائیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب صحابی سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی سفارش کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اس چوری کرنے والی کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی یہ سفارش قبول نہ کی ۔ اس کے برعکس سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش پہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہدے کے لائق تھے۔

فِرَارًا مِّنْهُ». [انظر: ٥٧٢٨، ٦٩٧٤]

٣٤٧٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». [انظر: ٥٧٣٤، ٦٦١٩]
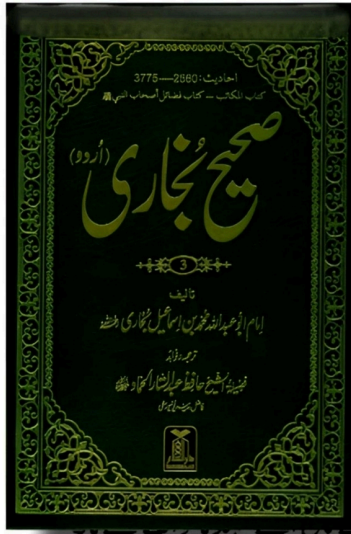
[3474] نبی ﷺ ... روایت ہے، انھوں ... طاعون کے متعلق پو... عذاب ہے، اللہ جن ... مسلمانوں کے لیے ... ہے۔ جب کہیں طاع... میں صبر کر کے بغرض ... ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ... پیش آئے گی، اللہ ...

٣٤٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا».

[راجع: ٢٦٤٨]

[3475] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تو قریش اس کے معاملے میں بہت پریشان ہوئے۔ انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو کرے؟ طے پایا کہ صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں وہ آپ سے اس کے متعلق بات کرنے کی جراءت کر سکتے ہیں، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق آپ سے سفارش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اے اسامہ!) کیا تم اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟“ پھر آپ نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا اور فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں کو اس امر نے تباہ کیا کہ جب ان میں سے کوئی دولت مند اور معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر (میری لخت جگر) فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔“

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا؟

اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ ضعیف ہے۔ مسلم اصول ہے کہ بخاری و مسلم کے علاوہ مدلس کی عن والی روایت بغیر سماع کی تصریح کے ضعیف ہوتی ہے۔ مذکورہ سند میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی مدلس ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت نہیں کی لہذا روایت ضعیف ہے۔

(تعریف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس ابن حجر 46/1
الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين 12)
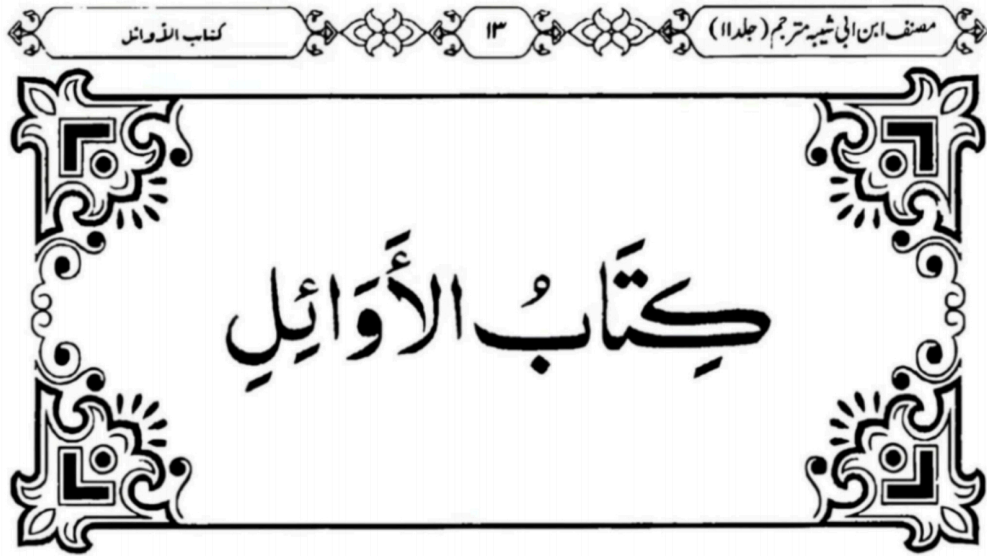
(۱) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟
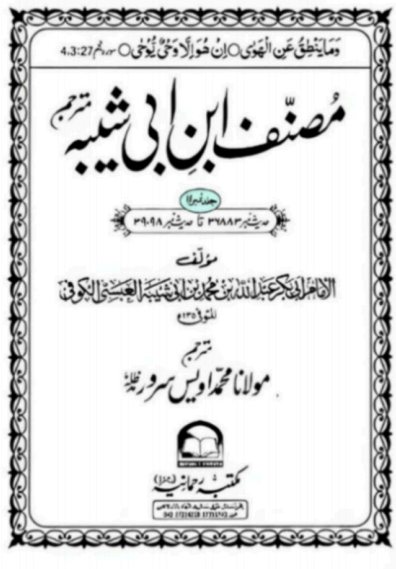
(۳۶۸۸۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر
لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(۳۶۸۸۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(۳۶۸۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا اور انہوں نے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا؟

جو روایت پیش کی جاتی ہے "کتاب الاوائل" سے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا اور انہوں نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا تو یہاں اس کی سند ذکر نہیں۔ حاشیہ میں "مصنف ابن ابی شیبہ" کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سنداً ثابت نہیں اس میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی موجود ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت ثابت نہیں لہذا روایت ضعیف ہے۔

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِهَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللّٰهِ فِي اثْنَي عَشَرَ رَجُلًا. 1

''سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بارہ آدمیوں کو اسلام پر جمع کیا۔''

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِيْنَ كَبُرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ. 2

''سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جس وقت وہ بوڑھے ہوئے اور ان پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہو گیا۔''

---
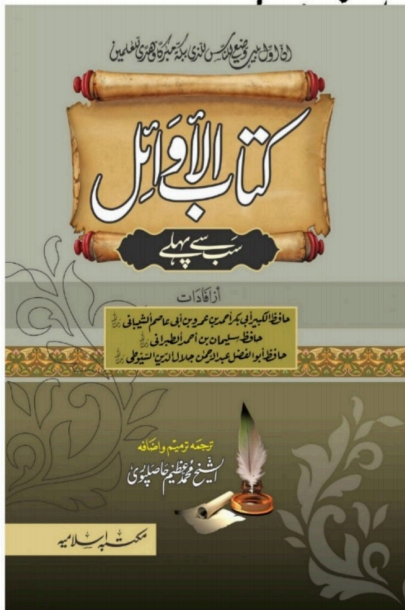
1 لطائف المعارف:۵۵۷؛ تلقیح الفهوم اهل الاثر:٤٦٤؛ السکتواری:۹٤؛ الاوائل للسیوطی۔ 2 مصنف ابن ابی شیبة: ۱/۱۱۳، ۱٤/۷۹؛ السیوطی فی الدر: ٦/ ۲۲۲؛ تاریخ الخلفاء، ص:۷۷۔ 3 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری: ۹٤۔

4 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری:۹۵۔

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن ملقنؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ مومنوں کے ماموں، ابوعبد الرحمن بن ابو سفیان صخر بن حرب، اموی خلیفہ اور کاتبِ وحی ہیں۔ فتح مکہ والے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(التوضیع لشرح الجامع الصحیح 343/3)

وقد اُتفق أصحاب الأطراف وغيرهم عَلَىٰ أنه من حديث ابن شهاب، عن حميد فتنبه لذلك، وقد وقع للبخاري مثل هٰذا في كتاب التوحيد في باب: قوله ﷺ: «رجل آتاه الله القرآن» فقال فيه: (حدثنا)[١] علي بن عبد الله، (ثنا)[٢] سفيان، قَالَ الزهري. وذكر الحديث، ثمَّ قَالَ[٣]: سمعت من سفيان مراراً لم أسمعه يذكر الخبر وهو من صحيح حديثه[٤]. لكن يمكن أن يقال: سفيان مدلس. فنبه عليه البخاري لأجل ذَلِكَ.

ثالثها: في التعريف برواته غير من سلف:

أما معاوية (ع) فهو خال المؤمنين، أبو عبد الرحمن بن أبي سفيان صخر بن حرب الخليفة الأموي كاتب الوحي، أسلم عام الفتح، وعاش ثمانيًا وسبعين سنة، ومات سنة ستين في رجب[٥]. ومناقبه جمة، وليس في الصحابة معاوية بن صخر غيره، وفيهم: معاوية فوق العشرين[٦].

---

(١) في (ف): نا.

(٢) في (ف): نا.

(٣) القائل هو: عليٌ بن المديني وهو الراوي عن سفيان

(٤) سيأتي برقم (٧٥٢٩) كتاب: التوحيد، باب: قول النبي

(٥) اُنظر ترجمته في: «معجم الصحابة» للبغوي ٥/ ٣٦٣ لابن قانع ٣/ ٧٢ (١٠٢٦)، «معرفة الصحابة» ٥/ «الاستيعاب» ٣/ ٤٧٠- ٤٧٥ (٢٤٦٤)، «أسد الغابة «الإصابة» ٣/ ٤٣٣- ٤٣٤ (٨٠٦٨).

(٦) منهم معاوية بن ثعلبة، معاوية بن ثور، معاوية بن معاوية بن الحكم، معاوية بن حيدة، معاوية بن معاوية بن عبد الله بن أبي أحمد، معاوية بن عبد الله، قرمل، معاوية الليثي، معاوية بن محصن، معاوية معاوية بن نوفل، معاوية الهذلي، معاوية بن أنس الس

التوضيح لشرح الجامع الصحيح

تصنيف

سراج الدين أبي حفص عمر بن علي بن أحمد الأنصاري الشافعي

المعروف بـ«ابن الملقن»

(٧٢٣- ٨٠٤ هـ)

المجلد الثالث

تحقيق

دار الفلاح

بإشراف

خالد الرباط — جمعة فتحي

تقديم

أحمد معبد عبد الكريم

إصدارات

وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابو اسحاق، نشہل بن دارم رحؒ سیدنا معاویہ رضؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاتبِ وحی ہیں۔

(الطوریات للسلفی 1299 وسندہ صحیح)

١٢٩٩ـ **أنشدنا** أبو عبد الله الصوري ، أنشدنا أبو محمَّد عبد الرحمن ابن عمر بن محمَّد بن سعيد التُّجيبي ، و أبو العبَّاس مُنير بن أحمد بن الحسن الخَلَّال قالا : أنشدنا أبو الطَّيِّب محمد بن جعفر غُنْدَر(١) ، [ل٢٧٧/ب] أنشدنا نَهْشَلُ بنُ دَارِمٍ لنفسه :

يـهُـودُ الْمُسْلِـمِـينَ رَوَافِـضُـوهُـمْ ... إِلـهـي لا تـدَعْ مِـنـهُـمْ بَـقِـيَّـه

فَـقَـدْ كَـرِهُـوا الْـكِـتَـابَ وحرَّفُـوهُ ... لِكَـيْ تَـخْـفَـى أُمُـورُهُـمُ الشَّـنِـيَّـه

لَـهُـم جَـفْـرٌ تَـعـالَـى الله عـمَّـا ...

فَـحَـيْـثُ وَجَـدْتُـمُـوهُـم فَـاقْـتُـلُـوهُـم ...

فَـقَـدْ أَمَـرَ الـنَّـبِـيُّ بِـقَـتْـلِ قَـوْمٍ ...

هُـمْ جَـحَـدُوا الـنَّـبِـيَّ وَعَـانَـدُوهُ ...

كَـمَـا بَـرِئَ الـنَّـوَاصِـبُ مِـنْ عَـلِـيٍّ ...

وَلا حَـيًّـا كِـلَابَ الـنَّـارِ أَيْـضًـا ...

خَـلِـيـلِـيَّ عُـدْ عَـنْ أَهْـوَاءِ جَـهْـمٍ ...

فَـمَـحْـضُ الدِّيـنِ إِنْ فَـتَّـشْـتَ عَـنْـهُ ...

رَضُـوا بِـالـلـهِ رَبًّـا ثُـمَّ قَـالُـوا ...

وَ صِـدِّيـقٌ خَـلِـيـفَـتُـهُ عَـلَـيْـنَـا ... وَفَاروقٌ ...

وعُـثْـمَـانٌ وَخَـامِـسُـهُـم عَـلِـيٌّ ... أبـو الـسِّـبْـطَـيْـنِ بَـعْـلُ الـهـاشـمـيَّـه

وَطَـلْـحَـةُ و الـزبـيـرُ مَـعَ ابـنِ عَـوْفٍ ... وسـعـدٌ والـسَّـعـيـدُ عـلـى الـبـقـيَّـه

وَأَصـحـابُ الـنَّـبِـيِّ فَـخَـيْـرُ قَـرْنٍ ... مَـضَـى وَيكُـونُ حَـتَّـى الـسَّـاهِـرِيَـه(١)

وَلا تَـنْـسَـى مُـعَـاوِيَـةَ بـنَ صَـخْـرٍ ... رَدِيفاً لِلنبِيِّ عَلَى المَطِيَّه[ل٢٧٨/أ]

وَ كَـاتِـبَ وَحْـيِ خَـالِـقِـنَـا بِـفَـهْـمٍ ... وخَـالَ الْمُـؤْمِـنِـينَ ذَوِي الـرَّضِـيَّـه(٢)

١٣٠٠ـ **أنشدنا** محمد ، أنشدنا أبو محمد عبد المحسن بن غلبون الصوري :

الطُّيُوريَّات

بانتخاب الشيخ الأجل الفقيه

الإمام الحافظ شيخ الإسلام أوحد الأنام فخر الأئمة

أبي طاهر أحمد بن محمد بن أحمد السلفي الأصبهاني

من أصول كتب الشيخ أبي الحسين المبارك

بن عبد الجبار الطيوري بن عبد الله الصيرفي الحنبلي

دراسة وتحقيق

دسمان يحيى معالي — عباس صخر الحسن

المجلد الأول

أضواء السلف

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

جب دشمنانِ صحابہ نے سیدنا معاویہؓ کے کاتبِ وحی ہونے کا انکار کیا تو شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا "علم اور دلیل کا اس دعویٰ سے کیا تعلق ؟ اس پہ کیا دلیل ہے کہ سیدنا معاویہؓ نے صرف خطوط لکھے ہیں اور وحی کا ایک لفظ بھی نہیں لکھا؟"

(منہاج السنہ النبویہ 427/4)

﴿فصـــل﴾

تابع الرد على مزاعم الرافضي عن معاوية رضى الله عنه

وأما قول الرافضي: «وسمّوه كاتب الوحى ولم يكتب له كلمة[١] واحدة من الوحى».

[*]فهـذا قول بلا حجة ولا علم[٢]، فما الدليل على أنه لم يكتب له كلمة[٣] واحدة من الوحى[*]، وإنما كان يكتب له رسائل؟

وقـوله: «إن كتاب الوحى كانوا بضعة عشر أخصّهم وأقربهم إليه علىّ».

فلا ريب[٤] أن عليًّا كان ممن يكتب له أيضا، كما كتب الصلح بينه وبين المشركين عام الحديبية. ولكن كان يكتب له أبو بكر وعمر أيضا، ويكتب له زيد بن ثابت [بلا ريب][٥].

ففى الصحيحين أن زيد بن ثابت لما نز...

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [سورة النساء: ٩٥] كتبها [له][٦] ...

منهاج السنة النبوية

لابن تيمية

أبي العباس تقي الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء الرابع

---

(١) أ، ب: ولم يكتب له ولا كلمة؛ ص، ر، هـ: ولم يـ...

(*-*) : ما بين النجمتين ساقط من (و).

(٢) ن، م: بلا علم ولا حجة.

(٣) أ، ب: لم يكتب له ولا كلمة..

(٤) أ، ب، ص: ولا ريب.

(٥) بلا ريب: فى (أ)، (ب) فقط.

(٦) له: زيادة فى (أ)، (ب). وفى (و): كتبها زيد بن ثـ... رضى الله عنـه فى: البخـارى ٦/٤٨ (كتـاب الـ... القاعدون...)؛ مسلم ٣/١٥٠٨ ـ ١٥٠٩ (كتاب الإمارة، ...

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح البخاری کے شارح امام اصبہانیؒ اہل حدیث کا اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: سیدنا معاویہ بن ابوسفیانؓ کو وحی الٰہی کا کاتب و امین، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سواری پہ سوار ہونے اور مومنوں کے ماموں ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة للصبهانى 232/1)

مخلوق، منه بدا وإليه يعود، ومن قال: إنه مخلوق فهو كافر بالله جهمي، ومن وقف في القرآن فقال: لا أقول: مخلوق ولا غير مخلوق فهو واقفي جهمي، ومن قال: لفظي بالقرآن مخلوق، فهو لفظي(١) جهمي، ولفظي بالقرآن وكلامي بالقرآن وقراءتي وتلاوتي للقرآن قرآن، والقرآن حيثما تلي وقرىء وسمع وكتب وحيثما تصرف(٢) فهو غير مخلوق/وأن أفضل الناس [٤٦/أ] وخيرهم/بعد رسول الله ﷺ أبو بكر الصديق، ثم عمر الفاروق، ثم عثمان ذو النورين، ثم عليّ الرضا رضي الله عنهم أجمعين، فإنهم الخلفاء الراشدون المهديون، بويع كل واحد منهم يوم بويع، وليس أحد أحق بالخلافة منه(٣)، وأن رسول الله ﷺ شهد للعشرة بالجنة، وهم أبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمٰن بن عوف، وأبو عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، وأن عائشة الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله مبرأة من كل دنس، طاهرة من كل ريبة، فرضي الله عنها، وعن جميع أزواج رسول الله ﷺ أمهات المؤمنين الطاهرات وأن معاوية بن أبي سفيان كاتب وحي الله وأمينه، ورديف رسول الله ﷺ وخال المؤمنين رضي الله عنه، وأن الله عز وجل استوى على عرشه بلا كيف ولا تشبيه ولا تأويل، فالاستواء معقول، والكيف فيه مجهول، والإيمان به واجب، والإنكار له كفر، وأنه جل جلاله مستوٍ على عرشه بلا كيف، وأنه جل جلاله بائن من خلقه والخلق بائنون منه، فلا حلول ولا ممازجة ولا اختلاط ولا ملاصقة لأنه الفرد البائن من خلقه، الواحد الغني عن الخلق، علمه بكل مكان، و... لا يعزب عنه مثقال ذرة في الأرض ولا في ال... وما تكنه الصدور ﴿وما تسقط من ورقة إلا يعلمها...

الجزء الأول

تحقيق ودراسة

دار الراية للنشر والتوزيع

(١) تقدم تعريف الواقفة واللفظية.

(٢) في جـ «يصرف».

(٣) في الأصل «منهم» وهو خطأ.

(٤) في جـ «ولا يعزب».

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابنِ الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتابتِ وحی کا کہا۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم 185/5)

باب
ذكر خلافة معاوية[١]

هو معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبـد مناف . .
وأمه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس .

أسلم وهو ابن ثمان عشرة سنة ، واستكتبه النبي ﷺ ، وولاه عمر بن الخطاب رضي الله عنه مكان أخيه يزيد لما مات ، فلم يزل كذلك خلافة عمر ، وأقره عثمان وأفرد له جميع الشام ، وقد ذكرنا ما جرى له مع أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه من القتال ومصالحة الحسن إياه ، ومبايعته له بالخلافة ، وذلك في سنة إحدى وأربعين ، فسمي عام الجماعة ، فاستعمل على القضاء فضالة بن عبيد ، فلما مات استقضى أبا إدريس الخـولاني ، وكان على شـرطته قيس بن حمـز
سرحون بن منصور الرومي .

وكان معاوية أول من اتخذ الحرس ، وأول من حز
أمر لعمرو بن الزبير بمائة ألف درهم ففض عمرو الكتاب
حسابه إلى معاوية أنكر ذلك وأمر عمراً بردها وحبسه .
عنه .

المنتظم
في تاريخ الملوك والأمم
لأبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد ابن الجوزي
المتوفى سنة ٥٩٧ هـ
دراسة وتحقيق
محمد عبد القادر عطا — مصطفى عبد القادر عطا
راجعه وصححه
نعيم زرزور
الجزء الخامس
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

وفي هذه السنة

جرى الصلح بين قيس بن / سعد

وذلك أن[٣] قيس بن سعد كان على شرطة جيش

(١) في الأصل : «ذكر حسب معاوية» .
(٢) تاريخ الطبري ١٦٣/٥ .
(٣) تاريخ الطبري ١٦٤/٥ .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زید بن ابی ثابت، سیدنا خالد بن سعید بن العاص، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان، سیدنا العلاء بن الحضرمی و حنظلہ بن ابی ربیع رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(الهبات السنية 142)

الهبات السَّنيَّةُ العَليَّةُ
على
أبيـاتِ الشاطبيَّـةِ الرائيَّةِ
تأليف
ملا علي القاري الهروي
تحقيق
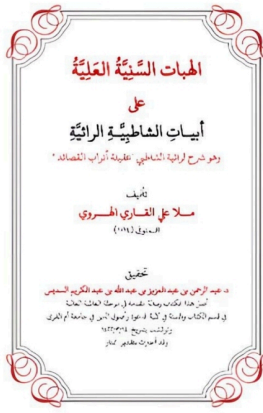
ثابت ومن أضيف إليه من أهل الإتقان والضبط ف
بمكان عظيم في معرفة الكتابة، وقد اختاره النبي ﷺ ل
شيئًا عن عدم التحصيل وضعف المعرفة، فإياك أن تس
العرب أهل الكتاب والأقلام، ففي هجائهم ضعف و
يحتج بقوله ﷺ: "إنا أمة أمية لا نكتب ولا نَحْسُ
يكتب؛ فإن عدم كتابته كان زيادة دلالة في معجزته ك
تعـالى: ﴿ وَمَا كُنتَ تَتْلُواْ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُۥ بِيَمِينِ
[العنكبوت:٤٨].

وأما بقية العرب فكان الغالب عليهم عدم القراءة والكتابة، والحكم باعتبار الأغلب؛ وإلا فجماعة منهم كانوا أرباب الكتابة وهم في الغاية القصوى في المعرفة والفطانة، وكُتَّابُ رسول الله ﷺ: عثمان بن عفان، وعلي بن أبي طالب، وزيد بن ثابت، وأُبَيُّ بن كعب، وأبان بن سعيد، وخالد بن سعيد بن العاص، ومعاوية بن أبي سفيان(٢)، والعلاء بن الحضرمي، وحنظلة بن الربيع رضي الله عنهم، وكل هؤلاء كُتَّابُ الوحي لرسول الله ﷺ، وكان الزبير بن العوام، وجهم بن الصلت؛ يكتبان أموال الصدقة، وكان حذيفة يكتب خرص النخل، وكان المغيرة بن شعبة والحصين بن نمير يكتبان المداينات والمعاملات(٣)، ولما دخل المصريون على عثمان ضربه رجل

---

(١) رواه البخاري ك: الصوم باب: قول النبي لا نكتب ولا نحسب (١٩١٣). ومسلم ك: الصيام، باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال (١٠٨٠).

(٢) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي؛ أمير المؤمنين ولد قبل البعثة بخمس سنين، ذكره الداني في تاريخ القراء وقال: وردت عنه الرواية في حروف القرآن، توفي في رجب سنة ستين. اهـ مختصرًا من غاية النهاية في طبقات القراء ٢/ ٣٠٣ ترجمة رقم (٣٦٢٥) وانظر: الإصابة ٣/ ٤٣٣ ترجمة رقم (٨٠٦٨).

(٣) ذكرهم جميعًا ابن كثير وترجم لكل منهم وذكر ما يدل على كونه كان من كتّاب الوحي في البداية والنهاية ٨/ ٣٢١-٣٥٦ وزاد أبا بكر، وعمر، وأرقم بن أبي الأرقم، وثابت بن قيس بن شمّاس، =

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ المفضل الغلابی نے ذکر کیا ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عربوں کے درمیان کاتب تھے ، اس (الفضل الغلابی) نے یہی کہا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں کھیل رہا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی علیم نے مجھے بلایا اور فرمایا: معاویہ کو میرے پاس بلا کر لے آؤ اور وہ وحی لکھا کرتے تھے۔

(تاريخ اسلام ووفيات المشاهير والاعلام 541/2)

المدينة يقول: أين فقهاؤكم يا أهل المدينة، سمعتُ رسول الله ﷺ يَنهى عن هذه القُصّة، ثم وضعها على رأسه أو خَدِّه، فلم أرَ على عروس ولا على غيرها أجمل منها على معاوية[١].

وذكر المُفَضَّل الغَلَابي: أنَّ زيد بن ثابت كان كاتب وَحْي رسول الله ﷺ، وكان معاويةُ كاتبَه فيما بينه وبين العرب. كذا قال. وقد صَحَّ عن ابن عباس قال: كنت ألعبُ، فدعاني رسول الله ﷺ وقال: «ادع لي معاوية»، وكان يكتب الوحي[٢].

وقال معاوية بن صالح عن يونُس بن سَيْف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رُهْم السَّماعي، عن العِرْباض بن سارية: سمعتُ رسول الله ﷺ وهو يدعونا إلى السُّحور: «هَلُمَّ إلى الغداء المبارك». ثم سمعتُه يقول: «اللهم علِّمْ معاوية الكتابَ والحسابَ، وقِهِ العذاب».

رواه أحمد في «مُسنده»[٣] وقد وَهِمَ فيه قُتيبة، وأسقط منه أبا رُهْم والعِرْباض.

وقال أبو مُسْهِر: حدثنا سعيد بن عبدالعزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبدالرحمن بن أبي عَمِيرة المُزني، وكان ... ﷺ قال لمعاوية: «اللَّهم علِّمه الكتاب ... الحديث رُواته ثقات، لكن اختلفوا في ... صحابي، وروي نحوه من وجوه أُخَر[٤].

تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام

للمؤرخ الإسلام شمس الدين أبي عبدالله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى ٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

المجلّد الثاني

١١-١٠٠هـ

حققه، وضبط نصه، وعلق عليه

الدكتور بشار عواد معروف

دار الغرب الإسلامي

---

(١) إبراهيم صدوق، والحديث صحيح من طرق ع...
أخرجه ابن عساكر ٥٩/ ٦٤- ٦٥ من طريق ...
وأخرجه البخاري ٤/ ٢١١ و٢١٧، ومسل...
عبدالرحمن، عن معاوية، به. وانظر تخريجه ...

(٢) أخرجه أحمد ١/ ٣٣٥ ومسلم ٨/ ٢٧ من طر...
به.

(٣) أحمد ٤/ ١٢٦، وإسناده ضعيف لجهالة ...
التقريب». وأخرجه من هذا الطريق أبو ...
وغيرهما. وليس عند أبي داود الدعاء لمعاوية.

(٤) هكذا قال وإسناده ضعيف، فقد اختلط سعيد بن عبدالعزيز بأخرة، وقد اضطرب في

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ خلیفہ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور کاتبِ وحی بھی رہے۔

(تقریب التہذیب 6758)

تقريب التهذيب
للإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي
المولود سنة ٧٧٣ - المتوفى سنة ٨٥٢ رحمه الله تعالى
قدم له دراسة وافية وقابله بأصل مؤلفه مقابلة دقيقة
محمد عوامة
دار الرشيد سوريا - حلب

٦٧٤٤ ـ المعافى بن سُليمان الجَزَري، أبو محمد الرَّسْعَني، بفتـ[...] ثم نون، صدوق، من العاشرة، مات سنة أربع وثلاثين [...]

٦٧٤٥ ـ المعافى بن عمران الأزدي الفَهمي، أبو مسعود المَوْ[...] سنة خمس وثمانين، وقيل سنة ست. خ د س.

٦٧٤٦ ـ المعافى بن عمران الظِّهْري، بكسر المعجمة وسكون الـ[...] من العاشرة. كن.

٦٧٤٧ ـ مُعان، بضم أوله وتخفيف المهملة، ابن رفاعة السَّلامي[...] الإرسال، من السابعة، مات بعد الخمسين. ق.

٦٧٤٨ ـ معاوية بن إسحاق بن طلحة بن عبيدالله التيمي[...] السادسة. خ قد س ق.

/٢٩٧

٦٧٤٩ ـ معاوية بن جاهِمة، بالجيم، ابن العباس بن مِرداس السُّلَـ[...] س ق.

٦٧٥٠ ـ معاوية بن حُدَيج، بمهملة ثم جيم، مصغر، الكندي، أبو عبدالرحمن وأبو نعيم، صحابي صغير، وقد ذكره يعقوب بن سفيان في التابعين. بخ د س.

٦٧٥١ ـ معاوية بن حُدَيج، آخر، متأخر، كوفي، جعفي، وهو والد أبي خيثمة وأخَوَيه. تمييز.

٦٧٥٢ ـ معاوية بن حفص الشَّعبي، الكوفي، نزيل حلب، صدوق، من العاشرة. س.

٦٧٥٣ ـ معاوية بن الحَكَم السلمي، صحابي، نزل المدينة. ر م د س.

٦٧٥٤ ـ معاوية بن حكيم بن معاوية النُّمَيْري، مقبول، من الثالثة. ت.

٦٧٥٥ ـ معاوية بن حَيْدة بن معاوية بن كعب القشيري، صحابي، نزل البصرة، ومات بخراسان، وهو جَد بَهْز بن حكيم. خت ٤.

٦٧٥٦ ـ معاوية بن سَبْرة، بفتح المهملة وسكون الموحدة، السُّوَائي، بضم المهملة والمد، أبو العُبَيْدَيْن، بتصغير وتثنية، ثقة، من الثانية، مات سنة ثمان وتسعين. بخ.

٦٧٥٧ ـ معاوية بن سعيد بن شُريح التُّجِيبي، بضم المثناة وكسر الجيم ثم تحتانية ساكنة وموحدة، المصري، ويقال معاوية بن يزيد، مقبول، من السابعة. ق.

٦٧٥٨ ـ معاوية بن أبي سفيان: صخر بن حرب بن أميّة الأموي، أبو عبدالرحمن، الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح، وكتب الوحي، ومات في رجب، سنة ستين، وقد قارب الثمانين. ع.

٦٧٤٧ ـ «السلامي» ضبط اللام بالتخفيف ولم يضبط السين بالإهمال، لذلك وضع بخطه تحتها ثلاث نقط، علامة على إهمالها، كما هو معروف.

٦٧٤٨ ـ «صدوق ربما وهم»: بل وثّقه سبعة أئمة، وانفرد أبو زرعة بتضعيفه.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام الطیب الحضرمی رحؒ سیدنا معاویہ رضؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی لکھنے والوں میں سے تھے۔

(قلادة النحر فى وفيات اعيان الدهر 379/1)

قلت : وفي « الرياض » للعامري : (أنه سكن البصرة ، ومات بها سنة ثمان وخمسين)[1] ، والله سبحانه أعلم ، رضي الله عنه .

٣٤٣ـ [معاوية بن أبي سفيان][2]

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي القرشي الأموي أبو عبد الرحمٰن .

أسلم هو وأخوه يزيد وأبوهما يوم الفتح ، ويقال : إن معاوية أسلم يوم الحديبية وكتم إسلامه من أبويه .

وشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنيناً ، وأعطاه من غنائم هوازن مئة بعير وأربعين أوقية ، وكان هو وأبوه من المؤلفة قلوبهم ، ثم حسن إسلامهما .

وكان معاوية أحد كتاب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم .

ولما بعث أبو بكر رضي الله عنه الجيوش إلى الشام . . سار معاوية مع أخيه يزيد ، فلما مات يزيد . . استخلفه علىٰ عمله بالشام وهو دمشق ، فأقره عمر رضي الله عنه ، ثم أقره عثمان وأضاف إليه باقي الشام ، ثم حصل بينه وبين علي رضي الله عنهما ما حصل وهو مستقل بالشام ، ثم سلم له الحسن بن علي الأمر في سنة أربعين ما بقيت الأمة على خلافته ، وأقام بالشام عشرين سنة أميراً وعشرين خليفة ، وتوفي بد[...] تسع وخمسين ـ عن اثنتين وثمانين سنة ، وأوصىٰ أن [...] صلى الله عليه وسلم أعطاه إياه ، وأن يجعل مما يلي [...] رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وأوصىٰ أن تسحق وتج[...] بي ذلك وخلوا بيني وبين أرحم الراحمين .

ولما نزل به الموت . . قال : يا ليتني كنت رجلاً من [...] الأمر شيئاً ، وكان ابنه يزيد غائباً بحوران وقت وفاة أبيه ، [...]

قِلادَةُ النَّحر في وَفياتِ أعيانِ الدَّهر

تأليف الإمام العالم المؤرخ الفقيه أبي محمد الطيب بن عبد الله بن أحمد بن علي بامخرمة الهجراني الحضرمي الشافعي رحمه الله تعالى (٨٧٠-٩٤٧هـ)

المجلد الأول

عُني به بوجمعة مكري خالد زواري

دار المنهاج

---

(١) « الرياض المستطابة » (ص١٠٨) .

(٢) « طبقات ابن سعد » (٦/ ١٥) ، و« معرفة الصحابة » (٥/ ٢٤٩٦) [...] التاريخ » (٣/ ١١٩) ، و« أسد الغابة » (٥/ ٢٠٩) ، و« تهذيب الا[...] النبلاء » (٣/ ٤١٢) ، و« تاريخ الإسلام » (٤/ ٣٠٦) ، و« البداية والن[...] و« شذرات الذهب » (١/ ٢٧٠) .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

معافی بن عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی، سسرالی رشتہ دار، کاتب اور وحی الٰہی پر قابلِ اعتماد شخصیت ہیں۔

(تاریخ بغداد 577/1 وسنده صحيح)

تاريخ مدينة السلام
وأخبار محدثيها وذكر قطانها العلماء من غير أهلها ووارديها
تأليف
الإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي
٣٩٢ - ٤٦٣ هـ
المجلد الأول
محمد بن إسحاق - محمد بن الحسن
المقدمة والخطط
حققه، وضبط نصه، وعلق عليه
الدكتور بشار عواد معروف
دار الغرب الإسلامي
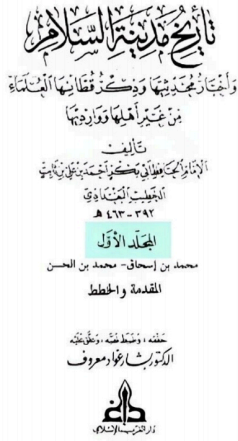
لك فتفكّر في ذلك. قال المِسور: فعرفت أنّ مُعاوية ... ما ذَكَر. قال عُروة: فلم يُسْمَع المِسْور بعد ذلك ... عليه[١].

أخبرنا محمد بن أحمد بن رِزق البَزّاز[٢]، ... إبراهيم بن محمد بن يحيى النَّيسابوري، قال: حدثنا ... ابن أحمد الحِيري قراءةً عليه، قال: حدثنا عُثمان ... الرَّبيع بن نافع يقول: مُعاوية بن أبي سُفيان ستر أص... كَشفَ الرَّجلُ السِّتْر اجترِىءَ على ما وراءه.

وأخبرنا ابن رزق، قال: حدثنا أبو الحُسين أحمد بن عُثمان بن يحيى الأدَمي البَزّاز[٣]، قال: حدثنا محمد بن أحمد بن أبي العَوّام، قال: حدثنا رباح بن الجَرّاح المَوْصلي، قال: سمعتُ رجلاً يسأل المُعافَى بن عِمْران، فقال: يا أبا مسعود أين عُمر بن عبدالعزيز من مُعاوية بن أبي سُفيان؟ فغَضِبَ من ذلك غَضَبًا شديدًا، وقال: لا يُقاس بأصحاب رسولِ الله ﷺ أحدٌ، مُعاوية صاحبه وصِهْره وكاتبه وأمينُه على وحي الله عزوجل، وقد قال رسولُ الله ﷺ: «دَعوا لي أصحابي وأصهاري فمن سَبَّهُمْ فعليه لعنةُ الله والملائكة والناس أجمعين»[٤].

(١) في م: «إلا استغفر له»، وما هنا من ب ١ و ل ١ وهو مجود فيهما، وإسناد هذه الحكاية صحيح، محمد بن خالد بن خلي ثقة كما بيناه في «تحرير التقريب»، وباقي رجال الإسناد ثقات.

(٢) في م: «البزار» آخره راء، مصحف.

(٣) كذلك.

(٤) إسناده ضعيف، لانقطاعه. وهو من حديث أنس بن مالك بهذا اللفظ عند ابن عساكر، كما في الكنز (٣٢٤٧٠). وقوله: «دعوا لي أصحابي» صحيح من حديث أنس، أخرجه أحمد ٣/٢٦٦ وغيره. وهو عند مسلم ٧/١٨٨ وغيره من حديث أبي سعيد الخدري بلفظ: «لا تسبوا أحدًا من أصحابي»، فلفظة «وأصهاري» غير محفوظة.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام محمد ابن العماد العکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ وحی لکھنے والوں میں سے تھے۔

(شذرات الذهب 270/1)

سنة ستين

فيها توفي مُعَاوِيَةُ بنُ أَبي سُفْيانَ بدِمَشْق في رجب وله ثمان وسبعون سنة، ولي الشَّامَ لعُمَرَ، وعُثْمان عشرين سنةً، وتملكها بعد عليٍّ عشرينَ [أخرى] إلّا شهراً، وسار بالرعية سيرةً جميلة، وكان من دُهاة العرب وحلمائها، يضرب به المثل، وهو أحد كتبة الوحي، وهو الميزان في حب الصحابة، ومفتاح الصحابة، سئل الإمام أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ رضي الله عنه أيهما[1] أفضل مُعَاوِيَةُ أو عُمَرُ بنُ عَبْد العَزيزِ، فقال: لَغُبارٌ لَحِقَ بأنفِ جَوادِ مُعَاوِيَةَ بين يدي رَسُولِ الله ﷺ خيرٌ مِنْ عُمَرَ بنِ عَبْدِ العَزيز[2] رضي الله تعالى عنه، وأماتنا على محبته.

وفيها توفي سَمُرَةَ بن جُنْدب الفَزَاري، في

وبِلال بن الحَارِث المُزَنيُّ.

---

(١) في الأصل، والمطبوع: «أينما»، وما أثبتناه يقتضيه الس

(٢) قلت: إن صح هذا من كلام الإمام أحمد رحمه الله، ف

عمر بن عبد العزيز الذي عُدَّ عند الكثيرين من أئمة

والذي له من المكارم ما لا يعد ولا يحصى، ومن أهم

التي كانت سائدة في عصور من سبقه من خلفاء بني

المكارم سوى الأمر بتدوين الحديث النبوي الشريف لك

أمان واطمئنان ورخاء للمسلمين قاطبة، رحمه الله برح

الجنة تحت لواء سيد المرسلين.

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ سیوطیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(تاریخ الخلفاء 323)

خلافة معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنهما

[٤١ـ٦٠هـ][١]

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حَرْب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مَناف بن قصي الأموي ، أبو عبد الرحمـٰن .

أسلم هو وأبوه يوم فتح مكة ، وشهد حنيناً ، وكان من المؤلفة قلوبهم ، ثم حسن إسلامه ، **وكان أحد الكُتَّاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم** .

روي له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مئة حديث وثلاثة وستون حديثاً .

روىٰ عنه من الصحابة : ابن عباس ، وابن عمر ، وابن الزبير ، وأبو الدرداء[٢] ، وجرير البَجَلي ، والنعمان بن بشير وغيرهم .

ومن التابعين : ابن المسيب ، وحميد بن عبد الرحمـٰن وغيرهما .

[وصفه وما ورد في فضله رض

وكان من الموصوفين بالدهاء والحلم ، وقد و

أخرج الترمذي وحسنه عن عبد الرحمـٰن بن

عنه ، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لم

مَهْدِياً »[٣] .

تاريخ الخلفاء

تأليف

الإمام الحافظ

جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي

رحمه الله تعالى

(٨٤٩ - ٩١١هـ)

---

(١) انظر ترجمته في : « الطبقات الكبرىٰ » (٦/ ١٥) ، و«

الذهب » (٣/ ١٨٨) ، و« معرفة الصحابة » لأبي نعيم (٥/ ٦

و« تاريخ دمشق » (٥٩/ ٥٥) ، و« المنتظم » (٥/ ١٨٥) ، و«

الغابة » (٥/ ٢٠٩) ، و« تهذيب الكمال » (٢٨/ ١٧٦) ، و«

والنهاية » (٨/ ١١٧) ، و« الإصابة » (٣/ ٤١٢) .

(٢) اسمه : عويمر بن زيد بن قيس .

(٣) سنن الترمذي (٣٨٤٢) .

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ کے کاتبِ وحی ہونے پہ اجماع ہے۔

(البدایہ والنہایہ : 354/8)

ومنهم ، رضى اللّٰهُ عنهم ، معاويةُ بنُ أبى سفيانَ صخرِ بنِ حربِ بنِ أمية الأُمَوىُّ ، وستأتى ترجمتُه فى أيامِ إمارتِه ، إن شاء اللّٰهُ تعالى . وقد ذكَرَه مسلمُ بنُ الحجاجِ فى كُتّابِه ، عليه الصلاةُ والسلامُ[4] . وقد روَى مسلمٌ فى « صحيحِه »[5] مِن حديثِ عكرمةَ بنِ عمارٍ ، عن أبى زُمَيْلٍ سِماكِ بنِ الوليدِ ، عن ابنِ عباسٍ ، أن أبا سفيانَ قال : يا رسولَ اللّٰهِ ، ثلاثٌ أَعْطِنِيهنَّ . قال : « نعم » . قال : تُؤَمِّرُنى حتى أُقاتلَ الكُفارَ كما كنتُ أُقاتلُ المسلمين . قال : « نعم » . قال : ومعاويةُ تجعَلُه كاتبًا بينَ يدَيك . قال : « نعم » . الحديثَ . وقد أفْرَدْتُ لهذا الحديثِ جزءًا على حدةٍ بسببِ ما وقَع فيه مِن ذكرِ طلبِه تزويجَ أمِّ حَبيبةَ مِن رسولِ اللّٰهِ ﷺ ، ولكن فيه مِن المحفوظِ تأميرُ أبى سُفيانَ وتوليتُه معاويةَ مَنصبَ الكِتابةِ بينَ يدَيه ، صلواتُ اللّٰهِ وسلامُه عليه ، **وهذا قدْرٌ متفقٌ عليه بينَ الناسِ قاطبةً** .

فأما الحديثُ الذى[1] قال الحافظُ ابنُ عَساكرَ فى « تاريخِه »[2] فى ترجمةِ مُعاويةَ هـٰهنا : أخبَرَنا أبو غالبِ بنُ البَنّا ، أنبأنا أبو محمدٍ الجَوْهرىُّ ، أنبأنا أبو علىٍّ محمدُ بنُ أحمدَ بنِ يحيى بنِ عبدِ اللّٰهِ العَطَشىُّ ، حدَّثنا أحمدُ بنُ محمدٍ البُورانىُّ ، ثنا السَّرِىُّ بنُ عاصمٍ ، ثنا الحسنُ بنُ زيادٍ ، عن القاسمِ بنِ بَهرامٍ ، عن أبى الزبيرِ ، عن جابرٍ ، أن رسولَ اللّٰهِ ﷺ استشار جـ يا ف استكتاب مُعاوية ، فقال : استَكْتِبْه فإنه أمينٌ . فإنه حديثٌ غريبٌ بل منـ
هو أبو عاصمٍ الهمَذانىُّ ، وكان يُؤَدِّبُ المعتزَّ باللّٰهِ ، كـ
وقال ابنُ حِبّانَ وابنُ عَدِىٍّ : كان يَسْرِقُ الحديـ
الموقوفاتِ ، لا يَحِلُّ الاحتجاجُ به . وقال الدارَقطنىُّ
وشيخُه الحسنُ بنُ زيادٍ ؛ إن كان اللؤلؤىَّ فقد ترَكه
كثيرٌ منهم بكذبِه ، وإن كان غيرَه فهو مجهولُ العيـ
بَهْرامٍ فاثنان ؛ أحدُهما يقالُ له : القاسمُ بنُ بَهْرامٍ الـ
الأعرجُ . أصلُه مِن أصْبهانَ ، روَى له النسائىُّ ، عن سعيدِ بنِ جبيرٍ ، عن ابنِ

البداية والنهاية
للحافظ عماد الدين أبي الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشي الدمشقي
تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي
بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية بدار هجر
الجزء الثامن
هجر

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام عمر بن سمرة الجعدي رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ خال المومنین مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی اور خلیفہ ہیں۔

(طبقات فقهاء اليمن الجعدى 47/1)

فصل

ثم ولى خالَ المؤمنين ، وكاتب وحى رب العـالمين ، معدن الحلم والحكم ، والمشار إليه بالفضل والـكرم ، أعلم أقرانه ، وأسخى أهل زمانه ، أبو عبد الرحمن معاوية بن أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس القرشى .

أسلم عام الفتح ، وولى الشام لعمر وعثمان عشرين سنة ، وولى الخلافة [٣٨] عشرين سنة إلا شهراً . توفى بدمشق سنة ستين ، وهو ابن اثنتين وثمانين . وقيل : ابن ثمانى وسبعين سنة .

بلغ معاوية أن أهل الـكوفة بايعوا الحسن بن علىّ ، فسار يريد الـكوفة ، وسار الحسن يريده . فالتقوا بموضع من الـكوفة ، فصالح الحسن بن على معاوية ، و بايع له ودخل (معه)(١) الـكوفة ، ثم انصرف معاوية إلى الشام ، واستعمل على الـكوفة المغيرة بن شعبة . وقد صوَّب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فعل الحسن بقوله : إن ابنى هـذا سيّد ، وسيصلح الله ... المسلمين(٢) (فكان ذلك صلحه لمعاوية ، وسلـ ...

وأبوه أبو سفيان أسلم قبيل فتح مكة ... صلى الله عليه وسلم صدقات الطائف ، وذهبـ ... رسول الله صلى الله عليه وسلم ، والأخرى يوم ...

---

(١) تـكملة من ح وع .

(٢) الحديث فى البخارى وفيه : ولعل الله ... على البخارى ٦ : ٤٢٠ و ١١ : ٣٦٠ .

(٣) زيادة من ع .

(٤) تـكملة من ح وع .

طبقات فقهاء اليمن

تأليف

عمر بن علي بن سمرة الجعدي

بتحقيق

فؤاد سيّد

أمين المخطوطات بدار الكتب المصرية

امام احمد بن حنبلؒ کو خط لکھا گیا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ میں سیدنا معاویہؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المومنین (مومنوں کا ماموں) مانتا ہوں، انہوں نے تلوار کے زور پہ غضب کیا؟ تو امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا یہ بات انتہائی بری اور ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہے ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔

(السنہ للخلال 659 وسندہ صحیح)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [(١)] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [(٢)] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [(٣)] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس[(٤)] .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [(٥)] [(٦)] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا ...
[٦٧/أ] وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر ب...

السُّنَّة

لأبي بكر أحمد بن محمد
ابن هارون بن يزيد الخلال
المتوفى سنة ٣١١هـ

(١ - ٣)

دراسة وتحقيق
الدكتور عطية الزهراني

دار الراية
للنشر والتوزيع

---

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع...
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم ...
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين ...
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب ...
فتح ٣/٧ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل ، ...
أفضل من الصحابي .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام عبداللہ الخطیب التبریزیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتے تھے۔

(الا کمال فی اسماء الرجال 99)

الأكمال في أسماء الرجال
وهو تراجم رجال المشكاة
تأليف
الإمام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي
المتوفى سنة ٧٤١هـ

قتل يوم الجمل في صفر سنة ست وثلاثين. حديثه عند

٨٢١ ـ مُرارة بن الربيع: هو مرارة بن الربيع ال
الثلاثة الذين تخلّفوا عن غزوة تبوك وتاب الله عليهم ون
(مرارة) بضم الميم.

٨٢٢ ـ مصعب بن عمير: هو مصعب بن عمير ا
وفضلائهم، هاجر إلى أرض الحبشة في أول من هاج
ﷺ بعث مصعباً بعد العقبة الثانية إلى المدينة يقرئهم
جمع الجمعة بالمدينة قبل الهجرة، وكان في الجاهلية
أسلم زهد في الدنيا فتخشّف جلده تخشُّف الحية، وقيل
بايع العقبة الأولى، فكان يأتي الأنصار في دورهم و
والرجلان حتى فشا الإسلام فيهم، فكتب إلى النبي ﷺ
على النبي ﷺ مع السبعين الذين قدموا عليه في العق
المدينة قبل أن يهاجر النبي ﷺ وهو أول من قدمها و
أكثر وفيه نزل (رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه) وكان إسلامه بعد دخول النبي دار الأرقم.

٨٢٣ ـ معاوية بن أبي سفيان: هو معاوية بن أبي سفيان القرشي الأموي وأمه هند بنت عتبة كان هو وأبوه من مسلمة الفتح ثم من المؤلفة قلوبهم، وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله ﷺ الوحي وقيل لم يكتب له من الوحي شيئاً إنما كتب له كتبة. روى عنه ابن عباس وأبو سعيد، تولّى الشام بعد أخيه يزيد في زمن عمر ولم يزل بها متولياً حاكماً إلى أن مات وذلك أربعون سنة، منها في أيام عمر أربع سنين أو نحوه ومدة خلافة عثمان وخلافة علي وابنه الحسن وذلك تمام عشرين سنة ثم استوثق الأمر بتسليم الحسن بن علي إليه في سنة إحدى وأربعين ودام له [الأمر] عشرين سنة، ومات سنة ستين في رجب بدمشق وله ثمان وأربعون سنة وكان أصابته لقوة في آخر عمره، وكان يقول في آخر عمره يا ليتني كنت رجلاً من قريش بذي طوى ولم أر من هذا الأمر شيئاً، وكان عنده إزار رسول الله ﷺ ورداؤه وقميصه وشيء من شعره وأظفاره فقال كفّنوني في قميصه وأدرجوني في ردائه وأزروني بإزاره واحشوا منخري وشدقي ومواضع السجود مني بشعره وأظفاره وخلوا بيني وبين أرحم الراحمين.

٨٢٤ ـ معاوية بن الحكم: هو معاوية بن الحكم السلمي، كان ينزل المدينة وعداده في أهل الحجاز. روى عنه ابنه كثير وعطاء بن يسار وغيرهما مات سنة سبع عشرة ومائة.

٨٢٥ ـ معاوية بن جاهمة: هو معاوية بن جاهمة السلمي، عداده في أهل الحجاز. روى عن أبيه وعنه طلحة ابن عبيد الله.

٨٢٦ ـ مروان بن الحكم: هو مروان بن الحكم، يكنى أبا عبد الملك القرشي الأموي جد عمر بن عبد العزيز، ولد مروان على عهد رسول الله ﷺ قيل سنة اثنتين من الهجرة وقيل عام الخندق وقيل غير ذلك فلم ير النبي ﷺ لأن النبي ﷺ نفى أباه إلى الطائف فلم يزل بها حتى ولي عثمان فردّه إلى المدينة فقدمها وابنه معه. مات بدمشق سنة خمس وستين. روى عن

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن العطار رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(العدة فی شرح العمدة 645/1)

العدة في شرح العمدة في أحاديث الأحكام
للإمام علاء الدين علي بن داود بن العطار الشافعي
رحمه الله تعالى
وقف على طبعه والعناية به نظام محمد صالح يعقوبي
المجلد الأول

السنن والمسانيد، وروى عنه جماعة من التاب

وأما معاوية: فهو ابن أبي سفيان، و

شمسِ بنِ عبدِ منافٍ، كنيته أبو عبد الرح

عبدِ شمس، كان هو وأبوه وأخوه يزيدُ بن

عن معاوية أنه قال: أسلمتُ في عمرة القض

وكانت أمي تقول: إن خرجتَ، قطعت عنك

وأما أبوه صخر، فذكر ابن قتيبة: أن

والأخرى يوم اليرموك، ومات في خلافة عث

وهو أول من عمل المقصورة سنة أرب

وأول من بلغ درجات المنبر خمس عشرة

خليفةً بعده في صحته، وأول من جعل على رأسه حَرَساً، وأول من قِيدت بين يديه الجنائب، وأول من اتخذ الخِصْيان في الإسلام، وأول من قتل مسلماً صبراً؛ حجراً وأصحابه، وكان يقول: أنا أول الملوك[٢]، وولاه عمر ـ رضي الله عنه ـ الشام بعد موت أخيه يزيد، وكان معاوية أحدَ كتاب الوحي لرسول الله ﷺ، وحضر غزوةَ قيسارية مع أخيه يزيد، واستخلفه على غزوها حين سار إلى دمشق، ولم يزل معاوية عليها حتى فتحها، وقد قيل: إن فتحها كان في سنة تسع عشرة في خلافة عمر ـ رضي الله عنه ـ، وفي ذي الحجة منها توفي يزيد بن أبي سفيان في دمشق، وولي معاويةُ بعده، وجزع عمر على يزيد جزعاً شديداً، وكتب بالولاية بعده لمعاوية، فأقام أربع سنين، فأقره عثمان عليها اثنتي عشرة سنة إلى أن مات، ثم كانت الفتنة بينه وبين علي ـ رضي الله عنه ـ، فحاربه

---

(١) وانظر ترجمته في: «الجرح والتعديل» لابن أبي حاتم (٩/٤٨)، و«الثقات» لابن حبان (٥/٤٩٨)، و«تاريخ دمشق» لابن عساكر (٦٢/٤٢٧)، و«تهذيب الأسماء واللغات» للنووي (٢/٤٤١)، و«تهذيب الكمال» للمزي (٣٠/٤٣١)، و«تهذيب التهذيب» لابن حجر (١١/١٠٠).

(٢) رواه ابن أبي شيبة في «المصنف» (٣٠٧١٤)، وابن عساكر في «تاريخ دمشق» (٥٩/١٧٧).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی اور بے شمار فضائل و مراتب کے مالک ہیں۔

(ارشاد الساری 251/1)

روي: أن سليمان نزل على نبطية بالعراق فقال لها: هل هنا مكان نظيف أصلي فيه؟ فقالت: طهّر قلبك وصلِّ حيث شئت. فقال: فقهت وفطنت الحق، ولو قال: علمت لم يقع هذا الموقع، ومفهومه أن من لم يتفقه في الدين فقد حرم الخير.

٧١ ـ **حدّثنا** سَعيدُ بنُ عُفَيرٍ قال: حدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ عن يونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ قال: قال حُمَيدُ بنُ عبدِ الرحمٰنِ سَمِعْتُ مُعاوِيَةَ خَطِيبًا يقول: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يقول: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ به خَيرًا يُفَقِّهْهُ في الدِّينِ. وإنَّما أنا قاسِمٌ، واللَّهُ يُعطِي. ولنْ تزالَ هٰذهِ الأمَّةُ قائِمةً على أمرِ اللَّهِ لا يَضُرُّهمْ مَنْ خالَفَهُم حتىٰ يأتيَ أمرُ اللَّه». [الحديث ٧١ـ أطرافه في: ٣٣١٦، ٣٦٤١، ٧٣١٢، ٧٤٦٠].

وبالسند السابق إلى المؤلف قال: (**حدّثنا سعيد بن عفير**) بضم العين المهملة وفتح الفاء وسكون المثناة التحتية آخره راء المصري واسم أبيه كثير بمثلثة، وإنما نسبه المؤلف لجده لشهرته به، المتوفى سنة ست وعشرين ومائتين (**قال: حدّثنا ابن وهب**) بسكون الهاء واسمه عبد الله بن مسلم القرشي المصري الفهري الذي لم يكتب الإمام مالك لأحد الفقه إلا له فيما قيل؛ المتوفى بمصر سنة سبع وتسعين ومائة لأربع بقين من شعبان (**عن يونس**) بن يزيد الأيلي (**عن ابن شهاب**) الزهري (**قال: قال حميد بن عبد الرحمن**) بن عوف وحاء حميد مضمومة، وفي نسخة حدّثني بالإفراد حميد بن عبد الرحمن قال: (**سمعت معاوية**) بن أبي سفيان صخر بن حرب كاتب الوحي لرسول الله ﷺ ذا المناقب الجمة، المتوفى في رجب سنة ستين وله من العمر ثمان وسبعون سنة، وله في البخاري ثمانية أحاديث أي سمعت قوله حال كونه (**خطيبًا**) حال كونه (**يقول سمعت النبي**) وفي رواية الأصيلي: سمعت رسول الله (ﷺ) أي كلامه حال كونه (**يقول**):

(**من يرد الله**) عز وجل بضم المثناة التحتية وكسر الراء
طرفي الممكن المقدر بالوقوع (**به خيرًا**) أي جميع الخيرات أو خي
الدين) والفقه لغة الفهم والحمل عليه هنا أولى من الاصطلاحي
موصول فيه معنى الشرط كما مرّ، ونكر خيرًا ليفيد التعميم
سياق النفي أو التنكير للتعظيم إذ إن المقام يقتضيه، ولذا قدر ك
أي أقسم بينكم تبليغ الوحي من غير تخصيص (**والله يعطي**) ك
تعلقت به إرادته تعالى، فالتفاوت في أفهامكم منه سبحانه، و
فلا يفهم منه إلا الظاهر الجلي ويسمعه آخر منهم أو من القرن ا
منه مسائل كثيرة ﴿وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء﴾ [الجمعة:

وقال الطيبي: الواو في قوله: وإنما أنا قاسم للحال م
الثاني فالمعنى أن الله تعالى يعطي كلاً ممن أراد أن يفقهه است

إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري
تأليف
الإمام شهاب الدين أبي العباس أحمد بن محمد الشافعي القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣ هـ
ضبطه وصححه
محمد عبد العزيز الخالدي
الجزء الأول
يحتوي على الكتب التالية:
بدء الوحي - الإيمان - العلم - الوضوء - الغسل - الحيض - التيمم
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

ابو حارث احمد بن محمد صائغؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبلؒ کو خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جس کا دعوی ہو کہ میں معاویہؓ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) تسلیم کرتا ہوں، بلکہ انہوں نے یہ لقب بزور باز و اختیار کر لیا ہے؟ فرمایا : یہ بات انتہائی بری اور نا قابل التفات ہے، ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ، ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں ۔

(السنہ للخلال : 659 وسندہ حسن)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس [٤] .

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا حنبل قال ، سمعت أبا عبد الله وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر [٦٧/أ]

(١) الحمال البزار أبو موسى .
(٢) إسناده صحيح .
(٣) أحمد بن محمد الصائغ .
(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .
(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب
فتح ٣/٧ .
(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل
أفضل من الصحابي .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابو سفیانؓ کی فضیلت میں مروی ابوحمزہ کی حدیث سب سے صحیح ہے، سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(تاریخ دمشق 106/59)

كتب إليَّ أَبُو نصر بن القُشيري، أَنَا أَبُو بَكْر البيهقي، أَنَا أَبُو عَبْد اللّه الحافظ قال: سمعت أبا العباس الأصم يقول: سمعت أَبي يقول: سمعت إِسْحَاق بن إِبْرَاهيم الحنظلي يقول: لا يصح عن النبي ﷺ في فضل مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان شيء، وأصح ما روي في فضل مُعَاوِيَة حديث أَبي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب النبي ﷺ. فقد أخرجه مسلم في صحيحه[١]. وبعده حديث العرباض: «اللّهمّ علّمه الكتاب»، وبعده حديث ابن أَبي عميرة: «اللّهمّ اجعله هادياً مهديا»[٢] [٣].

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّد بن الإسفرايني، أَنَا عَلي بن الحُسَيْن ـ إجازة ـ نا أَبُو منصور، نَا أَبُو القَاسِم، نَا إِسْحَاق، نَا أَبُو عمران، نَا عيسى بن عَبْد اللّه بن سُلَيْمان، نَا نُعَيم بن حمّاد[٤]، نَا مُحَمَّد بن حرب، عَن أَبي بكر بن أَبي مريم، نَا مُحَمَّد بن زياد، عَن عوف بن مالك الأشجعي قال:

بينا أنا راقد في كنيسة يوحنا ـ وهي يومئذ مسجد ... فإذا أنا بأسد يمشي بين يدي، فوثبتُ إلى سلاحي، ... برسالة لتبلّغها، قلتُ: وَمَنْ أرسلك؟ قال: الله أرسلني ... من أهل الجنّة، فقلت له: ومن مُعَاوِيَة؟ قال: مُعَاوِيَة بن ...

أَنْبَأَنَا أَبُو عَلي الحدّاد وغيره، قالوا: أنا أَبُو بَكْر ... أَبُو يزيد القراطيسي، نَا المعلّى بن الوليد القعقاعي، نَا ... بكر بن عَبْد اللّه بن أَبي مريم الغسّاني، عَن مُحَمَّد بن ... الأشجعي قال:

كنت قائلاً في كنيسة بأريحا ـ وهي يومئذ مسجد ... من نومته وإذا معه في البيت أسدٌ يمشي إليه، فقام فزعاً ...

(١) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣١، نقلاً عن ابن عساكر.
(٢) راجع صحيح مسلم ٤٤ كتاب فضائل الصحابة (٤٠) باب من فضائل أبي سفيان بن حرب ج٢٥٠١ (٤/ ١٩٤٥).
(٣) انظر ما تقدم قريباً.
(٤) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣٢ نقلاً عن ابن عساكر.
(٥) رواه الطبراني في المعجم الكبير ١٩/ ٣٠٧ رقم ٦٨٦.
(٦) تحرفت في المعجم الكبير إلى: حبيب.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابنِ حجر ہیتمی رح فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رض کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(تطهير الجنان واللسان 45)

قريشًا فكانوا معهم على سب أولئك وإيذائهم ، ولهذا لما قسم ﷺ الفيء لم يعط هذين شيئًا منه وخص به الأولين .

ومنها أنه أحد الكتاب[٣١] لرسول الله ﷺ كما صحّ فى مسلم وغيره ، وفى حديث سنده حسن «كان معاوية يكتب بين يدى النبى ﷺ» قال أبو نعيم : كان معاوية من كتاب رسول الله ﷺ حسن الكتابة فصيحاً حليماً وقوراً . وقال المدائنى : كان زيد بن ثابت يكتب الوحى ، وكان معاوية يكتب للنبى ﷺ فيما بينه وبين العرب . أى من وحى غيره . فهو أمين[٣٢] رسول

---

(٣١) أخرج مسلم فى «صحيحه» فى «فضائل الصحابة» (١٩٤٥) من طريق النضر ابن محمد اليمامى حدثنا عكرمة حدثنا أبو زميل حدثنى ابن عباس قال : كان المسلمون لاينظرون إلى أبى سفيان ولا يقاعدونه ، فقال للنبى ﷺ : يا نبى الله ، ثلاث أعطنيهنّ . قال : «نعم» قال : عندى أحسن العرب وأجمله ؛ أم حبيبة بنت أبى سفيان أزوجكها . قال : «نعم» قال : ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك . قال : «نعم» قال : وتؤمرنى حتى أقاتل الكفار كما كنت أقاتل المسلمين . قال : «نعم» .

قال أبو زميل : ولولا أنه طلب ذلك من النبى ﷺ ما أعطاه ذلك . لأنه لم يكن يُسأل شيئًا إلا قال «نعم» .

قال أبوالفداء ابن كثير – رحمه الله – فى «الب

نقلًا عن مسلم : «والمقصود منه : أن معاوية كان من

الذين يكتبون الوحى» .

قال أبو عبدالله الذهبى : «كتب له مرات يسير

الغلابى عن أبى الحسن الكوفى قال : كان زيد بن ثا

فيما بين النبىّ ﷺ وبين العرب . وحكى الذهبى عن

عن زهير بن الأقمر عن عبدالله بن عمرو قال : كان م

ثقات .

(٣٢) الأحاديث الواردة فى أن معاوية أمين

ذلك موضوعة كلها ، فمنها ما هو : «عن على : أن

أمين» ومنها :

عن أبى هريرة : «الأمناء ثلاثة : أنا وجبريل

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ شمس الدین سرخسیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یقیناً جو کبار صحابہ کرام میں سے تھے کاتبِ وحی تھے اور امیر المومنین تھے۔

(المبسوط للسرخسی48/24)

معاوية رضى الله عنه ماقال عن اعتقاد وقد كان هو من كبار الصحابة رضى الله عنهم وكان كاتب الوحى وكان أمير المؤمنين وقد أخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملك بعده فقال له عليه السلام يوما اذا ملكت أمر أمتى فاحسن اليهم الا أن نوبته كانت بعد انتهاء نوبة على رضى الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان هو مخطئا فى مزاحمة علي رضى الله عنه ناركالما هو واجب عليه من الانقياد له لايجوز أن يقال فيه أكثر من هذا ويحكى أن أبا بكر محمد بن الفضل رحمه الله كان ينال منه فى الابتداء فرأى فى منامه كان شعرة تدلت من لسانه الى موضع قدمه فهو يطؤها ويتألم من ذلك ويقطر الدم من لسانه فسأل المعبر عن ذلك فقال انك تنال من واحد من كبار الصحابة رضى الله عنه فاياك ثم اياك وقد قيل فى تأويل الحديث أيضا ان تلك التماثيل كانت صغارا لاتبدو للناظر من بعد ولا بأس باتخاذ مثل ذلك على ماروى انه وجد خاتم دانيال عليه السلام فى زمن عمر رضى الله عنه كان عليه نقش رجل بين أسدين يلحسانه وكان على خاتم أبى هريرة ذبابتان فعرفنا انه لا بأس باتخاذ ماصغر من ذلك ولكن مسروقا رحمه الله كان يبالغ فى الاحتياط فلا يجوز اتخاذ شئ من ذلك ولا بيعه ثم كان تغريق ذلك من الأمر بالمعروف عنده وقد ترك ذلك مخافة على نفسه وفيه تبيين أنه لا بأس باستعمال التقية وانه يرخص له فى ترك بعض ماهو فرض عند خوف التلف على نفسه ومقصوده من ايراد الحديث ان يبين أن التعذيب بالسوط [...]

﴿ الجزء الرابع والعشرون من ﴾

كتاب المبسوط لشمس الدين السرخسي

وكتب ظاهر الرواية أتت • ستا وبالأصول أيضا سميت
صنفها محمد الشيبانى • حرر فيها المذهب النعمانى
الجامع الصغير والكبير • والسير الكبير والصغير
ثم الزيادات مع المبسوط • تواترت بالسند المضبوط
ويجمع الست كتاب الكافى • للحاكم الشهيد فهو الكافى
أقوى شروحه الذى كالشمس • مبسوط شمس الامة السرخسى

﴿ تنبيه ﴾ قد باشر جمع من حضرات أفاضل العلماء تصحيح هذا الكتاب بمساعدة جماعة من ذوى الدقة من أهل العلم والله المستعان وعليه التكلان

دار المعرفة
بيروت - لبنان

لانه قال لو علمت انه يقتلني لغرقتها ولكن أخا[...]

السوط أشد من فتنة السيف وعن جابر بن [...]

طاعة الظالم اذا أكرهني عليها وانما أراد بيا[...]

أكرهه المشرك عليها فالظالم هو الكافر قال الله تع[...]

الظالم فى القتل لان الاثم على المكره فى القتل لا[...]

كان آثما اثم القتل علي ما بينه والله أعلم

باب مايكره عليه اللص[...]

(قال رحمه الله) ولو أن لصوصا من الم[...]

تجمعوا فغلبوا على مصر من امصار المسلمين وأ[...]

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں ہمارا مقصود یہ بتانا ہے کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان جملے کا تبین وحی میں سے ہیں جو کتابت وحی کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔

(البدایہ والنہایہ 401/11)

المسلمين . قال : « نعم » . قال : ومُعاويةُ تَجْعَلُه كاتبًا بينَ يديك . قال : « نعم » .
وذكَر الثالثةَ ، وهو أنه أراد أن يُزَوِّجَ رسولَ اللَّهِ ﷺ بابنتِه الأُخرَى عَزَّةَ بنتِ أبى سُفيانَ . واسْتَعان على ذلك بأُختِها أمِّ حَبيبةَ ، فقال[1] : « إن ذلك لا يَحِلُّ لى » .
وقد تكَلَّمْنا على ذلك فى جُزْءٍ مُفْرَدٍ ، وذكَرْنا أقوالَ الأئمةِ واعْتِذارَهم عنه ، وللَّهِ الحمدُ . والمَقْصودُ منه أن مُعاويةَ كان مِن جُملةِ الكُتَّابِ بينَ يدَىْ رسولِ اللَّهِ ﷺ الذين يَكْتُبون الوَحْىَ .

ورَوَى الإمامُ أحمدُ ومسلمٌ والحاكمُ فى « مُسْتَدْرَكِه »[2] مِن طريقِ أبى عَوانةَ الوَضَّاحِ بنِ عبدِ اللَّهِ اليَشْكُرِىِّ ، عن أبى حَمزةَ عِمْرانَ بنِ أبى عَطاءٍ ، عن ابنِ عباسٍ قال : كنتُ أَلْعَبُ مع الغِلْمانِ ، فإذا رسولُ اللَّهِ ﷺ قد جاء فقلتُ : ما جاء إلَّا إلىَّ . فاخْتَبَأْتُ على بابٍ ، فجاءنى [3] فَحَطَأَنى حَطْأَةً[3] ثم قال : « اذْهَبْ فادْعُ لى مُعاويةَ » . وكان [٦/١٥٩و] يَكْتُبُ الوَحْىَ . قال : فذهَبْتُ فدَعَوْتُه له ، فقيل : إنه يَأْكُلُ . فأتَيْتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ فقلتُ : إنه يَأْكُلُ . فقال : « اذْهَبْ فادْعُه » . فأتَيْتُه الثانيةَ فقيل : إنه يَأْكُلُ . فأتيتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ فأخبَرْتُه ، فقال فى الثالثةِ : « لا أَشْبَعَ اللَّهُ بطنَه » . قال : فما شَبِعَ بعدَها .

...سلم (٢٦٠٤) ولكن من طريق شعبة عن أبى حمزة به ، انظر ...خريجه فى ٩/ ٨٥. وتقدم إيراد المصنف للحديث فى ٨٦/٩ من ... للبيهقى عن الحاكم – واللفظ له هنا – ولم يخرجه الحاكم فى

...طاة أو خطاتين » . والمثبت مما تقدم ومن مصادر التخريج . والحطأة : ... وإنما فَعَل هذا بابن عباس ملاطفةً وتأنيسًا . انظر صحيح مسلم بشرح

البداية والنهاية
للحافظ عماد الدين أبى الفداء إسماعيل
ابن عمر بن كثير القرشى الدمشقى
٧٠١ - ٧٧٤ هـ

تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركى

بالتعاون مع
مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية
بدار هجر

الجزء الحادى عشر

هجر

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام مسلم بن حجاج رح سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(الکنی والاسماء للمسلم 2013)

باب أبو عبد الرحمن

٢٠١٠ ـ أبو عبد الرحمن معاذ بن جبل الأنصاري[١] شهد بدراً مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٠١١ ـ أبو عبد الرحمن عبد الله بن مسعود الهذلي[٢] شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٠١٢ ـ أبو عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب القرشي[٣] صاحب رسول الله.

٢٠١٣ ـ أبو عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان[٤] كاتب رسول الله.

٢٠١٤ ـ أبو عبد الرحمن حسان بن ثابت الأنصاري[٥] الشاعر ويقال أبو الوليد.

المملكة العربية السعودية
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
المجلس العلمي
إحياء التراث الإسلامي

- ٨ -

الكنى والأسماء

للإمام مسلم بن الحجاج

الجزء الأول

دراسة وتحقيق
عبد الرحيم محمد أحمد القشقري

(١) من أعيان الصحابة وكان إليه المنتهى في العلم بالأحكام… مات سنة ثمان عشرة (الإصابة ٣/٤٢٧)؛ (تقر…

(٢) من السابقين الأولين ومن كبار العلماء من الصحابة ـ ما… (تقريب ١٨٨).

(٣) ولد بعد المبعث بيسير واستصغر يوم أحد وهو ابن أر… الصحابة والعبادلة وكان من أشد الناس اتباعاً للأثر ـ…

(٤) صحابي أسلم قبل الفتح وكتب الوحي. مات في رجب…

(٥) شاعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، مات سنة أرب… ١/٣٢٦)؛ (تقريب ٦٨).

امام ابو الحسین ابن ابی یعلیٰ رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی رب العالمین ہیں۔

(الاعتقاد 43)

والزبير(١) وسعد(٢) وسعيد(٣) وعبد الرحمن بن عوف(٤) وأبو عبيدة بن جراح(٥) ثم الترحم على جميع أصحاب الرسول ﷺ ، أولهم وآخرهم وذكر محاسنهم. ومعاوية(٦) خال المؤمنين ، وكاتب وحي رب العالمين.

(هجر أهل البدع):

ويجب هجران أهل البدع والضلال كالمشبهة(٧) والمجسمة.

كتاب الاعتقاد

لأبي الحسين محمد بن القاضي أبي يعلى الفراء الحنبلي

رواية

الشيخ أبي سعيد عبد الجبار بن يحيى بن هلال بن الأعرابي

عن سماع لعبد الرحمن بن إبراهيم بن أحمد بن عبد الرحمن المقدسي

نفع الله به

تحقيق وتعليق

د/ محمد بن عبد الرحمن الخميس

دار أطلس الخضراء

(١) الزبير بن العوام بن خويلد بن أسد بن عبد ... القرشي الأسدي أحد العشرة المشهود لهم با... وقعة الجمل.

(٢) سعد بن أبي وقاص مالك بن وهيب بن ... أبو إسحاق أحد العشرة وأول من رمى بسهم ... وهو آخر العشرة وفاة ، انظر التقريب (ص ٢...

(٣) سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوي ، ... ٥٠ هـ أو بعدها بسنة أو سنتين ، انظر التقريب ...

(٤) عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن الح... العشرة أسلم قديماً مات سنة ٣٢ هـ. وقيل غ...

(٥) عامر بن عبد الله بن الجراح بن هلال بن ... القرشي ، الفهري أمين هذه الأمة أبو عبيدة ... بدراً ، مات شهيداً بطاعون عمواس سنة ١٨ هـ وله ٥٠ سنة ، انظر التقريب (ص ٧٤٦) رقم (٣١١٥).

(٦) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي ، أبو عبد الرحمن الخليفة ، صحابي ، أسلم قبل الفتح وكتب الوحي ، ومات في رجب سنة ٦٠ هـ وقد قارب ٨٠ ، انظر التقريب (٩٥٤) رقم (٦ ـ ٦٨).

(٧) المشبهة: هم الذين يشبهون صفات الله بصفات خلقه فيقولون لله سمع كسمع البشر وعلى رأس هؤلاء المشبهة: الحكمية: أصحاب هشام بن الحكم الرافضي ، وقد زعم أن الله ـ تعالى عن ذلك ـ جسم له حد ونهاية ، وأنه طويل عريض ، طوله مثل عرضه.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاتبِ وحی تھے اور ان اصحاب میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاتبِ وحی کا امین مقرر کیا تھا۔

(منہاج السنہ النبویہ 40/7)

وهكذا المصنّفون فى التواريخ، مثل «تاريخ دمشق» لابن عساكر وغيره، إذا ذكر ترجمة واحد من الخلفاء الأربعة، أو غيره[1]، يذكر كل ما رواه فى ذلك الباب، فيذكر لعلىّ ومعاوية من الأحاديث المروية فى فضلهما ما يعرف أهل العلم بالحديث أنه كذب، ولكن لعلىّ من الفضائل الثابتة فى الصحيحين وغيرهما، ومعاوية ليس له بخصوصه فضيلة فى الصحيح، لكن قد شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حُنيناً والطائف وتبوك، وحج معه حجة الوداع، وكان يكتب الوحى، فهو ممن ائتمنه النبى صلى الله عليه وسلم على كتابة الوحى، كما ائتمن غيره من الصحابة.

فإن كان المخالف يقبل كل ما رواه هؤلاء وأمثالهم فى كتبهم، فقد رووا أشياء كثيرة تناقض مذهبهم. وإن كان يرد الجميع، بطل احتجاجه بمجرد عزوه الحديث [بدون المذهب] إليهم[2]. وإن قال: أقبل ما يوافق مذهبى وأردّ ما يخالفه، أمكن منازعه أن يقول له مثل / هذا، [وكلاهما][3] باطل، ٤ / ١٢
لا يجوز أن يحتج على *صحة مذهب بمثل
عرفت صحة هذا الحديث بدون المذهب،
وإن كنت إنما عرفت صحته لأنه يوافق الم
بالمذهب، لأنه يكون حينئذ صحة المذهب
وصحة الحديث موقوفة على صحة المذهب

(١) ب: أو غيرهم.
(٢) بدون المذهب إليهم: ساقطة من (س)، (ب).
(٣) وكلاهما: ساقطة من (ن)، (س)، (ب).
(*-*): ما بين النجمتين ساقط من (م).

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن بطتہؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کے بھائی، تمام مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی ہیں۔ ان کے فضائل کو بیان کیا کرو۔

(الشرح والابانة على أصول اہل السنة والديانة 177)

٣٢٥ - ويُحِبُّ جميعَ أصحابِ رسولِ الله ﷺ على مَراتِبِهم، ومنازِلِهم أوَّلًا فأوَّلًا: مِن أَهلِ بدرٍ، والحُديبيةَ، وبيعةِ الرِّضوانِ، وأُحُدٍ.

فهؤلاءِ أهلُ الفضائلِ [٢١/أ] الشَّريفةِ، والـمَنازِلِ الـمُنيفةِ، الذين سبقت لـهُم السَّوابقُ، رحمهُم الله أجمعين.

٣٢٦ - وتترحَّمُ على أبي عبدالرَّحمنِ مُعاويةَ بن أبي سُفيان، أخي أمِّ حبيبَـةَ زوجةِ رسولِ الله، خالِ المؤمنين [١] أجمعين، وكاتبِ الوحي.

وتذكرُ فضائلَهُ، وتروِي ما رُوِيَ فيه عن رسولِ الله ﷺ؛ فقد

٣٢٧ - قال ابنُ عُمرَ: كنَّا مع رسول الله ﷺ فقال: «**يدخُلُ عليكُم مِن هذا الفَجِّ رَجُلٌ مِن أهلِ الجنَّةِ**». فدخل مُعاوِيةُ رحمهُ الله [٢].

قال ابن القيم في «زاد المعاد» (١٠٦/١): وكانت أحبَّ الخلق إليه، ونزل عذرها من السَّماء، واتفقت الأمة على كُفرِ قاذفها، وهي أفقه نسائه وأعلمهن

(١) في «السُّنة» للخلال (٦٥٧) أن أبا طالب سأل الإمام
وابن عُمر خال المؤمنين ؟ قال: نعم، مُعاوية أخو أم حبـ
وابن عمر أخو حفصة زوج النبي ﷺ ورحمهما. قلت: أ
وفيه أيضًا (٦٥٩): عن أبي الحارث قال: وجهنا ر
ما قولك رحمك الله فيمن قال: لا أقول: (إن مُعاوية
المؤمنين)؛ فإنّه أخذها بالسّيفِ غصبًا ؟ قال أبو عبـ
هؤلاء القوم، ولا يُجالسون، ونُبيّن أمرهم للنّاس.
وذكر غير واحد الخلاف بين أهل السُّنة في إطلا
لأمهات المؤمنين. انظر: «منهاج السُّنة» (٣٦٩/٤)،
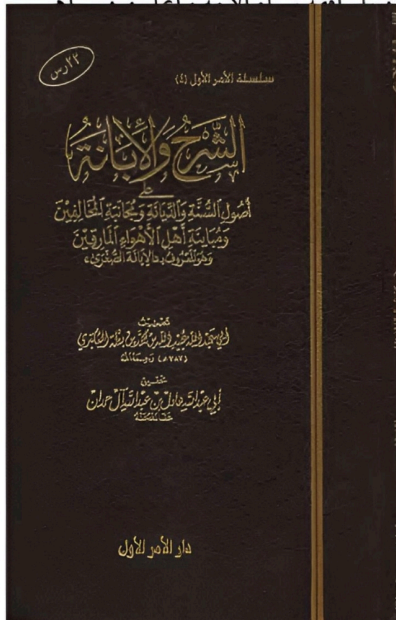
(٢) رواه ابن عدي في «الكامل» (٣٣٠/٢)، والخلال (٤
(٢٧٧٩). قال في «العلل المتناهية» (٤٤٩-٤٥١):

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ کتابتِ وحی کا کام ان میں سے اکثر سیدنا زید بن ثابتؓ اور سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ کرتے تھے۔

(تہذیب الاسماء و اللغات 29/1)

تهذيب الأسماء واللغات

للامام العلامة الفقيه الحافظ
أبي زكريا محي الدين بن شرف النووى
(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)

الجزء الأول من القسم الأول

قوبل على عدة نسخة
عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة
ادارة الطباعة المنيرية

يطلب من
دار الكتب العلمية

فصل

(في خدمه صلى الله عليه وسلم)

منهم أنس بن مالك وهند وأسماء ابنا حارثة الأس
الأسلمي وكان عبد الله بن مسعود صاحب نعليه اذا ق
حطهما وجعلهما فى ذراعيه حتى يقوم . وكان عقبة بن
صلى الله عليه وسلم يقود به فى الأسفار. وبلال المؤذن . وسعد مولى
ويقال مخبر بالباء الموحدة ابن اخى النجاشي ويقال
الليثي ويقال بكر وابو ذر الغفارى والأسلع بن شر
ومهاجر مولي أم سلمة وأبو السجع رضى الله عنهم *

فصل

(فى كتّابه صلى الله عليه وسلم)

ذكرهم الحافظ أبو القاسم فى تاريخ دمشق أنهم ثلاثة وعشرون وروى ذلك كله بأسانيده . وهم أبو بكر الصديق . وعمر بن الخطاب وعثمان وعلى والزبير وأبيّ بن كعب. وزيد بن ثابت. ومعاوية ابن أبى سفيان. ومحمد بن مسلمة. والارقم ابن أبى الارقم وأبان بن سعيد بن العاص وأخوه خالد بن سعيد. وثابت بن قيس وحنظلة بن الربيع وخالد بن الوليد وعبد الله بن الأرقم . وعبد الله بن زيد بن عبد ربه . والعلاء بن عتبة والمغيرة بن شعبة والسجل . وزاد غيره شرحبيل بن حسنة قالوا وكان أكثرهم كتابة زيد بن ثابت ومعاوية رضى الله عنهم *

كاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ کی وحی قرآن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(الشریعہ 2431)

بسم الله الرحمن الرحيم
وبه أستعين

٢٤٤ ـ كتــــاب

فضائل معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنهما

قال محمد بن الحسين رحمه الله:

معاوية [رضي الله عنه] كاتب رسول الله ﷺ على وحي الله عز وجل، وهو القرآن بأمر الله عز وجل. وصاحب رسول الله ﷺ ومن دعا له النبي ﷺ أن يقيه العذاب، ودعا له أن يعلّمه الله الكتاب ويمكن له في البلاد، وأن يجعله هاديًا مهديًا.

وأردفه النبي ﷺ خلفه فقال: **ما يليني منك؟** ! قال: بطني. قال: **اللهم املأه حلمًا وعلمًا**، وأعلمه النبي ﷺ: **أنك** ...

وصاهره النبي ﷺ بان تزوج بام حبيبة ...
فصارت أم المؤمنين، وصار هو خال المؤمنين ف...
أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَ ...

وقال النبي ﷺ: «**إني سألت ربي عز و** ...
ولا يتزوج إلي أحد من أمتي إلا كان معي في ...

كتاب الشريعة
للإمام المحدث أبي بكر محمد بن الحسين الآجري
المتوفى سنة ٣٦٠هـ
دراسة وتحقيق
الدكتور عبدالله بن عمر بن سليمان الدميجي
كلية الدعوة وأصول الدين
جامعة أم القرى
الجزء الأول
دار الوطن
الرياض ـ شارع المعذر ـ ص. ب ٣٣١٠
٤٧٩٢٠٤٢ ـ فاكس ٤٧٦٤٦٥٩

---

(١) سورة الممتحنة. آية: (٧).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب : 1416)

الزهرى . وأما أبوه حكيم بن معاوية بن حَيْدَةَ فقد روَى عنه قومٌ من الجلّة ، منهم عمرو بن دينار ، وغير بعيد أنْ يروى الزهرى عن حكيم هذا ، فأما عن ابنه بهز فما أظنُّه . وحكيم بن معاوية روايتُه كلها عن أبيه معاوية بن حَيْدَةَ . وسُئل يحيى بن معين عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جدّه ، فقال : إسنادٌ صحيح إذا كان دون بهز ثقة .

(٢٤٣٥) معاوية بن أبى سفيان . واسم أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف ، وأمُّه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبدمناف ، يكْنَى أبا عبد الرحمن ، كان هو وأبوه وأخوه من مسلمة الفتح . وقد روى عن معاوية أنه قال : أسلمت يوم القضية (١) ، ولقيت النبى صلى الله عليه وسلم مسلما .

قال أبو عمر : معاوية وأبوه من المؤلّفة قلوبهم ، ذكره فى ذلك بعضهم ، وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ، وولّاه عمر على الشام عند موت أخيه يزيد . وقال صالح بن الوجيه : فى سنة تسع عشرة كتب عمر إلى يزيد بن أبى سفيان يأمُرُه بغَزْوِ قيسارية ، فغزاها ، وبها بطارقةُ الروم ، فحاصرها أياما ، وكان بها معاوية أخوه ، فخلفه عليها ، وصار يزيد إلى دمشق ، فأقام معاوية على قيسارية حتى فتحها فى شوال سنة تسع عشرة .

وتوفى يزيد فى ذى الحجة من ذلك العام فى دمـ[...] على عمله ، فكتب إليه عمر بعَهْدِه على ما كان [...] ورزقه ألف دينار فى كل شهر ، هكذا قال [...] الوليد بن مسلم .

حدثنا خلف بن القاسم ، حدثنا أبو الميمون

(١) يعنى فى عمرة القضاء (هامش ى) .

بسم الله الرحمن الرحيم

قال أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر النمرى الفقيه الحافظ الأندلسى رحمه الله : بحمد الله أبتدئ وإياه أستعين وأستهدى ، وهو ولىّ عصمتى من الزلل ، فى القول والعمل ، وولىّ توفيق ، لا شريك له ، ولا حولَ ولا قوة إلا به . الحمد لله رب العالمين ، جامع الأولين والآخرين ليوم الفصل والدين ، حمدًا يوجِبُ رضاه ، ويقتضى المزيدَ من فضله ونُعماه ، وصلى الله على محمد نبىّ الرحمة ، وهادى الأمة ، وخاتم النبوة ، وعلى آله أجمعين وسلم تسليما .

أما بعد ، فإن أولى ما نظر فيه الطالب ، وعُنى به العالم — بعد كتاب الله عز وجل — سنَنُ رسوله صلى الله عليه وآله وسلم ، فهى المبيِّنَة لمراد الله عز وجلّ من مجملات كتابه ، والدالَّةُ على حدوده ، والمفسرةُ له ، والهادية إلى الصراط المستقيم صراط الله ، مَن اتَّبعها اهتدى ، ومَنْ سلك غيرَ سبيلها ضلّ وغوى ، وولّاه الله ما تولّى . ومِنْ أوكد آلاتِ السنن المعينة عليها ، والمؤدية إلى حفظها ، معرفةُ الذين نقلوها عن نبيهم صلى الله عليه وآله وسلم إلى الناس كافّة ، وحفظوها عليه ، وبلّغوها عنه ، وهم صحابتُه الحواريون (١) الذين وعَوْها وأدّوها ناصحين محسنين ، حتى كمل بما نقلوه الدين ، وثبتت بهم (٢) حجةُ الله تعالى على المسلمين ، فهم خيرُ القرون ، وخيرُ أمة أُخرجتْ للناس ،

(١) فى ى : والحواريون .
(٢) فى ى : وثبتت به .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خال المومنین (مومنوں کے ماموں)، کاتبِ وحی الٰہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔

(لمعة الاعتقاد 32)

ومعاوية خال المؤمنين ، وكاتب وحي الله ، أحد خلفاء المسلمين رضي الله عنهم .

ومن السنة : السمع والطاعة لأئمة المسلمين وأمراء المؤمنين ، برهم وفاجرهم ، ما لم يأمروا بمعصية الله ، فإنه لا طاعة لأحد في معصية الله . ومن ولي الخلافة واجتمع عليه الناس ورضوا به ، أو غلبهم بسيفه حتى صار الخليفة ، وسمي : أمير المؤمنين ، وجبت طاعته ، وحرمت مخالفته ، والخروج عليه ، وشق عصا المسلمين .

ومن السنة : هجران

ومباينتهم ، وترك الجدال

الدين ، وترك النظر في

والاصغاء إلى كلامهم ، و

بدعة ، وكل متسم بغير

لمعة الاعتقاد

تأليف

الإمام الموفق ابن قدامة المقدسي

المكتب الإسلامي

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی رب العالمین ہیں، فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(تاریخ دمشق 59/55)

مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي يكنى أبا عُبَيْد اللّه، دمشقي، قدم مصر، فكتب بها وكُتب عنه، وكانت وفاته بدمشق سنة ثلاث وستين ومائتين[١].

قرأت على أَبي مُحَمَّد السلمي، عَن أَبي مُحَمَّد التميمي، أَنَا مكي بن مُحَمَّد، أَنَا أَبُو سُلَيْمَان بن زَبْر قال:

سنة اثنتين وستين ومائتين سمعت أبا العباس بن ملاّس يقول: فيها توفي أَبُو عُبَيْد اللّه مُعَاوِيَة بن صَالِح[٢]، قال ابن زَبْر: وقال أَبُو جَعْفَر الطحاوي: وفي سنة ثلاث وستين توفي مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي[٣].

٧٥١٠ ـ مُعَاوِيَة بن صَخْر أَبِي سُفْيَان ـ بن حَرْب بن أُمية بن عَبْد شَمس بن عَبْد مَنَاف أَبُو عَبْد الرَّحْمٰن، الأَمَوي[٤]

خال المؤمنين، وكاتب وحي ربّ العالمين.

أسلم يوم الفتح.

وروي عنه أنه قال: أسلمتُ يوم القضية، وكتمت إسلامي خوفاً من أَبي[٥].

وصحب النبي ﷺ وروى عنه أحاديث.

وروى عن أخته أم حبيبة، وولاّه عُمَر بن الخطّاب الشام، وأقرّه عُثْمَان بن عفّان عليها، وبنى بها الخضراء، وسكنها أربعين سنة.

روى عنه: ابنه يزيد، وعَبْد اللّه بن عبّاس، وأَبُو س[...]

وجرير بن عَبْد اللّه البجلي، والنعمان بن بشير، وعَبْد الل[...]

وعَبْد الرَّحْمٰن بن عسيلة الصنابحي، وأَبُو إدريس الخولا[...]

الرَّحْمٰن بن عوف، وأَبُو صالح ذكوان، ويزيد بن الأصم، [...]

---

(١) تهذيب الكمال ١٨/ ٢١١.   (٢) تهذيب الكم[...]

(٣) سير أعلام النبلاء ١٣/ ٢٤ وتهذيب الكمال ١٨/ ٢١١ وقال الذهبي في[...]

(٤) ترجمته في الجرح والتعديل ٨/ ٣٧٧ وتاريخ بغداد ١/ ٢٠٧ والإص[...] الكبير ٧/ ٣٢٦ وسير أعلام النبلاء ٣/ ١١٩ ونسب قريش للمصعب [...] لابن الأثير الفهارس، والبداية والنهاية (الفهارس) وتاريخ الخلفاء للس[...] ٦٠) ص٣٠٦. وانظر بهامشه أسماء مصادر أخرى كثيرة ترجمت له.

(٥) أسد الغابة ٤/ ٤٣٣ وتاريخ الإسلام (٤١ ـ ٦٠) ص٣٠٨.

(٦) تحرفت بالأصل إلى: العبسي، وصوبت عن «ز»، راجع ترجمته في [...]

تاريخ
مدينة دمشق
وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها
تصنيف
الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي
المعروف بابن عساكر
٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ
دراسة وتحقيق
محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي
الجزء التاسع والخمسون
معالي ـ مغيث
دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام اندلسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی یہ ہیں: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور حنظلہ بن ربیعہ الاسدی رضی اللہ عنہ

(العقد الفريد 8/5)

أن أباها قال له: وأزيدك أنها لم تَمْرَض قط! فقال: ما لهذه عند الله من خير! فطلقها، وتزوّج امرأة يقال لها: أميمة بنت النعمان، فطلقها قبل أن يطأها، وخطب امرأة من بني مرة بن عوف، فرده أبوها وقال: إن بها برصاً! فلما رجع إليها وجدها برصاء!

كتاب النبي صلى الله عليه وسلم وخدّامه

كُتاب الوحي لرسول الله ﷺ: زيد بن ثابت، ومعاوية بن أبي سفيان، وحنظلة بن ربيعة الأسدي، وعبد الله بن سعد بن أبي سرح، ارتد ولحق بمكة مشركاً.

وحاجبه: أبو أَنَسَة مولاه.

وخادمه: أنس بن مالك الأنصاري، ويكنى أبا حمزة.

وخازنه على خاتمه: معيقيب بن أبي فاطمة.

ومؤذّناه: بلال، وابن أم مكتوم.

وحراسه: سعد بن زيد الأنصاري، والزبير بن العوام، وسعد بن أبي وقاص.

وخاتمه فضة، وفصه حبشي، مكتوب عليه: ...

محمدٌ، سطر؛ ورسولٌ؛ سطر؛ والله، سطر.

وفي حديث أنس بن مالك خادمِ النبي ﷺ: و... عثمان ستة أشهر، ثم سقط منه في بئر ذي أَرْوان (١) ...

وفاة النبي صلى الله عليه و...

توفي ﷺ يوم الاثنين لثلاث عشرة ليلة خلت ... فراشه في بيت عائشة، وصلى عليه المسلمون جمي... الصبيانُ، ودُفِنَ ليلة الأربعاء في جوف الليل، ود...

العِقدُ الفَريد

تأليف

الفقيه أحمد بن محمد بن عبد ربه الأندلسي

المتوفى سنة ٣٢٨هـ

بتحقيق

دكتور

عبد المجيد الترحيني

الجزء الخامس

دار الكتب العلمية

(١) ذوأروان: بئر بالمدينة.